کتابیات اسلام (٦)

ایران اور افغانستان میں مخطوطات کی فہرستیں

و ضمیمہ

ایران میں اسلامی عہد کی فہرستیں

عارف نوشاہی

مغربی پاکستان اردو اکیڈمی لاہور

ایران اور افغانستان میں مخطوطات کی فہرستیں

وضمیمہ

ایران میں اسلامی عہد کی فہرستیں

کتابیات اسلام (۶)

نومبر ۱۹۹۳ء

ناشر: ڈاکٹر وحید قریشی
جنرل سیکرٹری
مغربی پاکستان اردو اکیڈمی

مطبع: شارب پرنٹو گرافکس، لاہور

تعداد اشاعت: ۵۰۰

صفحات: ۲۲۴

قیمت: ۱۰۰ روپے

مشفق خواجہ کے نام

عرضِ ناشر

کتابیاتِ اسلام کی چھٹی جلد پیشِ خدمت ہے۔ جس میں ایران اور افغانستان میں مخطوطات کی فہرستوں کی تفصیل درج کی گئی ہے۔ اس سے پیشتر اسی مصنف نے پاکستان اور بھارت کی مخطوطات کی فہرستوں کو پیش کیا تھا۔ جو مقتدرہ قومی زبان سے شائع ہوئی۔ زیرِ نظر فہرست اس کا تکملہ بھی ہے اور اس سے کتابیاتِ اسلام کی چھٹی جلد تکمیل پا گئی ہے۔

ڈاکٹر وحید قریشی

فہرست راہنما







بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

«پاکستان میں مخطوطات کی فہرستیں (کتابیات)» اور «بھارت میں مخطوطات کی فہرستیں (کتابیات)» کے بعد اب«ایران اور افغانستان میں مخطوطات کی فہرستیں (کتابیات)» اور ضمیمہ «ایران میں اسلامی عہد کی فہرستیں» پیشِ خدمت ہے.

ایران اور افغانستان کے بَرِ صغیر پاک و ہند کے ساتھ نسلی، فکری اور ثقافتی تعلقات کی تاریخ صدیوں پرانی ہے اور جنوبی ایشیا کے ان ممالک کے درمیان افکار کے باہمی تبادلے کی روایت کی مضبوطی کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایرانی اور افغانی مصنفین کی تصانیف کے نسخے پاکستانی،ہندوستانی اور بنگلا دیشی کتب خانوں میں موجود ہیں اور بالعکس برصغیر کی مصنفات کے نسخے ایران و افغانستان کی لائبریریوں کی زینت ہیں اور یوں بھی ہے کہ پورے خطے کی فکری روایت کو متاثر کرنے والی کسی کتاب (مثلاً مثنوی مولانا روم) کے نسخے تبریز سے لے کر ڈھاکہ تک پھیلے ہوئے ہیں.

اس علاقے کی تاریخ سے خواہ وہ سیاسی ہو خواہ فکری اور فرہنگی، آگاہی کے لیے ضروری ہے کہ بنیادی مآخذ پیشِ نظر رہیں.

ان مآخذ کے اجزاے ترکیبی میں مخطوطات یا قدیم مسودات بھی شامل ہیں. ایشیا میں چھاپہ خانہ کی صنعت کی تاریخ زیادہ قدیم نہ ہونے کے باعث ان مخطوطات سے استفادہ اور بھی ناگزیر ہو جاتا ہے. اس کے بغیر تحقیق کی کوئی منزل اور اخذ نتیجہ کا کوئی مرحلہ طے نہیں ہو سکتا.

مخطوطات سے آگاہی اور ان تک رسائی صرف فہرستوں کے ذریعے ہی ہو سکتی ہے بلکہ بالواسطہ طور پر کتب خانوں کے وجود سے بھی یہی فہرستیں متعارف کرتی ہیں.

جدید مفہوم میں مخطوطات کی فہرست سازی کا کام برصغیر میں ایران و افغانستان سے بہت پہلے شروع ہو چکا تھا. اشپرنگر (A, Sprengar) کی فہرست A Catalogue of the Arabic, Persian and Hindustani Manuscripts of the Libraries of Oudh. کی پہلی جلد۱۸۵۲ء/۱-۱۲۷۰ھ میں کلکتہ سے طبع ہوئی تھی.

ایران میں کتب خانہ آستان قدس رضوی (مشہد) کی فہرستیں، خشت اول کا درجہ رکھتی ہیں. محمد حسن خان صنیع الدولہ کے مقالہ «فہرست جمیع نسخی کہ فعلاً درکتابخانہ مبارکہ حضرت رضا موجوداست» مشمولہ «مطلع الشمس» جلد دوم مطبوعہ طہران ۱۳۰۲ھ/۸۵-۱۸۸۴ء کو اس سلسلے میں اولیت حاصل ہے. جب کہ اس کتب خانے کی مستقل فہرست بہت بعد ۱۳۲۵ھ/۱۹۲۶ء میں طبع ہوئی.

افغانستان اس مسابقت میں بہت پیچھے ہے. اس کی وجہ

وہاں کے مخصوص عمرانی حالات ہیں. حالانکہ وہاں نفائس مخطوطات کی کمی نہیں ہے. افغانستان کے مخطوطات کی پہلی فہرست S.de Laugier de Beaurecueil نے فرانسیسی زبان میں تیار کی.

اس کا عنوان Manuscripts d, Afghanistan ہے اور یہ ۱۹۵۶ء میں قاہرہ سے چھپی. بعد میں خود افغانیوں نے بھی اس طرف توجہ دی اور افغانستان کے علمی جرائد میں بصورت مقالہ کئی مخطوطات متعارف ہوئے.

اس وقت کتاب شناسی اور فہرست نویسی کی طرف جو اعتنا ایران میں پایا جاتا ہے وہ علاقے کے دیگر ممالک میں دیکھنے میں نہیں آتا. ایران میں مستقل فہارسِ مخطوطات کے علاوہ دانشگاہ تہران کا جریدہ «نسخہ ھای خطی» ۱۹۶۱ء سے پیہم مخطوطات کی خدمت میں مصروف ہے اور اب تک اس کے بارہ شمارے چھپ چکے ہیں. ایک اور مجلہ «کتابداری» بھی کتابخانہ مرکزی و مرکز اسناد دانشگاہ تہران سے شائع ہو رہا ہے.



اب تخصیص کا دور ہے اور کام اور وقت کے درمیان مقابلہ جاری ہے. مغرب میں حوالہ جاتی کتب پر اس قدر کام ہو رہا ہے کہ محققین کو کنواں کھود کر پانی نہیں نکالنا پڑتا. مشرق میں یہ روایت زیادہ قدیم نہیں ہے. یہی وجہ ہے کہ یہاں تحقیق کرنے والوں کا زیادہ وقت مآخذ تلاش کرنے میں ضائع ہو جاتا ہے. لهذا ضرورت

اس امر کی ہے کہ تمام موضوعات پر مآخذ کی کتابیات تیار ہوں. تاکہ ان موضوعات پر مزید تحقیق کے لیے پہلے سے ہی زمین ہموار ہو جائے.

زیر نظر کتابیات کی تیاری اسی مقصد کو پیش نظر رکھ کر کی گئی ہے تاکہ وہ محققین جو اسلام اورجنوبی ایشیا پر کام کر رہے ہیں. ان کے لیے مآخذ اور مخازن کی نشان دہی کی جا سکے.

ایران اور افغانستان میں مخطوطات کی فہارس پر کوئی مستقل کتابیات ابھی تک شائع نہیں ہوئی. البتہ مشرق و مغرب میں مشرقی کتابیات پر جو حوالہ جاتی کتابیں شائع ہوئی ہیں ان میں ان ممالک کی فہرستوں کا ذکر بھی ملتا ہے. خود ایران میں ایک دو کوششیں ہو چکی ہیں.

۱- ایرج افشار:کتابشناسی فہرستہای نسخہ ھای خطی فارس در کتابخانہ ھای دنیا.دانشگاہ تہران، ۱۳۳۷ش / ۱۹۵۸ء، ۸۸ ص.

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ دنیا بھر میں فارسی مخطوطات کی شائع شدہ فہرستوں کی فہرست ہے. اس میں صفحہ ۱۳ پر افغانستان کی ایک فہرست اور صفحہ ۲۷ تا ۳۱ ایرانی فہرستوں کے سولہ عنوانات درج ہوئے ہیں.

۲- غلام حسین تسبیحی: نگرشی جامع بر جھان کتابشناسی ھای ایران. انتشارات نیما، تبریز، ۱۳۶۵ش/۱۹۸۶ء، ۳۰۶ ص.

یہ دنیا بھر میں ایران سے متعلق شائع ہونے والی فہرستوں

اور مقالوں کی فہرست ہے. اس میں قلمی اور مطبوعہ کتابوں کی فہرستوں کا بھی ذکر ہوا ہے اور نسبتاً ایک جامع فہرست الفہارس ہے.

مگر زیرِ نظر کتابیات کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اولاً یہ اپنے موضوع پر جداگانہ کتاب ہے. ثانیاً اس میں فارسی مخطوطات کی فہرستوں کے علاوہ عربی اور ترکی مخطوطات کی فہرستوں کو بھی شامل کیا گیا ہے. ثالثاً چونکہ یہ کتابیات مذکورہ بالا دونوں کتابیات سے مؤخر تر شائع ہو رہی ہے لہذا قدرتی طور پر اس میں ۱۹۸۹ء تک شائع ہونے والی فہرستیں شامل ہو گئی ہیں. مجموعی طور پر زیر نظر کتابیات میں ۹۹ عنوانات درج ہوئے ہیں. ان میں ۹۲ عنوانات ایران سے اور ۷ عنوانات افغانستان سے متعلق ہیں. ایک ایک فہرست کئی کئی جلدوں میں شائع ہوئی ہے لہذا مجلدات کے اعتبار سے ۲۱۳ ایرانی اور ۷ افغانی فہرستوں کا ذکر ہوا ہے. ایران سے متعلق حصے میں صرف کتابی صورت میں شائع ہونے والی فہرستوں کو شامل کیا گیا ہے اور مقالوں کی صورت میں رسائل و جرائد میں طبع شدہ فہرستوں کو نہیں لیا گیا. البتہ دانشگاہ تہران کے خصوصی جریدے «نسخہ ھای خطی» کو اس لیے شامل کیا گیا ہے کہ اس کا ہر شمارہ مخطوطات کی فہارس پر مشتمل ہوتا ہے. افغانستان میں مخطوطات سے متعلق مآخذ کی کمی دور کرنے کے لیے بعض مقالات کو بھی شامل کر لیا گیا ہے.

یہ کتابیات دو حصوں پر مشتمل ہے. پہلا حصہ ایران اور

دوسرا حصہ افغانستان سے متعلق ہے۔ ہر حصے میں پہلے عمومی فہرستوں کا مصنف کے نام کی ترتیب کے مطابق اندراج ہوا ہے اور اس کے متعاقب خصوصی یعنی انفرادی کتب خانوں کی فہرستوں کا شہروں کے نام کی الفبائی ترتیب کے مطابق ذکر ہوا ہے۔ اگر ایک شہر میں کئی کتب خانے ہیں تو اس کتب خانے کے نام کا ایک مخفف مقرر کر لیا گیا ہے اور بترتیب تہجی اُن کی فہرستوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ بعض کتب خانوں کی فہرستیں کئی جلدوں میں شائع ہوئی ہیں اور ان کے مصنفین الگ الگ ہیں۔ ہم نے ہر فہرست کا جلد وار تذکرہ کیا ہے اور ساتھ مصنف کے نام کی صراحت کر دی ہے۔

کتابیات کے آخر میں فہرستوں کے عنوانات اور مصنفین کے ناموں کا اشاریہ شامل گیا ہے۔

اگر یہ کام تہران اور کابل میں بیٹھ کر وہاں کے کتب خانوں کی مدد سے مکمل کیا جاتا تو یقیناً زیادہ پُربار اور جامع ہوتا۔ مجھے اس کمی کا اعتراف ہے۔ لیکن اردو اور برصغیر والوں کے لیے میرے خیال میں اِس کتابیاتِ میں بھی تازگی اور جامعیت موجود ہے۔



میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے پچھلے بارہ سال سے ایران کے فعال ترین فہرست نویس جناب احمد منزوی کے ساتھ اسلام آباد میں کام کرنے، مسائل کتاب شناسی پر تبادلہ خیال کرنے اور

مخطوطات شناسی پر بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا رہا ہے. انھوں نے میری ہمت بلکہ عزت افزائی کے لیے تبرکًا کچھ کلمات لکھے ہیں. جو اس اشاعت میں شامل کیے جا رہے ہیں.

آخر میں جو ضمیمہ ہے اُس کی وضاحت اپنے مقام پر ہُوئی ہے.

عارف نوشاہی

۱. جولائی ۱۹۸۹ء

۶۹- ماڈل ٹاؤن، ہمک

اسلام آباد



حواشی

۱- پاکستان میں مخطوطات کی فہرستیں: کتابیات، از عارف نوشاہی، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، اکتوبر ۱۹۸۸ء، ۱۲۹صفحات.

۲- بھارت میں مخطوطات کی فہرستیں: کتابیات، از عارف نوشاہی، مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور، اگست ۱۹۸۸ء، ۱۶.

صفحات.

۳- دیکھیے:

الف- ایرج افشار: فهرستنامه کتابشناسی های ایران، جلد اول، تهران.

ب- غلام حسین تسبیحی: نگرشی جامع بر جهان کتابشناسی های ایران، تبریز، ۱۹۸۶ء.

خرسندی و امید

گرایش آقای سید عارف نوشاهی به زبان فارسی، گذارش به «مرکز تحقیقات زبان فارسی» و پاگیر شدنش در آن تصادفی نبود. او از تبار صوفیان ناموری ست که بسیاری از سرشناسان ایشان، فارسی نویس و فارسی سرا بوده اند. این خاندان بیش از چهار صد سال از پاسداران زبان فارسی در این سر زمین بوده اند.

فعالیت آقای نوشاهی درشته ی کتابشناسی و فهرستنگاری، نیز حاصل تجربیاتی ست که ایشان در «مرکز تحقیقات» بدست آورده اند. و نخستین کارهای ایشان در این زمینه جزو انتشارات «مرکز تحقیقات» بوده است. و این ناچیز به عنوان یکی از وابستگان به این مرکز، به خود می بالم و خود را سرفراز می بینم که یکی از همکارانم (یا: یکی از دستپروردگان این مرکز) به چنین سرو بالا بلندی تبدیل شده است. نهال جوانی در اندک زمانی به صورت درخت کشن و پر باری در آمده است.

در این چند سطر که به مناسبت چاپ پانزدهمین کار مستقل نوشاهی عزیز، در رشته ی کتابشناسی و فهرستنگاری می نویسم، گنجایش برشمردن آن کارها و مقالتهای بسیار در این زمینه را ندارد.

بیشتر این پانزده کار دوست گرامیم، و بیشتر کارهای ایشان، که شمارشان نزدیک به دو برابر این شمار است، به گونه ای به زبان فارسی و ایران در پیوند است و کوششی ست متداوم در شناساندن فرهنگ ایرانی به کشور دوست و همسایه ی بزرگمان

پاکستان و جهان.

تحقیقات ایرانشناسی در این سر زمین پس از درگذشت بزرگان این رشته رو به خاموشی نهاده است. و این مایه ی خرسندی و جای امیدواری ست که کسانی از نسل جوان جای خالی درگذشتگان را پرکنند.

باخرسندی و امید.

احمد منزوی

مردادماه ١٣٦٧

(ترجمه)

مسرت اور امید

جناب سید عارف نوشاہی کا فارسی زبان کی طرف رجحان اور «مرکز تحقیقات فارسی» (ایران و پاکستان، اسلام آباد) میں آنا اور پھر اسی کا ہو کر رہ جانا محض اتفاق نہیں تھا بلکه ان کا تعلق نامور صوفیه کے ایسے خاندان سے ہے جس کے بہت سے ممتاز افراد فارسی نویس اور فارسی گو تھے. یه خاندان چار صدیوں سے زائد عرصے سے اِس سر زمین میں فارسی زبان کا محافظ چلا آ رہا ہے.

کتابیات اور فہرست نویسی میں جناب نوشاہی کی سرگرمی بھی اُنھی تجربات کا نتیجه ہے جو «مرکز تحقیقات» میں حاصل ہوئے ہیں اور اس موضوع پر ان کا پہلا کام اِسی مرکز سے شائع ہوا ہے.

میں حقیر اس مرکز سے وابستہ ہونے کی حیثیت سے اپنے آپ پر فخر کرتا ہوں اور خود کو سرفراز پاتا ہوں کہ میرا ایک رفیقِ کار (یا اس مرکز کا ایک تربیت یافتہ) ایسے بلند و بالا سرو میں تبدیل ہو گیا ہے. جوانی کا پودا تھوڑے ہی عرصے میں ایک تناور اور پھل دار درخت بن گیا ہے.

میں یہ چند سطریں عزیز نوشاہی کی فن کتابیات اور فہرست نویسی پر پندرہویں مستقل تصنیف کی اشاعت کے موقع پر لکھ رہا ہوں.یہاں ان تصانیف اور اس موضوع پر اُن کے متعدد مقالات گنوانے کی گنجائش نہیں ہے، تاہم میرے محترم دوست کی یہ پندرہ کتابیں اور ان کی دیگر تصانیف جن کی مجموعی تعداد اس سے تقریباً دوگنا ہے، کسی نہ کسی طرح فارسی زبان اور ایران سے مربوط ہیں اور یہ ایرانی تہذیب کو ہمارے عظیم ہمسایہ ملک پاکستان اور دنیا میں متعارف کرنے کی ایک مسلسل کوشش ہے.

اِس سرزمین (پاکستان) میں ایران شناسی سے متعلق تحقیقات، اس موضوع کے ماہرین کی وفات کے بعد سکوت کا شکار ہیں اور یہ مسرت کا باعث اور امید کا مقام ہے کہ جوان نسل کے کچھ لوگ جانے والوں کی خالی جگہ پُر کریں.

مسرت اور امید کے ساتھ.

احمد منزوی

مرداد ماہ ۱۳۶۷

شمسی (جولائی ۱۹۸۹)

ایران

عمومی فہرستیں

آقا بزرگ طہرانی

الذریعه الی تصانیف الشیعه-

الجزسادس العشر (ص۲۷۲-۲۰۰) بیروت، دارالاضواء، الطبعة الثالثه.

اس میں متعدد عمومی اور خصوصی فہرستوں کا ذکر ہوا ہے جس میں ابتدائی اسلامی ادوار کے شیعہ علماء کی تصانیف کی متعدد فہرستیں بھی شامل ہیں.

حواله: نوشاہیه.

استادی، رضا- مدرسی طباطبائی

آشنائی با چند نسخه خطی

آیت الله حاج سید احمد زنجانی قم، مدرسه چھل ستون مسجد جامع تہران، مدرسه رضویه قم، کتابخانه حاج سید مھدی قم کے کتب خانوں میں قلمی نسخوں کی فہرست ہے.

حواله: فہرست گلپایگانی ۲:۲.۳.۳:۸۵-۲۸۶.

افشار، ایرج

فہرست مقالات فارسی

تہران، کتابھای جیبی، ج۱، ۱۳۳۸ش، ج۲. ۲۵۳۵

شاہنشاہی، ج۳. ۲۵۳۶.

اس کی تینوں جلدوں میں ایسے فارسی مقالات کی نشاندہی کی گئی ہے جو مفرد قلمی نسخوں اور چند قلمی نسخوں کے بارے میں دُنیا بھر کے اہم جرائد میں شامل ہوئے ہیں. اس میں ایرانی کتب خانوں کے مخطوطات کے بارے میں بھی مقالات ہیں. دیکھیے:

ج۱، مسلسل شماره ۲۵۹ تا ٦۱۱

ج۲، مسلسل شماره ۲۳۹ تا ۲.۵

ج۳، مسلسل شماره ۳۵۷ تا ۲۲۳

حوالہ: گنج بخش

بیانی، مہدی

راهنمای گنجینه قرآن در موزه ایران باستان

تہران، ۱۳۳۸ش، ۷+۱.٦ ص+۲۲ تصاویر

ایران باستان میوزیم تہران میں قرآن مجید سے متعلق نمایش میں رکھے گئے ۱۵٦ نسخوں کی فہرست ہے یہ نسخے مندرجہ ذیل کتب خانوں کے تھے: موزه ایران باستان، سلطنتی، آستان قدس رضوی، آستان شاه نعمت الله ولی، ملی ملک، موزه پارس، آستان حضرت

معصومه قم، آستان حضرت عبدالعظیم.

قرآن کے بعض نسخے فارسی ترجمے کے ساتھ ہیں. ابتدا میں تدوین قرآن اورتاریخ میں اس کے مقام کے بارے میں ڈاکٹر مہدی بہرامی کا مبسوط مقالہ ہے.

حوالہ: افشار: ۲۹.

دانش پژوہ، محمد تقی

فہرستوارہ فقہ ہزار و چہار صد سالہ اسلامی در زبان فارسی. بہ انضمام رسالہ اصول فقہ فارسی تالیف ابوالفتح شریفی گرگانی.

تہران، انتشارات علمی و فرہنگی، ۱۳٦۷ش،۲۵۹ص.

گذشتہ چودہ سو سال میں اسلامی فقہ اور اس کے فروعات مثلاً اصول فقہ، حکومت، سیاست، درسی کتب، شکارنامے، شناخت اجتہاد، ازدواجی مسائل، دادوستد، قضاوت وغیرہ پر لکھی گئی کتب (مطبوعہ،خطی) کی فہرست ۲۱ فصول پر مبنی ہے.

حوالہ: نشر دانش ۳/۹: ۵۷.

زیرِ نظر: محمد تقی دانش پژوہ و ایرج افشار

نشریہ کتابخانہ مرکزی دانشگاہ تہران دربارہ نسخہ ہای خطی،

۱، تہران، دانشگاہ تہران، ۱۳۳۹ش/۱۹٦۱ء، ۷۲ص.

فہرست مضامین حسب ذیل ہے۔

افشار، ایرج: فہرست نسخہ های خطی کتابخانہ وزارت امور خارجہ ، ۱-۷

بیانی، مہدی: فہرست مجملی از منظومات فارسی، ۸-۱۷

منزوی، علی نقی: ساقینامہ های خطی، ۱۸- ۵۰.

محقق، مہدی:منتخبی از کتابہای فارسی خطی کتابخانہ ملی فرہنگ، ۵۱-۶۱

افشار،ایرج: آثار چاپ نشدہ از عباس اقبال، ۶۱-۶۶

اقبال،عباس: ادبیات فارسی تألیف استوری (بہ کوشش دانش پژوہ) ۶۷-۱۵۳.

اقبال،عباس: وصف نسخی چند از کتابخانہ گلستانہ (بہ کوشش دانش پژوہ) ۱۵۶-۲-۲.

اقبال، عباس: یک نسخہ نفیس بہ خط خواجہ نصیر الدین طوسی و امضای الغ بیگ و سلطان احمد جلایر (بہ کوشش دانش پژوہ) ۲.۵ -۲۲۷.

دانش پژوہ، محمد تقی: فہرست پارہ ای از کتابہای اخلاق و سیاست ۲۱۱-۲۲۷

فرزانہ پور، غلامرضا: فہرست اسناد و فرامین و مکاتبات تاریخی مجموعہ آقای حسین شہشہانی با مقدمہ آقای دکتر محسن صبا رئیس کمیتہ پایگانی ملی ۲۲۸- .۲۷

حوالہ: گنج بخش

ج ۲، تهران، دانشگاه تهران، ۲.۲-۱۳۳۱ش/ ۶۱ ۱۹۶۲ء، ۲۸۶ص

فهرست مضامین حسب ذیل ہے :

افشار، ایرج: کهنه کتابی در خوابگزاری ۱-۲۵

افشار،ایرج: نسخه های خطی فارسی در یوگسلاوی ۲۶-۲۹

حبیبی، عبدالحی: مذکر احباب نثاری بخاری ۳.-۲۲

بیانی، مهدی: فهرست مجملی از منشآت و مکاتیب و ترسلات فارسی ۲۳-۲۹

افشار، ایرج: شیرین و فرهاد سلیمی ۵.-۵۸

دانش پژوه، محمد تقی: فهرست نسخه های خطی کتابخانه خصوصی دکتر اصغر مهدوی ۵۹-۱۷۱

صدر هاشمی، محمد: معرفی چند نسخه خطی ۱۸۲-۱۸۷

بینش، تقی: جواهر نامه خواجه نصیرالدین طوسی ۱۸۸-۱۹۷

دانش پژوه، محمد تقی: فهرست نسخه های خطی کتابخانه موزه ایران باستان، ۱۹۹-۲۱۸

دانش پژوه، محمد تقی: فهرست کتابخانه مجلس سنا، ۲۱۹-۲۵۷

افشار، ایرج: فهرست نسخه های کتابخانه وزارت امور خارجه (قسمت دوم)، ۲۵۹-۲۶۷

انوار، سید عبد الله: فهرست نسخه های عکسی کتابخانه

ملی، ۲۶۹-۲۸۱

حوالہ: گنج بخش

ج۳، تهران، دانشگاه تهران، ۱۳۴۲ش/۱۹۶۳ء،

۲۸۸ص مشموله تصاویر

اس جلد میں حسب ذیل مقالات ہیں.

دانش پژوه، محمد تقی: فهرست نسخه های خطی کتابخانه سازمان لغت نامه دهخدا (۱)، ۱-۵۹

دانش پژوه، محمد تقی: فهرست نسخه های خطی کتابخانه آستانه امام زاده عبدالعظیم حسنی در شهر ری (۱)، ۶۱-۸۳

بینش، تقی: فهرست نسخه های خطی کتابخانه فرخ در مشهد، ۸۵-۹۷

افشار، ایرج: دنباله فهرست نسخه های عکسی کتابخانه ملی، ۹۹-۱۰۲

افشار، ایرج: فهرست اسناد قاجاری در کتابخانه وزارت امور خارجه، ۱۰۵-۱۱۷

افشار، ایرج: فهرست نسخه های خطی کتابخانه موزه ایران باستان، ۱۱۹-۱۲۵

ذکاء، یحیی و دانش پژوه، محمد تقی: فهرست نسخه های خطی کتابخانه های هنرهای زیبای کشور ۱۲۷-۱۲۰

فرزانه پور، غلامرضا و دانش پژوه، محمد تقی: فهرست کتابخانه محمود فرهاد معتمد، ۱۲۱-۲۷۶

آکیموشکین و بورشچوسکی: مآخذ کتابشناسی نسخ خطی فارسی ترجمه کریم کشاورز، ۲۷۷-۲۹۵

دانش پژوه، محمد تقی: اطلاعاتی درباره برخی از نسخه های خطی کتابخانه دانشکده پزشکی، ۲۹۷-۳۸۶

دانش پژوه، محمد تقی: فهرست نسخه های خطی کتابخانه سازمان لغت نامه دهخدا (۲)، ۳۸۷-۴۲۶

دانش پژوه، محمد تقی: فهرست نسخه های خطی کتابخانه آستانه امام زاده عبدالعظیم حسنی در شهر ری (۲)، ۲۲۷-۲۸۰.

دانش پژوه، محمد تقی: باچند نسخه دیگر از کتابخانه دکتر اصغر مهدوی، ۲۸۱-۲۸۵

حواله: ذوشاهیه

د ۴، تهران،دانشگاه تهران،۱۳۴۴ش/۱۹۶۶ء، ۶۹۳ص.

فہرست مضامین اس طرح ہے

افشار، ایرج: نسخه های فارسی در کتابخانه دانشگاه هاروارد ۱-۱۲

استوری،ک ا: کتابهای فارسی ریاضی، ترجمه تقی بینش، ۱۳-۵۱

گلچین معانی، احمد: گلشن راز و شروح مختلف آن، ۵۳-۱۲۲

دانش پژوه، محمد تقی: آشنایی با اثری از مظفر بن اردشیر

عبادی، ۱۲۵-۱۲۷

افشار، ایرج: نسخه های خطی و فارسی در کتابخانه های عمومی فرانسه، ۱۲۹-۱۳۸

بیانی، مهدی: فهرست قسمتی از کتابهای خطی فارسی کتابخانه ملی تهران، ۱۳۹-۲۸۱

دانش پژوه، محمد تقی: فهرست کتابخانه های شهرستانها (تبریز کاشان، یزد، اصفهان)، ۲۸۳-۲۸۰.

دانش پژوه، محمد تقی: اسناد آستانه درویش تاج الدین حسن ولی ۲۸۱-۶۲۸

مردیت اونس: نسخه های فارسی موزه بریتانیا، نقل به فارسی ایرج افشار، ۶۲۹-۶۹۲

حواله. گنج بخش

د ۵، تهران، دانشگاه تهران، ۱۳۴۷ش، ۶۷۷ص،

مشموله تصاویر فهرست مضامین:

ولانی، مهدی: فهرست نسخ وقفی علی اصغر حکمت به آستان قدس ۱-۷

ولائی، مهدی: فهرست نسخ خطی عبدالمجید مولوی ، ۷- ۱۰۷

افشار ایرج: نسخه های فارسی در کتابخانه ملی و دانشگاهی اورشلیم ۱۰۸-۱۱۰

افشار، ایرج: سی وچهار نسخه خطی از چند نسخه خصوصی: ۱۳۱-۱۱۱

نسخه های خطی آقای ثامنی، ۱۱۱

نسخه های خطی ابراهیم دهگان، ۱۱۲

نسخه باقرزاده، ۱۱۲

نسخه های خطی حسن علی غفاری معاون الدوله، ۱۱۲

نسخه های امیر توکل کامبوزیا کردغفرانلو (زاهدان)، ۱۱۲-۱۱۳

نسخه های احمد خان ملک ساسانی، ۱۳۱-۱۱۲

روضاتی، سید محمد علی: چند مجموعه خطی از مجموعه روضاتی، ۱۵۲-۱۳۲

گلچین معانی، احمد: فهرست چند مجموعه کتابخانه مجلس شورای ملی، ۲۰۳-۱۵۳

دانش پژوه، محمد تقی: فهرست کتابخانه های عمومی و خصوصی شیراز، ۲۹۷-۲۰۵

۱- اداره اوقاف، ۲۰۶-۲۰۵

۲- کتابخانه خدای خانه مسجد جامع عتیق شیراز، ۲۰۷-۲۰۸

۳- کتابخانه خانقاه احمدیه، ۲۲۹-۲۰۹

۴- کتابخانه دانشکده ادبیات شیراز، ۲۳۰

۵- کتابخانه آستانه یا مزار شاه چراغ یااحمد بن موسی،

۲۲۲-۲۳۱

۶- کتابخانه ملی پاریس، ۲۵۷-۲۲۵

۷- موزه معارف شیراز، ۲۶۲-۲۵۸

۸- کتبیه مزار ابوزرعه اردبیلی، ۲۶۲-۲۶۳

۹- کتبیه مدخل مسجد وکیل، ۲۶۵

۱۰- نسخ آقای حاج محمد خلیلی، ۲۶۶

۱۱- کتابخانه دکتر خاوری، ۲۶۹-۲۶۷

۱۲- موزه شایسته، ۲۷۰

۱۳- کتابخانه آقای صدرالدین محلاتی، ۲۷۲-۲۷۱

۱۴- کتابخانه آقای دکتر عینی، ۲۷۶-۲۷۵

۱۵- نسخه های آقای فروردین، ۲۷۸-۲۷۷

۱۶- نسخه های آقای سید امین الله کوثر، ۲۸۰-۲۷۹

۱۷- اسناد آقای عبدالکریم مکارمی، ۲۸۱

۱۸- کتابخانه آقای دکتر میر، ۲۸۳-۲۸۲

۱۹- نسخه های آقای واجد، ۲۸۵

۲۰- کتابخانه خاندان حاج سید نورالدین هاشمی حسینی، ۲۸۹-۲۸۶

۲۱- کتابخانه آقای دکتر وصال، ۲۹۲-۲۹۰

۲۲- چند نسخه دیگر، ۲۹۷-۲۹۵

دانش پژوه، محمد تقی: کتابخانه های عمومی و خصوصی اصفهان: ۳۲۵-۲۹۸

۱- کتابخانه دانشکده ادبیات اصفهان، ۲۹۸-۳۲۵

۲- کتابخانه شهرداری اصفهان، ۳.۸-۳.۱

۳-کتابخانه رضویه مدرسه صدر، ۳۱۱-۳۱۲

۴- کتابخانه فرهنگ اصفهان، ۳۱۵-۳۲۲

۵- موزه کلیسیای ارمنیان در جلفا، ۳۲۳-۳۲۴

۶- کتابخانه آقای دکتر کارول میناسیان، ۳۲۵

۷- کتابخانه آقای کتابی، ۳۲۵

دانش پژوه، محمد تقی: فهرست کتابخانه های عمومی و خصوصی شهر همدان، ۳۲۶-۳۸۷

۱-فهرست کتابخانه آرامگاه بوعلی، ۳۲۶-۳۲.
(اذکائی)

۲- مزار استرو مردخای، ۳۲۱

۳- کتابخانه اعتمادالدوله، ۳۲۱-۳۲۶

۴- کتابخانه دبیرستان امیر کبیر، ۳۲۷-۳۲۸

۵- اداره اوقاف، ۳۲۸

۶- کتابخانه اوقاف، ۳۲۹

۷- کتابخانه مدرسه دامغانی، ۳۲۹

۸- کتابخانه مدرسه زنگنه، ۳۵.-۳۵۱

۹- کتابخانه مدرسه غرب همدان، ۳۵۱-۳۵۶

۱.- نسخه های آقای حاج ایزدی، ۳۶۶-۳۶۸

۱۱- نسخه های آقای محمود ایزد، ۳۶۹

۱۲- نسخه های آقای بحر الفضائل، ۳۷۰

۱۳- کتابخانه آقای قاسم برنا، ۳۷۱-۳۷۹

۱۴- نسخه های آقای حاج سیدنصرالله بنی صدر، ۳۸۰

۱۵- نسخه های آقای حسن پنبه چی، ۳۸۱

۱۶- نسخه های آقای دکتر جلالی، ۳۸۲

۱۷- نسخه های آقای دامغانی، ۳۸۳-۳۸۴

۱۸- نسخه های آقای سید محمد نجفی عرب زاده، ۳۸۵

۱۹- کتابخانه آقای کمالی، ۳۸۵-۳۸۷

۲۰- نسخه های آقای تقی یوسفی، ۳۸۷

دانش پژوه، محمد تقی: کتابخانه های عمومی و خصوصی شهررشت: ۳۸۸-۳۹۶

۱- کتابخانه ملی، ۳۸۸-۳۹۰

- فرمانهای کتابخانه ملی رشت، ۳۹۱-۳۹۲

۲- کتابخانه مدرسه مهدویه رشت، ۳۹۲-۳۹۳

۳- کتابخانه آقای شاد قزوینی، ۳۹۳-۳۹۶

دانش پژوه، محمد تقی: فهرست کتابخانه های شهر قم: ۳۹۷-۳۹۹

۱- کتابخانه آستانه قم، ۳۹۷-۳۹۸

۲- کتابخانه مدرسه فیضیه، ۳۹۹

۳- کتابخانه مسجد اعظم، ۳۹۹

دانش پژوه، محمدتقی: کتابخانه آقای میرزا ابوالحسن

پیشنماز آملی در شهر آمل، ۲۰۰-۲۰۳

دانش پژوه، محمدتقی: کتابخانه های عراق و عربستان سعودی: ۲۰۵-۲۰۵ ۵۸۳

۱- المکتبة المتحف العراقی، ۲۰۶

۲- المکتبة المرکزیة فی جامع بغداد، ۲۰۶

۳- مکتبة معهدالدراسات الاسلامیه العلیا فی جامعة بغداد، ۲۰۶-۲۰۷

۴- المکتبة القادریة فی الحضرة الگیلانیة فی بغداد، ۲۰۷

۵- مکتبة الخلانی العامة(بغداد)، ۲۰۷-۲۰۸

۶- کتابخانه آقای دکتر حسین علی محفوظ در بغداد، ۲۰۸

۷- کتابخانه توفیق وهبی در بغداد، ۲۰۸-۲۰۹

۸- مکتبة الامام امیرالمؤمنین العامة (نجف)، ۲۰۹-۲۱۹

۹- کتابخانه آقای حکیم در نجف در مدرسه هندی، ۲۲۰-۲۲۸

۱۰- کتابخانه مدرسه بروجردی در نجف، ۲۲۸-۲۲۹

۱۱- کتابخانه تکیه شوشتری ها در نجف، ۲۳۲-۲۳۳

۱۲- مکتبة جامعة النجف، ۲۳۳

۱۳- کتابخانه جعفریه در مدرسه هندی در کربلا، ۲۳۲-۲۳۷

۱۴- کتابخانه مدرسه باد کوبه در کربلا، ۲۳۷

۱۵- کتابخانه خصوصی آقای عبدالرضای شهرستانی درکربلا ۲۳۸-۲۳۹

افشار، ایرج: نسخه های خطی فارسی تازه در کتابخانه ملی پاریس، ۶۷۲-۶۷۸

افشار، ایرج: نسخه های خطی فارسی انجمن پادشاهی آسیایی(لندن)، ۶۷۹-۶۸۲

مجموعه الیس، ۶۸۱-۶۸۲

افشار، ایرج: نسخ خطی فارسی در کتابخانه دانشگاه اوترخت، ۶۸۳

افشار، ایرج: نسخ خطی فارسی درکتابخانه ملی اسکاتلند (ادنبورک)، ۶۸۴

افشار، ایرج: نسخ خطی فارسی در کتابخانه دانشگاه ادنبورک، ۶۸۵-۶۸۸

مجموعه نیو کالج اهدایی به دانشگاه، ۶۸۵-۶۸۸

افشار، ایرج: نسخ خطی کتابخانه سلطنتی کپنهاک، ۶۸۹-۷۱۳

الف- مجموعه قدیم، ۶۷۹-۷۰۰

ب- نسخه های بعدی، ۷۰۱-۷۰۳

ج- مجموعه Code Perse، ۷۰۲

د- مجموعه کریستن سن، ۷۰۶-۷۰۸

نسخه های شماره نشده، ۷۰۸-۷۰۹

نسخه های خطی اهدائی کتابخانه دانشگاه کپنهاک، ۷۱۰

نسخه های مشخص شده باعلامت Code Mixt، ۷۱۰-۷۱۱

نسخه های با علامت Code Mixt Add، ۱۱ک-۱۲ک

مجموعه خصوصی، ۱۲ک

افشار، ایرج: نسخ خطی فارسی در کتابخانه دانشگاه استک هلم، ۱۲ک

افشار، ایرج: بعضی از نسخ خطی دانشگاه میشیگان، ۱۵ک - ۱۶ک

افشار، ایرج: مجموعه کتب خطی و چاپی و اسناد وعکس حسن علی غفاری معاون الدوله اهداء به دانشگاه تهران، ۱۷ک-۳۲ک

کتابشناسی آثار عین الدین دزفولی و جلال الدین علی و قطب الدین محمد عنقا، ۳۵ک-۶۶ک

چند نکته، ۶۷ک-۶۸ک

حواله: اداره تحقیقات اسلامی

د ۶: تهران، دانشگاه تهران

مضامین کی فہرست حسب ذیل ہے:

مثنوی یزدی، حسن بن علی: هدایة الاسماء فی بیان کتب العلماء، با دیباچه و فهرست از محمدتقی دانش پژوه، ۱-۶۲

گلچین معنی، احمد: فهرست قسمتی ازکتب خطی کتابخانه مرحوم عبدالحسین بیات، ۶۳-۱۱۷

بیانی، مهدی: دنباله فهرست کتابهای خطی کتابخانه ملی تهران، ۱۱۹-۳۲۶

افشار، ایرج: کتابهایی که به دستور شاه زاده محمد ولی میرزا در یزد ترجمه و تألیف شده، ۳۲۷-۳۳۳

دانش پژوه، محمدتقی: کتابخانه آقا میرحسینای قزوینی، ۳۳۴ - ۳۵۴

دانش پژوه، محمدتقی: نسخ خطی کتابخانه آیة الله مرعشی، ۳۵۵-۴۲۵

دانش پژوه، محمدتقی: فهرست نسخ خطی کتابخانه مجلس سنا، ۴۲۷-۵۸۷

افشار، ایرج: نسخه های خطی ابراهیم دهگان، ۵۸۹-۵۹۲

افشار، ایرج: نسخه های خطی اصفهان، ۵۹۳-۵۹۹

ایزد پناه، حمید: معرفی یک منظومه خطی، ۶۰۱-۶۰۶

شکور، علی اکبر: فوایدالعلماء، ۶۰۷-۶۱۲

طاهری شهاب، محمد: فهرست نسخه های خطی خودش، ۶۱۳-۶۳۶

دانش پژوه، محمد تقی: فهرست نسخه های خطی کتابخانه آقای مجتبی مینوی، ۶۳۷-۶۹۵

دانش پژوه، محمدتقی: چند نسخه ای از مرحوم دکتر بیانی، ۶۹۱-۶۹۵

دانش پژوه، محمدتقی: نسخه های خطی آقای دکتر حسن سادات ناصری، ۶۹۶-۶۹۸

د ۷، تهران، دانشگاه تهران

مقالات کی فہرست اس طرح ہے:

افشار، ایرج: نسخ خطی کتابخانہ انجمن آثار ملی،٦-١

آکیموشکین: مدارکی جهت فهرست زسخ خطی فارسی،۲۸-۷

دانش پژوه، محمدتقی: کتابخانه آیة الله رضوی در کاشان، ۲۹-۹۲

دانش پژوه، محمدتقی: کتابخانه دکتر حسین مفتاح در تهران، ۹۵-٥١١

طباطبائی، سید عبدالعزیز: کتابخانه طباطبائی در تبریز، ٥١٢-٥٢٣

طباطبائی، سید عبدالعزیز: کتابخانه مزار عبدالقادر گیلانی در بغداد، ٥٢٢-٥٣٠.

طباطبائی، سیدعبدالعزیز: نسخه های خطی ثقة الاسلام در تبریز، ٥٢٣-٥٣١

دانش پژوه، محمدتقی:فهرست نسخه های خطی دکتر حافظ فرمانفرمائیان، ٥٥٥-٥٢٢

دانش پژوه، محمدتقی:فهرست نسخه های خطی مرحوم دکتر رضاصحت، ٥٦١-٥٥٦

دانش پژوه، محمدتقی:چند نسخه خطی از افغانستان، ٥٦٣-٥٦٢

دانش پژوه، محمدتقی:نسخه های خطی خاندان مرحوم اسدالله خاکپور، ٥٦٨-٥٦٢

دانش پژوه، محمدتقی:فهرست نسخه های کتابخانه مجلس سنا (دنباله)، ۵۶۹-۶۶۹

سنندجی، سلطان حسین: نسخ فارسی در کتابخانه های رومانی، ۶۷۱-۶۷۲

بیانی، مهدی: یک مجموعه اشعار فارسی ناشناخته از قرن هشتم هجری، ۶۷۵-۶۸۳

افشار، ایرج: نسخه های خطی مرحوم سعید نفیسی، ۶۸۹-
۶۸۵

دهگان، ابراهیم: بازنامه، ۶۹۱-۶۹۳

دانش پژوه، محمدتقی:(و) افشار، ایرج: نسخه های خطی دکتر علی اکبر فیاض، ۶۹۵-۷۰۱

حسینی، سیداحمد: نسخه هایی در یزد، ۷۰۳-۷۲۰

عاطفی، حسن: فهرست نسخه های خطی حسن عاطفی ۷۲۱-۷۵۷

فاضل، محمود: نسخه های خطی محمود فاضل، ۷۶۲-
۷۵۹

فاضل، محمود: نسخه های خطی مدرسه حاج حسن درمشهد، ۷۶۳-۷۶۵

فاضل، محمود: نسخه های خطی مدرسه عباسقلی خان در مشهد، ۷۶۶-۷۶۸

اصغرزاده، اصغر: نسخه های خطی خراسان، ۷۶۹-۷۷۱

سمامی حائری، محمد: فهرست کتابهای خطی در رامسر، ۲۲۸-۲۲۳

سمامی حائری، محمد: فهرست کتابخانه شخصی عبدالوهاب فرید تنکابنی در رامسر، ۲۹۲-۲۲۹

منزوی، علینقی: نسخه های آقای سید محمد شوشتری در اهواز، ۲۹۶-۲۹۵

افشار، ایرج: نسخه های خطی در کتابخانه سرکنسولگری استانبول، ۲۹۷

افشار، ایرج: نسخه های خطی همایون صنعتی زاده، ۲۹۸

افشار، ایرج: توضیح در مورد نسخه های خطی دکتر مفتاح، ۲۹۹

د ۸: تهران، کتابخانه مرکزی و مرکز اسناد، ۱۳۵۸ش، ۱۶+ ۳۱. ص

دانش پژوه نے سفر روس میں وہاں کے کتب خانوں میں جو عربی، فارسی، ترکی، گرجی، پشتو مخطوطات دیکھے تھے ان کی فہرست ہے. ہر کتب خانے کا الگ الگ ذکر ہوا ہے. کتب خانوں کے نام یہ ہیں:

کتابخانه عمومی لنین در شهر مسکو ۱۷-۲۵

نسخه های خطی بنیاد خاورشناسی فرهنگسنان شورروی شهر لنینگراد، ۲۷-۹۷

کتابخانه شچدرین در شهر لنینگراد، ۹۹-۱۵۲

نسخه های تربی ترکی گرجستان، ۱۵۵-۱٦٦

موزه هنری گرجستان در شهر تفلیس، ۱٦۷-۱٦۸

کتابخانه بنیاد خاورشناسی فرهنگستان تفلیس(نسخه های فارسی) ۱٦۹-۲٦۹

کتابخانه دانشگاه لنینگراد، ۲۷۱-۳۱۰

حواله: نوشاهیه

د ۹: زیر نظر: محمد تقی دانش پژوه، تهران، کتابخانه مرکزی و مرکز اسناد، ۱۳۵۸ش، ۲۵۰ + تصاویر.

دانش پژوه نے روسی، یورپی اور امریکی کتب خانوں میں جو فارسی، عربی اور ترکی مخطوطات دیکھے تھے ان کی مجمل فہرست ہے. کتب خانوں کی تفصیل حسب ذیل ہے.

۱- بنیاد خاورشناسی شهر دوشنبه، ص ۱-۲۷

۲- کتابخانه جامی دانشکده ادبیات دوشنبه، ص ۲۸-۵۸

۳- کتابخانه رودکی دوشنبه، ص ۵۹-۸٦

۴- کتابخانه فردوسی دوشنبه، ص ۸۷-۱۰۹

۵- کتابخانه آرشیو سمیونوف در بنیاد تاریخ فرهنگستان تاجیکستان دوشنبه، ۱۱۰-۱۲۲

۶- گنجینه بنیاد خاورشناسی فرهنگستان اوزبکستان بنام بیرونی در شهر تاشکند، ص ۱۲۵-۱۹۲، وموزه نوایی ص ۱۹۲-۱۹۳، و کتابخانه دانشگاه تاشکند ص ۱۹۳-۱۹۲، و کتابخانه دانشگاه سمرقند ص۱۹۲، و کتابخانه مسجد طلا شیخ ص ۱۹۵-۲۰۰، کتابخانه ابوعلی سینا در دانشگاه دولتی بخارا، ص ۲۰۰-۲۰۱

۷- گنجینه نسخه های خطی و چاپی فرهنگستان آذربایجان در شهر باکو موزه تاریخ ادبیات شهرباکو بنام نظامی، ص ۲۵۲-۲۵۵

۸- کتابخانه مرکز علمی فرهنگستان ترکمنستان شوروی در شهر عشق آباد، ص ۲۵۶-۲۷۲

۹- موزه ارمیتاژ، ۲۷۵-۲۷۶

۱۰- کتابخانه ملی پاریس ۲۷۷-۳۱۸

۱۱- کتابخانه شهر مونیخ، ص ۳۱۹-۳۲۵

۱۲- کتابخانه وایدنر در دانشگاه هاروارد، ۳۲۶-۳۸۲

۱۳- کتابخانه هوتن در همانجا، ۳۸۵-۲۲۵

۱۲- موزه ایزابلا استورات گاردنر و دانشکده پزشکی شهر بستن و کتابخانه عمومی آن شهر و موزه هنری فوگ وموزه هنرهای

زیبا و موزه فاین آرت همین شهر، ۲۲۶-۲۸۸

۱۵- فهرست عکسهای نسخه های تفلیس ۲۲۹-۲۵۰

حواله: نوشاهیه

د.۱: زیر نظر محمد تقی دانش پژوه، تهران، کتابخانه مرکزی و مرکز اسناد، ۱۳۵۸ش، ۷۰۲+تصاویر.

دفتر نہم کا بقیہ حصہ ہے، کتب خانوں کے نام یہ ہیں:

۱- نسخه های فارسی و ترکی دانشگاه شیکاگو، ۷-۱۱

۲- کتابخانه دانشگاه پرینستون، ۱۲-۷۰

۳- کتابخانه دانشگاه آن آربرمیشیگان، ۷۱-۲۲۷

۴- دانشگاه کلمبیا، ۲۲۸

۵- موزه بریتانیا، ۲۲۹-۲۳۲

۶- کتابخانه دانشگاه لیدن، ۲۳۵-۲۷۲

۷- چند نسخه ای از استانبول، ۲۷۵-۲۸۰

۸- ازچند کتابخانه هند و سند، ۲۸۱-۲۸۶

۹- پراکنده ها و یادداشتها درباره نسخه های بنیاد های فرهنگی کشور شوروی، ۲۸۷-۳۷۲

۱۰- درباره چند نسخه، ۳۷۲-۲۰۵

۱۱- فهرست عکسهای نسخه های تفلیس، ۲۰۶-۲۰۷

د۱۱ و ۱۲: زیر نظر محمد تقی دانش پژوه و

اسماعیل حاکمی، تہران، دانشگاہ تہران،

۱۳۶۲ش، ۱۷+۳۲.۱- یازدہ+ ۱۲۱۲ تصاویر، ص.

فہرست مقالات حسب ذیل ہے:

۱-فہرست نسخہ ہای خطی دانشگاہ لس آنجلس ازمحمد تقی دانش پژوہ (ص۱-۲۷۷).

۲. فہرست نسخہ ہای خطی فارسی و عربی کتابخانہ کالج وادہان Wadhan در اکسفورڈ از آقایان حسین مدرسی طباطبائی و کیکاوس جہانداری(ص۳۷۷-۸۶۷).

۳- فہرست نسخہ ہای خطی کتابخانہ حسینیہ شوشتریہا در نجف از آقایان اسداللہ اسماعیلیان رضا استادی، (ص۸۷۷-۸۷۹).

۴- فہرست نسخہ ہای خطی دانشگاہ اصفہان از ایرج افشار ومحمدتقی دانش پژوہ (ص.۸۸-.۹۵).

۵- فہرست نسخہ ہای خطی تازہ یاب آقای حسن عاطفی درکاشان نگارش خود او (ص ۹۵٦-۹۸۹).

٦- فہرست نسخہ ہای خطی فارسی کتابخانہ ہای رومانی از آقای دکترمحمد علی صوتی(ص۹۵٦-۹۸۹).

۷- فہرست میکروفیلمہا وعکسہا و نسخہ ہای خطی بنیاد فرہنگ ایران(.۹۹-۱۰۰۵).

۸- ایران اور چین کے ثقافتی تعلقات پر ایک نگاہ اور مصنف کے سفر چین کی روداد اور چین میں بعض قلمی نسخوں کا ذکر

(۱.۳۲-۱..٦).

حواله: گنج بخش

روشن، محمد - و - جواد مقصود - و - پرویز ازکائی

فهرست نسخه های خطی کتابخانه های رشت و همدان (کتابخانه جمعیت نشر فرهنگ رشت- کتابخانه غرب مدرسه آخوندهمدان و چند مجموعه خصوصی همدان).

تهران، فرهنگ ایران زمین، ۱۳۵۳ش، ۱.۸۱-

۱۷۹۷ص+تصاویر.

عربی اور فارسی مخطوطات کی الفبائی ترتیب کے مطابق مخلوط فہرست ہے. مگر ہر کتب خانے کا الگ الگ ذکر ہوا ہے. خصوصی کتب خانوں میں آقاے بحرالفضائل، آقاے حبیب جواهری، آقاے رضا همراه وغیرہ کے مخطوطات کی فہرست ہے. صفحہ ۱۷۱۷ تا ۱۷۹۷ "فهرست نسخه های خطی مدرسه خیرات خان مشهد" تألیف محمود فاضل بطور ضمیمه شامل کی گئی ہے. یہ بھی الفبائی ترتیب کے مطابق اور فارسی مخطوطات کی مخلوط فہرست ھے.

حواله: نوشاهیه

روضاتی، محمد علی

فهرست نفائس مخطوطات اصفهان

اصفهان، موسسه نشر نفائس مخطوطات، ۱۳۳۷ش تا ...

باره دفتر میں الگ الگ شائع ہوئی ہے. کل ۸۰ نسخوں کا تعارف ہوا ہے.

حوالہ: تسبیحی: ۲۲۹، مشار: ۳۸۲۸،

روضاتی، محمد علی

فهرست کتب خطی کتاب خانه های اصفهان

ج۱، اصفهان، مؤسسه نشر نفائس مخطوطات، ۱۳۴۱ش/ ۱۳۸۲ق.

اصفہان کے مختلف ذاتی کتب خانوں میں موجود ۸۰ عربی اور فارسی نسخوں کی فہرست اور ان کے مصنفوں کے حالات. پہلے یہی فہرست ۱۲ جزوات میں اسی ناشر نے شائع کی تھی. دیکھیے:

فہرست نفائس مخطوطات اصفہان

حوالہ: تسبیحی: ۲۲۹

سزگین، فواد

کتابخانه هاو مجموعه های نسخه خطی عربی درجهان همراه با کتابشناسی علوم قرآنی،حدیث، تاریخ نگاری، تاریخ فرهنگ و ادبیات، فقه ، کلام، تصوف،

ترجمه و تنظیم فهرستها از چنگیز پهلوان.

(تهران)، معارف، ۱۳۶۶ش، چهل و هشت+۵۲۲ص.

اس جلد میں ۲۳۰ھ تک مآخذ کی فہرست ہے.

حوالہ: نشر دانش ۹/۲: ۷۱

سلطانی فر، صدیقه

کتابشناسی جغرافیا (چاپی، خطی)

تهران، مرکز اسناد و مدارک علمی، ۱۳۶۲ش، ۲۲۸ص.

جغرافیہ پر قلمی اور مطبوعہ کتابوں کی فہرست ہے.

حوالہ: آینده ۱۲/۷-۸: ۵۰۰

شانه چی، کاظم مدیر- و - عبدالله نورانیی و - تقی بینش

فهرست نسخه های خطی چهار کتابخانه مشهد (مدرسه سلیمان خان مدرسه میرزا جعفر - کتابخانه فرهنگ - جامع گوهر شاد)

تهران، فرهنگ ایران زمین، ۱۳۵۱ش، ۲۳۵ص+تصاویر.

ہر کتب خانہ کے عربی اور فارسی مخطوطات کی حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق علیحدہ فہرست ہے، یعنی کتب خانوں کا بھی الگ الگ ذکر ہوا ہے اور عربی اور فارسی نسخوں کا بھی.

حوالہ: نوشاهیه

فہرست نسخہ ہای خطی دوکتابخانہ مشھد (مدرسہ نواب. آستان قدس) تھران،

فرھنگ ایران زمین، ۱۳۵۱ش، ۲۳۷-.۸.۱۰ص+ تصاویر.

دونوں کتب خانوں کےعربی اورفارسی مخطوطات کی الفبائی ترتیب کے مطابق مخلوط فہرست ہے، یعنی کتب خانوں کا تو الگ الگ ذکر ہوا ھے لیکن نسخوں کی فہرست مخلوط ہے.

حوالہ: نوشاھیہ

شیروانی، محمد

بغیر عنوان- (فھرست نسخہ ھای و قطعات و فرمانھای خطی - نمایشگاہ کتابخانہ مرکزی دانشگاہ تھران).

۱، تھران، دانشگاہ تھران، ۱۳۳۹ش/۱۹۶۱ء، .۲۷ص.

فہرست مضامین حسب ذیل ہے.

تھران، ب ت، ۱۲۲ص. مشمولہ تصاویر.

کتابخانہ مرکزی دانشکاہ تھران اور اس سے وابستہ دانشکدہ ھاے ادبیات، الھیات، پزشکی اور حقوق(قانون) کے کتابخانوں سے منتخب نسخوں، مرقعات، فرامین اورعلمی نوادر کی فہرست ہے. مجموعی طور پر ۲۵۶ اشیا کی فہرست ہے.

حوالہ: گنج بخش

کمندی، حجاب

کتابشناسی نجوم (کتابهای خطی و چاپی)

تبریز، مرکز تحقیقات ستاره شناسی و رصدخانه خواجه نصیرالدین طوسی، ۱۳۶۵ش، ۲۰ص.

نجوم پر ۱۲۲ خطی اور ۱۹۹ مطبوعہ کتابوں کی فہرست ہے۔

حوالہ: آیندہ ۱۲/۱-۲:۸۹

مہدی، یحییٰ

فہرست نسخه های مصنفات ابن سینا

تہران، دانشگاہ تہران، ۱۳۳۳ش، ۲۸+۲۱۳+۲۰ص.

حوالہ: افشار: ۳۸۲۸

منزوی، احمد

فہرست نسخه های خطی فارسی

مصنف کے دیئے گئے اعداد و شمار کے مطابق مندرجہ ذیل چھ جلدوں میں ۲۹۰۲۲ نسخوں کے کوائف موجود ہیں۔

جلد یکم: مؤسسه فرہنگی منطقه ئی (R.C.D.) تہران، سلسلہ مطبوعات ۱۲، ۱۳۴۸ش ۱۹۶۹ء، ۱۲،+۱۸+۷ ص.

اس جلد میں تفسیر، قرائت، علوم قرآنی، ریاضی، نجوم طبیعیات، طب، کیمیا، دائرۃ المعارف کے ۶۲۶۷ نسخوں کی فہرست ہے، آخر میں مصنفین کا اشاریہ موجود ہے۔

جلد دوم حصہ اول: وہی ناشر، سلسلہ، مطبوعات

۲۱. ۱۳۲۹ش/ ۱۹۷۰ء، ص ۱۲۸۹-۲۱۷

اس حصے میں فلسفہ، کلام و عقائد اور تصوف پر کتب کے

۸۱۵. نسخو ں کی فہرست ہے.

جلد دوم حصہ دوم: وہی ناشر، سلسلہ مطبوعات

۲۲، ۱۳۲۹ش/ ۱۹۷۰ء، ص ۱۲۹۰-۱۸۲۱.

اس حصے میں منطق، اخلاق، ملل و نحل، بابی، ازلی اور

بہائی مذہب پر کتب کے ۲۹۵۶ نسخو ں کی فہرست ہے.

آخر میں دونو ں حصو ں کے مصنفو ں کے ناموں کا مشترکہ اشاریہ

ہے.

جلد سوم: وہی ناشر، سلسلہ مطبوعات ۳۳، یہ یاد بود دو

ہزار و پانصدمین سال بنیان گذاری شاہنشاہی ایران، مہر ۱۳۵۰ش/

۱۹۷۱ء، ص ۱۸۳۵-۲۶۱۵-

اس جلد میں کلیات، خطاطی، لغت نامہ، قواعد زبان،

انشاء نویسی، بلاغت، عروض و قافیہ، معما اور دواوین کے ۱۶۷۹ دو

نسخوں کے کوائف درج ہوئے ہیں.

جلد چہارم: وہی ناشر، سلسلہ مطبوعات

۳۸، ۱۳۵۱ش/۱۹۷۲ء ص ۲۶۱۷-۳۲۲۰-

اس جلد میں منظوم کتب کے ۲۰۰۱ نسخوں کی فہرست

ہے. آخر میں ہر منظوم کتاب کا مطلع دیا گیا ہے.

جلد پنجم: وہی ناشر، سلسلہ مطبوعات ۲۱،
۱۳۵۱ش/۱۹۷۳ء ص ۳۵۲۱-۳۹۲۱-

یہ جلد منظوم کتب اور ادبی متون کی شرحوں، ادبی متون، قصوں اور موسیقی کی کتابوں کے ۳۸۱۶ مخطوطات کی فہرست پر مشتمل ہے۔ آخر میں مصنفوں کا اشاریہ ہے۔

جلد ششم: وہی ناشر، سلسلہ مطبوعات ۵۲، ۱۳۵۳ ش/۱۹۷۴ء ص ۳۹۳۰-۴۷۲۶-

یہ جلد جغرافیا، سفر نامہ، اخبارات، فہارس کتب، عموعی تاریخ، تاریخ ایران، مذہبی تاریخ اور برصغیر کی تاریخ پر مبنی کتب کے ۸۲۸ قلمی نسخوں کے تعارف پر مبنی ہے۔

حوالہ: نوشاہیہ، گنج بخش

(مولف کا نام درج نہیں ہے)

شاہنامہ درموزہ ھا

تہران، وزارت فرہنگ و ہنر، ادارہ کل موزہ ھا،تیرماہ ۱۳۵۲ ش، ۸۲ (متن)+۳۲تصاویر۔

جرمنی، امریکہ، اسٹریلیا، انگلستان، ایران، پاکستان، ترکی چیکوسلواکیہ، روس، سوئٹزرلینڈ، عراق، فرانس، پولینڈ اور ہندوستان کے کتب خانوں اور عجائب گھروں میں شاہنامہ فردوسی کے نفیس اور مصوّر نسخوں کی برحسبِ ممالک فہرست ہے۔

حوالہ: خانہ فرہنگ

انفرادی فہرستیں

اصفہان

[دانشکدہ ادبیات]

تیموری، مرتضی

فهرست نسخه های خطی کتابخانه دانشکده ادبیات اصفهان

اصفهان، ۱۳۲۲ش، ۲۲ص.

۷۰۰ نسخوں کی دستی فہرست ہے۔

حوالہ: تسبیحی: ۲۳۰.

[روضاتی]

روضاتی، حاج سید محمد علی

فهرست کتابخانه شخصی حاج سید محمد علی روضاتی

اصفهان، مؤسسه نشر نفایس مخطوطات، ۱۳۲۱ش، ۲۰۰+ ۸ ص.

شمارہ ثبت کی ترتیب کے مطابق.

حوالہ: منزوی: ۳۲۲۵.

[عمومی]

ہمدانی، جواد مقصود

فہرست نسخه های خطی کتابخانه عمومی اصفہان

ج۱، تہران، آبان ۱۳۲۹ ش/ .۱۹۷ء، ۳۹۷ ص، مشمولہ تصاویر.

حصہ اول میں فارسی مخطوطات (مسلسل شمارہ ۱ - ۲۲۸) اور حصہ دوم میں عربی مخطوطات (مسلسل شمارہ ۲۲۹-۷.۶) کی بہ ترتیب حروف تہجی فہرست ہے- آخر میں اسمائے کتب کا اشاریہ ہے.

حوالہ: گنج بخش.

اصفہان

بعض ذاتی کتب خانے

دیکھیے: عمومی فہرستیں، روضاتی، محمد علی: فہرست نفائس مخطوطات اصفہان، فہرست کتب خطی کتابخانہ های اصفہان.

تبریز

[بقعہ شیخ تبریز صفی]

محمد طاہر مستوفی،

فہرستی از کتب خطی و چیزهای گرانبهای بقعه

شیخ صفی*

تبریز، کتابخانہ ملی، ۱۳۲۸ش، ۹۲ص.

یہ فہرست ۱۱۷۲ء/۱۷۵۸ء میں تصنیف ہوئی اور ۱۳۲۸ ش میں اس کا خطی نسخہ حکومت ایران نے خرید کر آذربایجان میوزیم تبریز کے حوالے کر دیا۔ اس کی نقل آقاے دولت شاہی مدیر کل فرہنگ و ہنر نے تیار کی اور اسے شائع کیا.

حوالہ: ضمیمہ

[دانشگاہ][1]

ضرابیان، شفیقہ، زیر نظر: غلام حسین تسبیحی

فہرست موجودی کتب غیر امانتی و کمیاب و عناوین نسخ خطی کتابخانہ مرکزی دانشگاہ تبریز

تہران، کتابخانہ مرکزی دانشگا، تبریز، ۱۳۶۶ش/۱۹۸۸ء، ۱۱۲ص- بلو کاپی.

صفحہ ۱۰ - ۱۱۱ پر ۳۳ عربی اور فارسی نسخوں کے صرف نام دیے گئے ہیں.

حوالہ : گنج بخش.

* یہ اس فہرست کا موضوعی عنوان ہے اصل نام کچھ اور ہے.

[تربیت]

نخجوانی، محمد

فهرست کتابخانہ دولتی تربیت

تبریز، ب ن، ۱۳۲۹ش/ ۱۹۵۰ء، مقدمہ بقلم سید حسن تقی زادہ، ہشت+ ۲۱۹ص.

۲۶۸ عربی اور فارسی مخطوطات کی فہرست ہے.

حوالہ: تسبیحی: ۲۳۳، افشار: ۳۱،

[ملی]

سید یونسی، میر ودود

فہرست کتابخانہ ملی تبریز: کتب خطی اہدائی مرحوم حاج محمد نخجوانی

ج ۱، تبریز، کتابخانہ ملی، ۱۳۲۸ش، ۲۷۵ص.

اسمائے کتب کی ترتیب تہجی (ا - خ) کے مطابق ۲۰۵ فارسی اور ترکی مخطوطات کی فہرست ہے-

حوالہ: گنج بخش

ج۲، تبریز، کتابخانہ، ملی، ۱۳۵۰ش. ص ۲۷۹-۹۲۹.

حروف(د - ش) سے متعلق ۵۲۸ عربی، فارسی اردو اور ترکی نسخوں کی فہرست ہے.

حوالہ: گنج بخش.

تهران

[انجمن آثار ملّی]

مہران، فاطمہ -و- محمد غلا مرضایی

فهرست کتابهای کتابخانہ انجمن آثار ملّی

ج١، تهران، انجمن آثار ملی، ١٣٥٦ش، ٩٣ص، مشمولہ تصاویر

عربی، فارسی، ترکی کتابوں کے ٣٦ نسخوں کی حروف تہجی کے اعتبار سے مخلوط فہرست ہے. ان میں سے ٣٨ نسخے ذخیرہ عبدالحسین بیات کے ہیں.

آخر میں ذخیرہ بیات اور ذخیرہ انجمن کے نسخوں کا علیحدہ علیحدہ اشاریہ ہے نیز فہرست اعلام کے تحت اشخاص، اماکن اور کتب کے ناموں کا مشترکہ اشاریہ دیا گیا ہے.

حوالہ: گنج بخش

[چہل ستون]

تہران، مدرسئہ چہل ستون مسجد جامع

دیکھیے: عمومی فہرستیں، استادی، رضا: آشنائی با چند

نسخه خطی.

[دانشکده ادبیات][1]

دانش پژوه، محمد تقی

فهرست نسخه های خطّی کتابخانه دانشکده ادبیات

تهران، دانشگاه تهران، ۱۳۳۹ش، ۶۸۲ص (ضمیمه مجله ادبیات، دانشکده ادبیات، شماره ۱ سال۸)

اسماے کتب کی تہجی ترتیب کے مطابق فارسی اور عربی نسخوں کی مخلوط فہرست ہے. ص۵۲۹ تا ۵۳۶ عکسی نسخوں کی اور ص ۵۳۹ تا ۵۴۲ متفرق اوراق کی فہرست ہے. آخر میں حسب ذیل اشاریے ہیں. ۱- رحلی تقطیع کے نسخے بحسب شمارہ ثبت. ۲- وزیری تقطیع کے نسخے، بحسب شمارثبت. ۳- ربعی و بغلی تقطیع کے نسخے بحسبِ شمارہ ثبت.۴- عکسی نسخے،۵- مصنفین. ۶- کتب. ۷- مقامات. ۸- اشخاص.

حوالہ: گنج بخش

دانش پژوه، محمد تقی

فهرست نسخه های خطی کتابخانه دانشکده ادبیات (مجموعه وقفی جناب آقای علی اصغر حکمت).

تهران، دانشکده ادبیات و علوم انسانی دانشگاه تهران،

ضمیمه سال دہم مجله ادبیات، ۱۳۳۱ش، (۲)+ ۲.۱ص.

۲۷۱ خطی اور عکسی نسخوں کی فہرست دو حصوں میں ہے. پہلے حصے میں فارسی اور ترکی کتابیں (مخلوط) اور دوسرے حصے میں عربی کتابیں. دونوں حصے کتب کے نام کی تہجی ترتیب کے مطابق ہیں. آخر میں مصنفین، اشخاص اور مقامات کے نام کا مشترکه اشاریه ہے.

حواله: اداره تحقیقات اسلامی

دانش پژوه، محمد تقی

فهرست نسخه های خطی کتابخانه دانشکده ادبیات. (مجموعه امام جمعه کرمان. اهدائی آقای احمد جوادی.)

تہران، شماره اول سال سیزدهم مجله دانشکده ادبیات، ۱۳۳۲ش، ۲۲۸+۲ص مشموله تصاویر.

حاجی سید جواد شیرازی کرمانی امام جمعه کرمان (م ۱۲۸۷ق) کے ذخیره کتب کے تقریباً ۵۰ نسخوں کی فہرست ہے. پہلے حصے میں فارسی، ارمنی، ترکی اور مجموعوں کی مخلوط فہرست ہے. مگر کتب کے نام کی تہجی ترتیب پر. دوسرے حصے میں عربی کتابوں کی تہجی ترتیب کے مطابق فہرست ہے. آخر میں اشخاص کے ناموں کا اشاریه ہے.

حواله: گنج بخش.

[دانشکدہ الہیات]

حجتی، سید محمد باقر- زیر نظر: محمد نقی دانش پژوہ

فہرست نسخہ ھای خطی و عکسی کتابخانہ و دانشکدہ الہیات و معارف اسلامی

ج۱، تہران، دانشگاہ تہران، ۱۳۴۵ش، ۱۲۲۲ص.

حوالہ: تسبیحی: ۲۱۷، منزوی ۳۲۲۶.

ج۲، تہران، دانشگاہ تہران، ۱۳۴۸ س،د+۳۲۳ص.

یہ جلد چھ حصوں پر منقسم ہے: ۱- فارسی مخطوطات. ۲- عربی مخطوطات. ۳- فارسی نسخوں کی مائیکرو فلمیں. ۴- عربی نسخوں کی فلمیں. ۵- جلد اول میں مذکور نسخوں کی ابتدائی اور اختتامی عبارات، عربی اور فارسی نسخوں کا الگ الگ تذکرہ ہوا ہے. ۶- ذخیرہ وقفی خاندان آل آقا کے فارسی مخطوطات. ہر حصے میں کتابوں کا تذکرہ الفبائی ترتیب کے مطابق ہوا ہے. آخر میں حسب ذیل اشاریے ہیں. ۱- مؤلفین. ۲- قلمی نسخوں کے شماریے. ۳- عکسی نسخوں کے شماریے. ۴- اشخاص، اماکن، کتب اور رسائل کا مشترکہ اشاریہ.

پہلی دو جلدوں میں ...۳ نسخوں کا تعارف ہے.

حوالہ:نوشاہیہ.

[دانشکدہ پزشکی]

رہ آورد، حسن.

فهرست کتب خطی کتابخانه دانشکده پزشکی تهران، دانشکده پزشکی دانشگاه تهران، ۱۳۳۳ش، ب+ ۲۷۰+ یط صفحات.

کتابوں کے نام کی تہجی ترتیب کے مطابق ۳۱۳ فارسی اور عربی نسخوں کی فہرست ہے.

حوالہ: افشار: ۳۰، تسبیحی: ۲۱۸، منزوی: ۳۲۲۶ یہی فہرست نشریہ دربارہ نسخہ ہای خطی دفتر سوم صفحہ ۶۹۷-۳۸۶ پر مکرر چھپی ہے.

[دانشکده حقوق]

دانش پژوه، محمد تقی

فهرست نسخه های خطی کتابخانه دانشکده حقوق و علوم سیاسی و اقتصادی دانشگاه تهران.

تهران، دانشگاه تهران، ۱۳۳۹ش/۱۹۶۱ء،یب+۲۰۶ص.

فارسی اور عربی کتابوں کی الگ الگ الفبائی ترتیب کے مطابق فہرست ہے. آخر میں چار اشاریے ہیں. نسخوں کی فہرست شمارہ ثبت کے مطابق، اسماے کتب متعارفہ، اسماے مصنفین، متفرق اشخاص، کتب، مقامات اور قبائل کا مشترکہ اشاریہ.

حوالہ: نوشاہیہ.

[دانشگاه- مرکزی]

دانش پژوه، محمد تقی

فهرست میکرو فیلمهای کتابخانه مرکزی

دانشگاه تهران

(ج۱)، تهران، دانشگاه تهران، ۱۳۲۸ش،
۲۳۳+۸۲. (اشاریه) ص.

دو ہزار سے زائد کتب کی مائیکرو فلموں کی فہرست اسمائے کتب (حروف تہجی) کی ترتیب پر درج ہوئی ہے. ان کتب (مخطوطات) کا تعلق ایران اور دنیا کے مختلف کتب خانوں سے ہے اور یہ عربی اور فارسی زبانوں سے متعلق ہیں. آخر میں کتب اور اشخاص کے ناموں کا الگ الگ اشاریہ ہے.

حوالہ: نوشاہیہ.

ج۲،فہرست...کتابخانہ مرکزی و مرکز اسناد دانشگاہ تہران تہران، کتابخانہ مرکزی و مرکز اسناد، ۱۳۵۳ش، ۸+۳۲۸+۵ ص.

شمارہ ۱...۳ تا ...۲ کے تحت ثبت ہونے والی فلموں کی بحسب شمارہ فہرست ہے. آخر میں مصنفین اور کتب کا الگ الگ اشاریہ ہے.

حوالہ: گنج بخش.

(ج۳)، تہران، دانشگاہ تہران، ۱۳۶۳ش، ۳۷۱ص.

یہ جلد دو حصوں میں ہے. پہلے حصے میں شمارہ ۱...۲ تا ۶۲۲۵ فلموں کی فہرست ہے جو مختلف کتب خانوں سے تیار کی گئی ہیں. ان میں کچھ اخبارات اور مجلات بھی شامل ہیں. دوسرے حصے میں ان عکسی کتابوں کی فہرست ہے جن کی فلم موجود نہیں ہے. آخر میں کتب اور مصنفین کے ناموں کا الگ الگ اشاریہ ہے.

حوالہ: نوشاہیہ.

«فہرست میکرو فیلم ها شماره ٦٣٣١ تا ٦٢٢١» باہتمام رمضان رفیع پور، مقالے کی صورت میں مجلہ «کتابداری» دفتر یازدهم، ص۱۰۲ تا ۲۱۵ میں چھپی ہے. یہ شماره کتابخانہ مرکزی و مرکز اسناد دانشگاہ تہران نے ۱۳٦٦ ش،۱۹۸۸ء میں شائع کیا تھا.

حوالہ: نوشاہیہ.

منزوی، علی نقی

فہرست کتابخانہ اہدائی آقای سید محمد مشکوة بہ کتابخانہ دانشگاہ تہران

ج۱، تہران، دانشگاہ تہران، ۱۳۳۰ش، یج+۲۷۵ص، مشمولہ تصاویر.

قرآن اور ادعیہ پر ۱۵٦ عربی اور فارسی کتب کے ۱۸۵ نسخے متعارف ہوئے ہیں. آخر میں کتب، اشخاص اور اماکن کے ناموں کا مشترکہ اشاریہ ہے.

حوالہ: ادارہ تحقیقات اسلامی.

ج۲، تہران، دانشگاہ تہران، ۱۳۳۲ش،۸+۸۹۸ص، مشمولہ تصاویر.

عربی اور فارسی میں ادبی متون (۹۷ کتب، ۱۱۰ نسخے)، ادبی علوم (٦۹ کتب، ۷۲ نسخے)، تاریخ و جغرافیا (۷۳ کتب، ۸۷ نسخے) کی الفبائی ترتیب سے فہرست ہے. آخر میں کتابوں، اشخاص اور اماکن کا مشترکہ اشاریہ ہے.

حوالہ: گنج بخش.

دانش پژوه، محمد تقی

فهرست کتابخانه اهدائی آقای سید محمد مشکوة به کتابخانه دانشگاه تهران

ج۳،جلد سوم، بخش یکم، تهران، دانشگاه تهران، ۱۳۳۲ش / ۱۹۵۳ء، بیست و نه + ص۱- ٦۹۰.

عربی اور فارسی کتب، منطق (۲۲ کتب، ۵۰ نسخے)، فلسفہ (۳٦۵ کتب، ۲٦۹ نسخے)، عرفان (۱۷۵ کتب،۱۸۹ نسخے)، کلام (۱۲۵ کتب،۱۳۹ نسخے)،اخلاق (۵٦ کتب، ٦۲ نسخے)

حوالہ: گنج بخش.

ج۲، جلد سوم، بخش دوم، تهران، دانشگاه تهران، ۱۳۳۲ش / ۱۹۵۳ء، ص٦۹۱-۵۲۰۱+ ۹۷ + ز+ ی،ص تصاویر.

تاریخ فلسفہ، طب، ریاضی، فنون عجیبہ اور علمی اوزار پر ۳۲۲ عربی و فارسی کتابوں کے ۳٦۰ نسخوں کی موضوعی فہرست ہے. آخر میں‌کتابوں کا اشاریہ ہے.

حوالہ: گنج بخش.

ج۵، جلد سوم، بخش سوم، تهران، دانشگاه تهران؛ ۱۳۳۵ش/۱۹۵٦ء، ص۱۰۵۵-۹۰۲۱، مشمولہ تصاویر اخبار، اصول فقہ اور فقہ پر ۵۰۰ عربی و فارسی کتابوں کے ٦۲۷ نسخوں کی مخلوط موضوعی فہرست ہے.

حوالہ: گنج بخش.

ج٦، جلد سوم، بخش چهارم نخستین ذیل. تهران، دانشگاه تهران، ۱۳۳۵ش/۱۹۵٦ء. ص۲۱۱۰-۲٦۰۰+۲۱۱

(اشاریہ)ص،مشمولہ تصاویر.

متفرق موضوعات پر فارسی اور عربی کتب کی فہرست ہے. مجموعی طور پر ٣١٢ کتابوں کے ٣٣٣ نسخے متعارف ہوئے ہیں. آخر میں جلد سوم کے چاروں حصوں (یعنی ج٣. ٢. ٥. ٦) میں مذکور کتب، اماکن اور رجال کے ناموں کا اشاریہ ہے. یہ اشاریہ (احمد) منزوی کا تیار کردہ ہے.

حوالہ: گنج بخش.

ج٧، جلد سوم، بخش پنجم، دومین ذیل. تہران، دانشگاہ تہران، ١٣٣٨ش/١٩٥٩ء،١. ٢٦- ٨. ٢٨+٣١ (اشاریہ)ص. بشمول تصاویر.

١٦٣ نسخوں کی فہرست ہے. آخر میں کتب، مصنفین، شمارہ ہائے مخطوطات کا الگ الگ اور ضمنی طور پر مذکور ہونے والی کتابوں، اشخاص، مقامات کے ناموں کا مشترکہ اشاریہ ہے.

حوالہ: نوشاہیہ.

فہرست کتابخانہ مرکزی دانشگاہ تہران.

ج٨، تہران، دانشگاہ تہران، ١٣٣٩ش/١٩٦١ء،نہ+ص١-٦٧. ، مشمولہ تصاویر.

شمارہ ثبت ١٣٢١- .٢١٢ کے تحت عربی اور فارسی مخطوطات کی مخلوط فہرست ہے.

حوالہ: گنج بخش.

ج٩،تہران، دانشگاہ تہران، .١٣٢ش/١٩٦١ء،ص٦١٧- ٢. ١٥ مشمولہ تصاویر.

شمارہ ۲۱۲۱ تا ۲٦۲۹ کے تحت ثبت ہونے والے عربی اور فارسی نسخوں کی شمارہ ثبت کی ترتیب کے مطابق مخلوط فہرست ہے.

حوالہ: نوشاہیہ.

ج.۱، تہران، دانشگاہ تہران، .۱۳۲ش/۱۹٦۱ء،

ص۵.۱۵-. . .ب. ۲.

شمارہ ثبت کی ترتیب کے مطابق نمبر .۲٦۳۲ تا ۳.٦۲ عربی و فارسی مخطوطات کی مخلوط فہرست ہے.

حوالہ: نوشاہیہ.

ج۱۱، تہران، ، دانشگاہ تہران، .۱۳۲ش/۱۹٦۱ء،

ص۱. .۲-۲.۲۵

شمارہ ثبت ٦۳.۳- ۳۲۹٦ کے تحت عربی اور فارسی نسخوں کی مخلوط فہرست ہے.

حوالہ: نوشاہیہ.

ج۱۲، تہران، دانشگاہ تہران .۱۳۲ش/۱۹٦۱ء،

ص۵.۲۵-۸. .۳ مشمولہ تصاویر.

شمارہ ثبت ۳۲۹۷-۱۳.۲ کے ذیل میں عربی اور فارسی نسخوں کی مخلوط فہرست ہے.

حوالہ: نوشاہیہ.

ج۱۳، تہران، دانشگاہ تہران، .۱۳۲ش۱۹٦۲ء،

ص۹. .۳-۳۵۱۲ شمارہ ثبت ۱۲.۲-۹۲۵۷ کے تحت عربی و فارسی مخطوطات کی مخلوط فہرست ہے.

حوالہ: گنج بخش.

ج۱۲ ، تہران، دانشگاہ تہران،

.۱۳۳۲ش/۱۹۶۲ء،ص۳۵۱۳-۲.۶۲ مشمولہ تصاویر.

شمارہ ثبت .۲۵۸-۲۹۲۲ کے تحت عربی و فارسی نسخوں کی مخلوط فہرست ہے.

حوالہ: نوشاہیہ.

ج۱۵ ، تہران، دانشگاہ تہران، ۱۳۲۶ش، .۲۸

(اشاریہ) ص+۲.۶۵- ۲۲۲۳.

پہلے حصے میں فہرست جلد ۸ تا ۱۵ میں متعارفہ کتب اور اُن کے مصنفین کے ناموں کا اشاریہ ہے. دوسرے حصے میں شمارہ ثبت ۲۹۲۵ تا ..۵۲ کے ذیل میں عربی اور فارسی مخطوطات کی مخلوط فہرست ہے.

حوالہ: نوشاہیہ.

ج۱۶ ، تہران، دانشگاہ تہران، اسفند ۱۳۵۷ش،

۱۲+۶۸۷ص.

شمارہ ثبت ۵۲.۱ تا ...۸ کے تحت فارسی اور عربی نسخوں کی بترتیب شمارہ فہرست ہے.

حوالہ:گنج بخش.

ج۱۷ ، تہران، دانشگاہ تہران، شہریور ۱۳۶۲ش، .۵۲ص.

شمارہ ثبت ۸..۱-...۵..۱ کے تحت فارسی اور عربی نسخوں کی بترتیب شمارہ فہرست ہے.

حوالہ: گنج بخش.

ج۱۸، تهران، دانشگاه تهران، شهریور ۱۳۶۲ش،

۲۶۹ + یازده + ۶۵۲ص.

یہ جلد ۱۶ و ۱۷ میں مذکور مصنفین و کتب کے ناموں کے اشاریے اور اہم نسخوں کے بعض صفحات کے عکسیات پر مشتمل ہے۔

حوالہ: گنج بخش.

شیروانی، محمد

فهرستواره نسخه های خطی مجموعه مشکوة اهدائی به کتابخانه مرکزی و مرکز اسناد.

تهران،کتابخانه مرکزی و مرکز اسناد،۵۳۵ شاہنشاہی/ ۱۳۷۷ ھ ق، ۳۳۸ص.

ذخیرہ محمد مشکوة کے مخطوطات کی توضیحی فہرست سات جلدوں چھپی تھی. ان جلدوں کی بنیاد پر اس کے تین اشاریے زیر بحث فہرست میں شامل ہیں. ۱- شمارہ ثبت کی ترتیب کے مطابق کتابوں کے نام (شمارہ ۱ تا ۱۳۲). ۲- کتابوں کے نام الفبائی ترتیب کے مطابق. ۳- مصنفین کے نام الضبائی ترتیب کے مطابق مع اسمائے تصانیف.

حوالہ: گنج بخش.

[سپہسالار]

سپہ سالار

(موجودہ نام «مدرسہ آیت الله مرتضی مطہری»)

ابن یوسف شیرازی (ضیاء الدین حدائق). و- عبدالحسین امین

عراقی- و- محمد جعفر واحد- سید حسن نور بخش

فهرست کتابخانہ مدرسہ عالی سپہسالار.

ج۱، طهران، ازسال ۱۳۱۳ تا ۱۳۱۵ در مطبعه مجلس، بامروز یر فرہنگ علی اصغر حکمت، یب+ ۷۰۰ ص. مشمولہ تصاویر.

مصاحف، ادعیه واذکار، تفاسیر، علوم قرآنی، اخبار و احادیث و شروح، فقه اور اصول فقه پر موضوعی ترتیب سے ۳۰۰ عربی اور فارسی کتابوں کے ۷۲۶ نسخوں کی الفبائی فہرست ہے آخر میں حسبِ ذیل اشارے ہیں. اشخاص، کتب متفرقه، اماکن، کتب متعارفه.

حواله: اداره تحقیقات اسلامی

ج۲، تہران، چانچانہ مجلس، از خرداد ۱۳۱٦ تا دی ماه ۱۳۱۸ش/ق، ۷۹۱ص.

خطب و منشآت، لغات و فرہنگ، صرف و نحو، معانی و بیان و بدیع، عروض و قافیه، اشعار و تذکره، دیوان پر ۲۹۵ فارسی، عربی اور ترکی کتابوں کے ۵۲۹ نسخوں کی الفبائی ترتیب پر مخلوط موضوعی فہرست ہے. آخر میں اماکن، کتب متفرقه، اشخاص اور کتب متعارفه کے ناموں کا جدا جدا اشاریہ ہے.

حواله: اداره تحقیقات اسلامی.

محمد تقی دانش پژوه-و-علی نقی منزوی.

ج۳، تہران، انجمن علوم انسانی، ۱۳۴۰ش،۵۲٦ص.

کتابوں کے نام کی تہجی ترتیب پر ہے

حوالہ: منزوی: ۳۲۲۹.

ج۲. وہی ناشر، ۱۳۲۶ش، ۵۶۰.ص/

وہی ترتیب.

حوالہ: ایضاً.

ج۵. ۱۳۵۶ش/۱۹۷۷ء میں شائع ہوئی.

[سلطنتی]

آتاباى، بدرى

فهرست آلبومهای کتابخانه سلطنتی

تہران، ۱۳۵۷ش، ۲۳۸ص، ۲۳۶ تصاویر.

تصاویر اور مرقعات کی توضیحی فہرست ہے.

حوالہ: تسبیحی:۲۱۹.

آتاباى، بدرى

فهرست تاریخ- سفرنامه-سیاحت نامه- روزنامه و جغرافیای خطی کتابخانه سلطنتی.

تہران، ۲۵۳۶ شاہنشاہی/۱۳۹۷ھ ق، ۶۹+۵۹۷ص+ رنگین تصاویر.

مذکورہ موضوعات پر الگ الگ حصوں میں ۳۰۱ فارسی نسخوں کی فہرست ہے. آخر میں آٹھ علیحدہ علیحدہ اشاریے ہیں. مہروں کے سجع، کاتبان، مصنفین، مترجمین، تذہیب کنندگان، جلد سازان، ایرانی اور ہندوستانی مصور، ہندوستانی طراحان.

حوالہ: گنج بخش.

آتاباى، بدرى

فهرست ديوان هاى خطى كتابخانه سلطنتى (تهران)

ج۱، تہران، اردیبہشت۲۵۳۵

شاہنشاہی ۱۳۹۶ق، ۲۲+۲۲۷+۹ص+ رنگین تصاویر.

شعرا کے تخلص کی رعایت سے «آذری» تا «صبا» ان کی منظوم فارسی تصانیف کے نسخوں کی فہرست ہے. مجموعی طور پر ۲۹۶ نسخوں کا ذکر ہوا ہے. آخر میں مہروں کے سجع، مصوروں، تہذیب کاروں، کاتبوں اور جلد سازوں کے ناموں کا علیحدہ علیحدہ اشاریہ ہے.

حوالہ: گنج بخش.

ج۲، فہرست دیوان... سلطنتی و کتاب ہزار و یکشب، تہران، ۲۵۳۵ شاہنشاہی/۱۳۹۶ھ ق، ۱۷+ ص۲۵۷- ۱۳۹۳+ رنگین تصاویر.

تخلص «صباحی» تا «یحیی لاہیجی»- مسلسل شمارہ ۲۹۷ تا ۵۵۲- فارسی نسخے. شمارہ ۵۵۵ تا ۵۵۶ ہزار و یک کے دو نسخوں کے بارے میں توضیح ہے آخر میں شہروں کے القاب، مہروں کے سجع، کاتبوں، نقاشوں، تذہیب کاروں، جلد سازوں کے ناموں کا علیحدہ علیحدہ اشاریے ہیں.

حوالہ: گنج بخش.

آتاباى، بدرى

فهرست قرآنهاى خطى كتابخانه سلطنتى

تہران، مرداد ۱۳۵۱ ش، ک+۲۹۳ص+ رنگین اور سیاہ و سفید تصاویر

قرآن کریم کے ۲۲۲ نسخوں کی توضیحی فہرست ہے. ابتدا میں کاتبوں اور تذہیب کاروں کے ناموں کا الگ الگ اشاریہ ہے.

حوالہ: گنج بخش.

آتابای، بدری

فہرست کتب دینی و مذہبی خطی کتابخانہ سلطنتی (تہران)

تہران، ب ن، دیماہ ۱۳۵۲ش، ۱۸+۵.۱۱ص+تصاویر.

تفاسیر، ادعیہ، زیارات، مناجات پر ۵.۲ عربی و فارسی نسخوں کی توضیحی فہرست ہے. یہ فہرست الفبائی ترتیب کے مطابق ہے شروع میں متعارفہ کتابوں کے ناموں کا اور آخر میں کاتبوں کے ناموں کا اشاریہ ہے.

حوالہ: گنج بخش.

آتابای، بدری

فہرست مرقعات کتابخانہ سلطنتی

تہران، ۱۳۵۳ش، ۲۲+۸.۲ص.

مخطوطات، ۱.. مرقعات و تصاویر اور قدرتی مناظر کی تصاویر کی فہرست ہے. ۱۲۵ کاتبوں اور ان کے حالات پر روشنی بھی ڈالی گئی ہے

حوالہ: تسبیحی: ۲۲.

بیانی، مهدی

فهرست نا تمام: تعدادی از کتب کتابخانه سلطنتی

تهران، ۱۳۲۹ش، مقدمه بقلم بدری آتابای، ۷۶ص.

۵۲ ادبی مخطوطات کی تاریخی ترتیب (از فردوسی تا ناصر الدین شاه) کے مطابق فہرست ہے

حواله: تسبیحی: ۲۲، منزوی: ۳۲۲۹.

بیانی، مهدی.

فهرست نمونه خطوط خوش کتابخانه شاهنشاهی ایران که به نمایش گذاشته شده است.

تهران، وزارت فرهنگ، ۱۳۲۹ش، ۸+۳۵۹ص.

۱۲۸ خوش خط قلمی نسخوں کی فہرست ہے.

حواله: افشار: ۲۹، تسبیحی: ۲۱۲.

بیانی، مهدی (مقدمه نویس)

راهنمای نمایشگاه خطوط خوش کتابخانه سلطنتی

تهران، ۱۳۳۹ ھ، ۲۵ص.

خوبصورت خط کے اعتبار سے ۵۶ ممتاز عربی اور فارسی نسخوں کی مختصر فہرست ہے.

حواله: گنج بخش.

[مجلس- سنا][1]

دانش پژوه، محمد تقی- و- بهاءالدین علمی انواری

فہرست کتابہای خطی کتابخانہ مجلس سنا

ج۱، تہران، (۲۵۳۵ شاہنشاہی)، ۱۱۶+۲۱۱ص+تصاویر.

شمارہ ثبت ۱-۶۵۰ کی ترتیب کے مطابق عربی اور فارسی مخطوطات کی فہرست ہے. آخر میں حسبِ ذیل اشاریے ہیں: کتب و رسائل، مصنفین، کاتبان، موضوعات، اماکن.

حوالہ: گنج بخش.

ج۲. فہرست کتب خطی کتابخانہ مجلس شورای اسلامی شمارہ۲ (سنای سابق)،

تہران، کتابخانہ مجلس شورائی اسلامی، ۱۳۵۹ش، ۴+۵۲۰ص.

شمارہ ثبت ۶۵۱-۱۵۱۸ کی ترتیب کے مطابق فارسی، عربی،ترکی نسخوں کی فہرست ہے. آخر میں جلد دوم کے لیے علیحدہ علیحدہ اشاریے ہیں. جلد دوم کے لیے یہ تین اشاریے: ۱- کتب متعارفہ.۲- مؤلفین.۳- اشخاص، کاتبوں، نسخوں پر یادداشت لکھنے والوں، مہروں، بیاضوں میں مذکور ہونے والے اشخاص، رسائل اور اماکن کا مشترکہ اشاریہ. پہلی جلد کے لیے حسب ذیل پانچ اشاریے ہیں. ۱-کتب متعارفہ، ۲- مصنفین.۳- کاتبان.۴- اشخاص. ۵- اماکن.

حوالہ: گنج بخش.

ج۲. فهرست کتب خطی کتابخانہ مجنس شورای اسلامی

شمارہ۲ (سنای سابق)،

تہران، کتابخانہ مجلس شورائی اسلامی، ۱۳۵۹ش،

۴+ ۵۲۰ص.

شمارہ ثبت ۶۵۱-۱۵۱۸ کی ترتیب کے مطابق فارسی، عربی،ترکی نسخوں کی فہرست ہے. آخر میں جلد دوم کے لیے علیحدہ علیحدہ اشاریے ہیں. جلد دوم کے لیے یہ تین اشاریے: ۱- کتب متعارفہ.۲- مؤلفین.۳- اشخاص، کاتبوں، نسخوں پر یادداشت لکھنے والوں، مہروں، بیاضوں میں مذکور ہونے والے اشخاص، رسائل اور اماکن کا مشترکہ اشاریہ. پہلی جلد کے لیے حسب ذیل پانچ اشاریے ہیں. ۱-کتب متعارفہ، ۲- مصنفین.۳- کاتبان.۴- اشخاص. ۵- اماکن.

حوالہ: گنج بخش.

نیز دیکھیے: عمومی فہرستیں، دانش پژوہ «نسخہ ھای خطی» ۱۹/۲ ۷-۲۵۷.

[مجلس-شوری']

اعتصامی، یوسف (اعتصام الملک)

فہرست کتابخانہ مجلس شورای ملی ایران

ج۱، تہران، ۱۳۰۵ش/۱۳۲۲ق، ھ+۳۶۲ص.

مطبوعہ اور ۲۱۶ مخطوطات (عربی،فارسی) کی تہجی ترتیب کے مطابق فہرست ہے.

حوالہ: افشار: ۲۷، تسبیحی: ۲۲۱، منزوی: ۳۲۲۹.

ج۲، تہران، ۱۳۱۱ش، ۲+۵۳۹ص.

جلد اول میں متعارف ہونے والے ۲۱۶ خطی نسخوں کے علاوہ، دوسری جلد میں مزید ۸۸۷ عربی اور فارسی قلمی نسخوں کی موضوعی فہرست ہے. موضوعات حسب ذیل ہیں: حدیث، اخلاق، ادبیات، دعا، تاریخ، تفسیر، جغرافیا، حکایات، حکمت، دیوان، تذکرہ، ردود، ریاضی و نجوم، سفرنامہ، سیر، صرف و نحو و معانی و بیان و بدیع، صناعات، طب، عرفان، فقہ، متفرق کتب، کلام، فرہنگ نامہ، مجموعے، مرقعات، قرآن، حیوانیات.

حوالہ: وہی.

ابن یوسف شیرازی

فہرست کتابخانہ مجلس شورای ملی

ج۳، تہران، کتابخانہ مجلس....، ۱۳۱۸-۱۳۲۰ش، ۸۱۲ ص.

موضوعی ترتیب کے مطابق (تفسیر، دعا، حدیث، فقہ، لُغت، بدیع و عروض و قافیہ و نحو و صرف و معما، شعر و تذکرہ و دیوان) ۱۲۰۶ فارسی مخطوطات کی فہرست ہے.

حوالہ: افشار: ۲۷، منزوی: ۳۲۲۹.

حائری، عبدالحسین.

ج۳، چاپ دوم، تألیف ابن یوسف شیرازی (ضیاء الدین حدائق)، تہیہ چاپ مجدد با اصلاح و

تکمیل و تحقیق (و اضافه بخش ۲و۳)ازعبدالحسین حائری، تهران،مهرماه ۱۳۵۳ش،۱۸+ ۸۲۷ ص.

فارسی کتابوں کی موضوعی فہرست ہے. پہلے حصے میں موضوعات کی ترتیب اس طرح ہے. تفاسیر و کتابهای راجع به قرآن، ادعیه واذکار، احادیث و اخبار، فقه و اصول فقه، فرهنگ ها و کتب لُغت، بدیع و عروض و قافیه و نحو و صرف و معما و لُغت، اشعار و تذکره ها و دیوانها- ہر حصے میں کتب اپنے نام کی تہجی ترتیب کے مطابق متعارف ہوئی ہیں.ص۵۱۳ تا ۵۷۷ ضمیمه دوم و ۵۷۹ تا ٦۲۱ ضمیمه سوم ہے.

آخر میں حسبِ ذیل اشاریے ہیں:۱- حُصه اول میں متارفه کتب -۲- حصّہ اول کے مصنفین -۳- حصّہ دوم میں متعارفه کتب -۴- دوسرے اور تیسرے حصّے میں مذکور کتب اور اشخاص کے ناموں کا مشترکه اشاریه.

حواله: گنج بخش

ج ۲، تهران، ۱۳۳۵ش، ز+۲۷۹ص.

عربی کتابوں کی موضوعی فہرست ہے. ہر موضوع میں کتابیں اپنے نام کی تہجی ترتیب کے مطابق مذکور ہوئی ہیں. موضوعات کی ترتیب یہ ہے: قرآن سے متعلق، خطب و کلمات قصار، ادعیه واذکار، احادیث واخبار، اخلاق و مواعظ، فقه، اصول فقه، کلام و اصول اعتقاد، فلسفه و عرفان و سلوک، منطق، هیئت و نجوم و ریاضیات، طب و حیات، فرهنگ و لغات، تاریخ و سیرت و رجال، نحو و صرف و معانی و بیان و بدیع، شعروادبیات، مناظره و آداب

بحث، متفرقه.

آخر میں متعارفه کتب، متفرقه کتب، اشخاص کے ناموں کا الگ الگ اشاریہ ہے.

حواله: گنج بخش

ج ۵، تهران، کتابخانه، ۱۳۴۵ش/۱۹۶۵ء، ۳+۶۱۲ ص. مشموله تصاویر.

فارسی اور عربی کتابوں کی موضوع وار، کتب کے نام پر مخلوط فہرست ہے. پہلے حصے میں کلام و اصول، عقاید و مسایل کلامی اور دوسرے حصے میں فلسفه و منطق کی کتابیں ہیں.

آخر میں تین اشاریے ہیں: ۱- متعارفه نسخے بحسب شماره ثبت (۱۶۸۵ - ۲۰۰۰). ۲. متعارفه نسخے بترتیب حروف تہجی. ۳. اشخاص، مقامات، انساب و قبائل و کتب کے ناموں کی مشترکه فہرست.

حواله: گنج بخش.

نفیسی، سعید

ج۶، تهران، کتابخانه، ۱۳۲۲ش، ۳۳۱ص.

فارسی کتابوں کی موضوعی فہرست ہے. ہر موضوع میں کتابیں حروف تہجی کے اعتبار سے مذکور ہوئی ہیں. موضوعات کی ترتیب اس طرح ہے: قرآن، قرآنی علوم، خطب و کلمات قصار، ادعیه و عبادات، احادیث واخبار، فقه و اصول فقه، کلام اصول عقاید و ملل و نحل و ردود، حکمت و فلسفه، منطق، تصوف و تاریخ تصوف، ریاضی و حساب و هندسه و نجوم و هیئت واحکام، علوم غریبه،

طبیعیات، ادبیات، ادبیات میں تاریخ و سیر کو بھی شامل کیا گیا ہے ، سفر نامہ. آخر میں حسب ذیل اشاریے ہیں: ۱- نسخے بحسب شمارہ (۱. .۲- ۲۳۱۶). ۲، متعارفہ نسخے بہ ترتیب تہجی. ۳- ضمنی طور پر مذکور ہونے والی کتابیں. ۴ - اشخاص.۵- مقامات. ۶- قبائل و سلاسل.

حوالہ: گنج بخش

حائری، عبدالحسین

ج۷، (مجموعہ اهدائی امام جمعہ خویی) ،تہران، کتابخانہ، ۱۳۲۶ش/۱۹۶۷ء، ۶۲۳ص،. مشمولہ تصاویر.

فارسی اور عربی (اور ترکی) کتابوں کی بہ ترتیب تہجی فہرست ہے. آخر میں حسب ذیل اشاریے ہیں:۱- کتب بہ ترتیب شمارہ ثبت (۱ - .۲۶)، ۲ - کتب متعارفہ بہ ترتیب الفبائی.۳- فارسی اور ترکی کتابوں کی الفبائی فہرست.۴- متعارفہ عربی کتابوں کی الفبائی فہرست. ۵- موضوعی فہرست. ۶- اشخاص، مقامات، انساب و کتب کی مشترکہ فہرست.

حوالہ: گنج بخش

راستکار، فخری

ج ۸، تہران، کتابخانہ، ۱۳۴۷ش، ۵۶۴ص. مشمولہ تصاویر.

منظوم فارسی کتابوں کی تہجی تریبب کے مطابق فہرست

ہے، مسلسل شمارہ ۲۳۱۷ - ۲۷۰۰ مگر اس میں مجموعے بھی شامل ہیں. آخر میں حسب ذیل دو اشاریے ہیں. ۱ - متعارفہ کتب. ۲ - اشخاص.

حوالہ: گنج بخش

حائری، عبدالحسین

ج۹/ ۱، تہران، انتشارات کتابخانہ، ۱۳۳۶ش / ۱۹۶۸ء، ۳۵ + ۲۱ ص.

شمارہ ثبت ۲۷۰۱ تا ۲۷۸۰ کی ترتیب کے مطابق عربی اور فارسی مخطوطات کی مخلوط فہرست ہے، صفحہ ۲۳۳ تا ۲۵۰ شمارہ ۱۶۹۰ تا ۱۸۲۵ کے تحت ثبت ہونے والے نسخوں کا ذکر ہے. یہ نسخے پہلے جلد ۵ میں متعارف ہوئے تھے مگر وہاں شمارہ ثبت صحیح نہیں چھپا تھا. موجودہ جلد میں تصحیح کے بعد وہ حصہ دوبارہ شائع کیا گیا ہے. آخر میں اسماے کتب کا اشاریہ ہے.

حوالہ: نوشاہیہ.

ج۹/ ۲، تہران، انتشارات کتابخانہ، ۱۳۲۷ش/۱۹۶۸ء، ۲۵۱ - ۹۵۹ص. شمارہ ۱۸۲۵ تا ۲۰۰۰ کے تحت ثبت ہونے والے عربی اور فارسی نسخوں کی شمارے کی ترتیب کے مطابق مخلوط فہرست ہے. آخر میں اسماے کتب متعارفہ کا علیحدہ اور اشخاص، ضمنی طور پر مذکور ہونے والی کتب، مقامات و قبائل کا مشترکہ اشاریہ ہے.

حوالہ: نوشاہیہ.

ج۱/۱۰، شریک مصنف: علامہ اوحدی و سید ابراہیم

دیباجی،

تہران، انتشارات کتابخانہ، ۱۳۴۷ش/۱۹۶۸ء، ۵۵۵ص.

شمارہ ۲۷۸۱ تا ۳۰۵۹ ثبت ہونے والے عربی اور فارسی نسخوں کی مخلوط فہرست ہے. بیشتر نسخوں کا تعلق ذخیرہ ملک الشعراء بہار سے ہے. آخر میں اسماے کتب کا اشاریہ ہے.

حوالہ: نوشاہیہ.

ج. ۲/۱، تہران، کتابخانہ، ۱۳۴۷ش/۱۹۶۸ء، ۵۵۶ - ۱۰۷۷ص.

شمارہ ۳۰۶۰ تا ۳۳۲۲ فارسی، عربی نسخوں کی مخلوط فہرست ہے. آخر میں اسماے کتب کا اشاریہ ہے.

حوالہ: نوشاہیہ

ج. ۳/۱، تہران، کتابخانہ، ۱۳۴۸ش/۱۹۶۹ء، ۱۰۸۱ - ۱۶۷۵ص.

شمارہ ۳۳۲۳ تا ۳۷۰۵ ثبت ہونے والے فارسی، عربی، ترکی مخطوطات کی مخلوط فہرست ہے. آخر میں کتابوں کا اشاریہ ہے.

حوالہ: نوشاہیہ

ج ۲/۱، تہران، کتابخانہ، ۱۳۵۲ش/۱۹۷۳ء، ۱۶۷۷ - ۲۲۳۰.

شمارہ ۳۷۰۶ تا ۲۰۰۰ ثبت ہونے والے فارسی، عربی، ترکی نسخوں کی مخلوط فہرست ہے. یہ ذخیرہ تنکابنی کے نسخے ہیں.

حوالہ: نوشاہیہ

زیر نظر، افشار-و- محمد تقی دانش پژوہ -و- علی نقی منزوی.

تحریر و چاپ و فہرست توسط احمد منزوی

ج ۱۱، تہران، ۱۳۳۵ش، ۲۶۱ ص، مشمولہ تصاویر.

شمارہ ۲۰.۱ - ۲۳.۵ کے تحت ثبت ہونے والے فارسی اور عربی نسخوں کی اسی شمارے کی ترتیب کے مطابق فہرست ہے. آخر میں متعارفہ کتب اور اُن کے مصنفین کے نام کا علیحدہ علیحدہ اشاریہ ہے.

حوالہ: گنج بخش

ج ۱۲، تہران، کتابخانہ، ۱۳۳۶ش، ۲۹۳ ص. مشمولہ تصاویر.

شمارہ ۲۳.۵ - ۲۶.۷ کے تحت ثبت ہونے والے فارسی اور عربی نسخوں کی فہرست. بمطابق ج ۱۱، وہی دو اشاریے.

حوالہ: گنج بخش.

ج ۱۳، تہران، کتابخانہ، ۱۳۳۶ش، ۲۳۸ص، مشمولہ تصاویر.

شمارہ ۲۶.۸ - ۲۸.۷. فارسی و عربی کتب، بمطابق ج ۱۱، وہی دو اشاریے.

حوالہ: گنج بخش.

ج ۱۴، تہران، کتابخانہ، ۱۳۳۷ش، ۲۶۷ص، مشمولہ تصاویر.

شماره ۱۸۲۷ - ۵.۳۲ فارسی و عربی کتب، بمطابق ج ۱۱، وہی دو اشاریے.

حواله: گنج بخش.

ج ۱۵، تہران، کتابخانه، ۱۳۲۷ش، ۳۸۷ص.

شماره ۵.۳۵ - ۵۱۸۲. فارسی و عربی کتب، بمطابق ج ۱۱، وہی دو اشاریے.

حواله: گنج بخش.

ج ۱۶، تہران، کتابخانه، ۱۳۲۸ش، ۲۷۶ص.

شماره ۵۱۸۳ - .۵۵۲ - فارسی و عربی کتب، بمطابق ج ۱۱، وہی دو اشاریے.

حواله: گنج بخش.

ج ۱۷، تہران، کتابخانه، ۱۳۲۸ش/۱۹۶۹ء، ۲۲۴ص.

شماره ۵۵۲۱ - ...٦ فارسی، عربی، ترکی کتب، به ترتیب شماره. آخر میں متعارفه کتب و رسائل کا اشاریه ہے. اس اشاریے کے مطابق متعارفه کتب کی تعداد ۲۳۷ ہے.

حواله: گنج بخش.

راستکار، فخری

ج ۱۸، فهرست کتابخانه مجلس شورای ملّی، کتب اهدائی رهی معیری. شرح حال و نقد شعر رهی از: تقی تفضلی.

تہران، کتابخانه، ۱۳۲۸ش،بیست وسه+ .۱٦ص+ تصاویر.

ذخیره رہی معیری کے ۲۳ فارسی قلمی نسخوں (ص۱ -

۳۳) اور مطبوعہ کتابوں کی حروف تہجی کی ترتیب پر فہرست ہے.

حوالہ: گنج بخش.

ج ۱۹، تہران، کتابخانہ، ۱۳۵۰ش/۱۹۷۲ء، ٦٢٦ص.

شمارہ ٦٠٠١ - ٦٢١٠. فارسی، عربی، ترکی کتب، بہ ترتیب شمارہ. آخر میں متعارفہ کتب اور مصنفین کے ناموں کا الگ الگ اشاریہ ہے.

حوالہ: گنج بخش.

ج ۲۰- زیر طبع.

ج ۲۱، تہران، کتابخانہ، ۲۵۳۷ شاہنشاہی، ۲٦۹ص.

«فہرست نسخ خطی مجموعہ اہدائی ناصر الدولہ مجید فیروز».

تقریباً ۳٦۸ فارسی و عربی نسخوں کی بہ ترتیب تہجی فہرست ہے. آخر میں کتب متعارفہ، کتب متفرقہ اور مؤلفین و اشخاص کے الگ الگ تین اشاریے ہیں.

حوالہ: گنج بخش.

[مطہری ، سپہسلار]

[معارف ، ملّی]

[ملک]

افشار، ایرج - و- محمد تقی دانش پژوہ (زیر نظر) با ہمکاری محمد باقر حجتی و احمدی

منزوی

فهرست کتابهای خطی کتابخانه ملی ملک

ج ۱، کتابهای عربی و ترکی، تهران، ۱۳۵۲ش. ۸۱۱ + ۱۸ص + تصاویر.

عربی اور ترکی مخطوطات کی علیحدہ علیحدہ الفبائی ترتیب کے مطابق فہرست ہے.

حوالہ: گنج بخش.

ج ۲، فہرست کتابهای خطی کتابخانه ملّی ملک وابسته به آستان قدس رضوی تهران، کتابهای فارسی از آداب جنگ تا ذخیره خوارزمشاہی،

تهران، ۱۳۵۲ش، ۵ + ۲۹۹ ص.

فارسی کتابوں کی به ترتیب حروف تہجی فہرست ہے.

حوالہ: گنج بخش.

ج ۳، بخش اول، کتابهای فارسی، تهران (مشهد)، آستان قدس، ۱۳۶۱ش. ص۱.۲ - ۶۵۶.

حرف« ر تا ک ». فارسی کتب کی فہرست.

حوالہ: نوشاہیہ.

ج ۵، «مجموعه ۲ و جنگ ۲»

(مشهد)،آستان قدس، (۱۳۶۳ش)، ۲۹۵ص.

۱ تا ۵۵۰ مسلسل شمارہ کے تحت مجموعہ ہائے رسائل اور بیاضوں کی فہرست ہے.

حوالہ: نوشاہیہ.

شهوستانی، سید صالح

نسخه های خطی؛ مؤلفات شیخ طوسی درکتابخانه ملک

تهران، ۱۳۲۸ش.

حواله: تسبیحی: ۲۲۲

(مؤلف کا نام درج نہیں ہے)

فهرست نسخ خطی آثار شیخ الرئیس ابوعلی سینا موجود درکتابخانه ملی ملک موقوفه آستان قدس رضوی که به نمایش گذاشته شده و مشتمل است بر یکصد وپنج رساله مکرردر هفتاد و دومجلد

تهران، ۱۳۳۳ش، ۲ص.

حواله: تسبیحی: ۲۲۲.

[ملی]

جواهر کلام، عبدالعزیز

فهرست کتب خطی کتابخانه عمومی معارف *

ج ۱، تهران، کتابخانهء عمومی معارف، ۱۳۱۳ش، ۲۲۱ص.

ج ۲، تهران، ۱۳۱۲ش، ۸ + ۲۲۸ص.

* موجوده نام کتابخانه ملی ہے.

اور کتب کے ناموں کے علیحدہ علیحدہ اشاریے.

دونوں جلدوں میں فارسی اور عربی کے ۳۲۸ خطی اور عکسی نسخوں کی موضوعی فہرست ہے۔

حوالہ: تسبیحی، ۲۵ - ۲۲٦، منزوی: ۳۲۳۱، افشار: ۳.

انوار، سیّد عبداللہ

فہرست نسخ خطّی کتابخانہ ملّی

ج ۱، تہران، وزارت فرہنگ وہنر، ۱۳۲۳ش ،٥٢٦ص.

شمارہ ثبت ۱ - . .٥٠ کی ترتیب کے مطابق فارسی کتابوں کی فہرست.

ج ۲، تہران، وزارت فرہنگ وہنر، ۱۳۲۷ش/۱۹٦۸ء، ٥۹۹ص.

شمارہ ثبت ٥٠١ - . . .۱ کی ترتیب کے مطابق فارسی کتابوں کی فہرست.

حوالہ: گنج بخش.

ج ۳،تہران،وزارت فرہنگ وہنر،۱۳٥۱ش/۱۹۷۲ء،٥۸٦ص.

شمارہ ثبت ۱.۱ - . .۱٥، فارسی کتب. آخر میں اشخاص

حوالہ: نوشاہیہ.

ج ۲، تہران، ادارہ کل کتابخانہ ہا ۲، ۱۳٥۲ش/ ۱۹۷۳ء، ٥۲۸ص.

شمارہ ثبت ۱٥.۱ - . . .۲، فارسی کتب، آخر میں اشخاص اور کتب کے ناموں کے الگ الگ اشاریے.

حوالہ: نوشاہیہ.

ج٥، تہران، شمارہ ثبت ۲.۱ - . .۲٥، فارسی کتب.

ج ٦ ، تہران، کتابخانہ ملی، ۱۳۵۲ش/ ۱۹۷۶ء، ۹۱۹ص.

شمارہ ثبت ۲۵.۱ - ۳.۶۳، فارسی کتب. آخر میں اشخاص اور کتب کے ناموں کا الگ الگ اشاریہ ہے.

حوالہ: نوشاہیہ

ج ۷، تہران، ادارہ کل کتابخانہ، 2536 شاہنشاہی/ ۱۹۷۷ء، (۱۰+) ۲۵۰ص.

شمارہ ۱ - ۵.۰ ، عربی کتب. آخر میں کتب اور اشخاص کے ناموں کے الگ الگ اشاریے.

حوالہ: نوشاہیہ.

ج ۸، تہران، کتابخانہ، ملی، 2536 شاہنشاہی/۱۹۷۸ء، ۵۳۲ص.

شمارہ ثبت ۵.۱ - ۱۰.۰، عربی کتب. آخر میں اسماے کتب و اشخاص کے الگ الگ اشاریے.

حوالہ: نوشاہیہ.

ج ۹، تہران، کتابخانہ ملی، ۱۳۵۷ش/۱۹۷۹ء، د + ۵۹۵ص.

شمارہ ثبت ۱۰.۱ - ۱۵.۰، عربی کتب، آخر میں کتابوں اور اشخاص کے ناموں کے الگ الگ اشاریے.

حوالہ: گنج بخش.

ج ۱۰، تہران، کتابخانہ ملی، ۱۳۵۸ش/۱۹۷۹ء، ر + ۳۶۷ص.

شمارہ ثبت ۱۵.۱ - ۱۹۷۵ عربی کتب و ضمیمہ از ف

۳.٦٢ تا ف ۳.۸۳ فارسی کتب. عربی کتب اور ان کے مصنفین کا الگ الگ اشاریہ موجود ہے.

حوالہ: گنج بخش.

بیانی، مہدی

فہرست نمایشگاہ خطوط خوش نستعلیق کتابخانہ ملی

تہران، کتابفروشی علی اکبر علمی و شرکا، ۱۳۲۸ش، ٦۷ص، مشمولہ تصاویر.

کتابخانہ ملی تہران میں موجود ۸۱ قطعات، مرقعات، صفحات اور خوش خط نستعلیق کتابوں کی مجمل فہرست اور ان کے کاتبوں کے حالات ہیں. آخر میں اسماے رجال کا اشاریہ ہے.

حوالہ: گنج بخش.

[موزہ ہمایونی]

عیسی خان، میرزا

فہرست کتابخانہ موزہ ہمایونی

۱۳.۱ھ ق میں تصنیف ہوئی. عربی، فارسی اور فرانسیسی کتب کے مطبوعہ اور قلمی نسخوں کی فہرست ہے. اس فہرست کا مسودہ کتابخانہ ملی تہران میں موجود ہے، ۳۰ص.

حوالہ: ذریعہ ١٦: ۳۹۰، ۳۹٦

[نفیسی]

افشار، ایرج

کتابخانه سعید نفیسی و نسخه های خطی او

تهران، ۱۳۵۱ش، ۳۸ص.

حواله: تسبیحی: ۲۲۷.

[نور بخش]

دیباجی، ابراہیم

فهرست نسخه های خطی کتابخانه نوربخش خانقاه نعمت اللهی ج ۱، تهران، خانقاه نعمت اللهی، ۱۳۵۲ش.

پہلی جلد، دوسری جلد سے بعد چھپی ہے. بظاہر اس میں شمارہ ثبت ۱ تا ۲۵۰ فارسی، عربی، ترکی، نسخوں کی فہرست ہے. یہ میرا ذاتی قیاس ہے. دیکھیے ج ۲.

حواله: تسبیحی: ۲۲۲، منزوی: ۳۲۲۶

ج۲، تهران، خانقاه نعمت اللهی، ۱۳۵۰ش، ۲۹۶ص.

شماره ثبت ۲۵۱ تا ۶۱۰ کی ترتیب سے عربی، فارسی، ترکی نسخوں کی فہرست ہے.

حواله: تسبیحی، ۲۲۲، منزوی: ۳۲۲۷

رشت

[نشر فرہنگ]

رشت، جمیعت نشر فرہنگ

دیکھیے: عمومی فہرستیں، روشن، محمد: فہرست نسخه های عربی خطی کتابخانه های زشت وهمدان

شیراز

[شاہچراغ]

بہروزی، علی نقی

فہرست کتب خطی کتابخانه شاهچراغ

ج ۱، شیراز .۱۳٦،ش ۳۳۷ص.

قرآن، تفسیر، ادعیه اور دینی کتب (عربی و فارسی) کے نسخوں کی موضوعی فہرست ہے.

حواله: آینده ۷ /۷: ۵۲۲.

ج ۲، شیراز، کتابخانه شاهچراغ، .۱۳٦ش، ۲٦۸ص.

موضوعات: فقه، اصول، کلام، اخبار، ادعیه، عرفان، منطق، فلسفه، طب.

حواله: نشر دانش ۳/۳: ۱.٦

[شعاعیه]

(مؤلف کا نام درج نہیں ہے)

فهرست کتابخانه مدرسه شعاعیه

۳۹۷ قلمی اور مطبوعه کتابوں کی فهرست ہے. یه کتابیں حاج مخبرالسلطنه مهدی قلی خان ہدایت نے کتابخانه مدرسه شعاعیه، شیراز کو ذیقعد ۱۳۳۲ھ میں ہدیۂ دی تھیں. یه فهرست غیر مطبوعه ہے.

حواله: ذریعه ۱۶: ۳۸۹.

[ملّی]

بهروزی، علی نقی۔ و۔ محمد صادق فقیری

فهرست کتب خطی کتابخانه فارس

ج ۱، شیراز، انجمن کتابخانه عمومی، ۱۳۵۱ش، ۲۱۲

شکاره ۱ - ۲۰۰ کے تحت ثبت ہونے والے نسخوں کی شماروں کی ترتیب کے مطابق فهرست ہے.

ج۲، وہی ناشر، ۱۳۵۱ش، ۲۰۰ص.

شماره ۲۰۱ تا ۸۰۷ نسخوں کی فهرست ہے.

حواله: منزوی: ۲۷۲۲.

قم

[آستانه معصومه]

دانش پژوه، محمد تقی

فهرست نسخ خطی کتابخانه آستانه مقدسه قم

قم، کتابخانه آستانه مقدسه، ۱۳۵۵ش، ۲۳۲ص.

حواله: تسبیحی: ۲۲۲.

دانش پژوه، محمد تقی

فهرست کتابهای خطی آستانه معصومه قم

تهران، ۱۳۵۰ش، ۳۰۰ص.

پہلے قرآن کے نسخوں، پھر فارسی اور عربی کتابوں کی بہ ترتیب حروف تہجی اور آخر میں مجموعوں کی فہرست ہے.

حواله: منزوی: ۳۲۳۱.

[استادی]

استادی، رضا

صدو شصت نسخه از یک کتابخانه شخصی

قم، ۱۳۵۲ش، ۹۷ص.

مصنف (رضا استادی تہرانی، قم) کے ذاتی کتب خانے کے ۱۶۰ قلمی نسخوں کی فہرست ہے.

حواله: تسبیحی: ۲۲۲.

[حجّتیہ]

استادی، رضا

فهرست نسخه های خطی کتابخانه مدرسه حجّتیه قم

قم، ۱۳۵۲ش، ۱۳۲ص.

۲۷۰ نسخوں کی فہرست ہے.

حوالہ: تسبیحی: ۲۲۳

[رضویہ]

مدرسی طباطبائی

فهرست نسخه های خطی کتابخانه مدرسه رضویه قم

قم، ۱۳۵۵ش، ۲۷+۵۶ص.

حوالہ: تسبیحی: ۲۲۲.

نیز دیکھیے: عمومی فہرستیں، استادی، رضا، آشنائی با چند نسخه خطی.

[زنجانی]

کتابخانه آیت الله حاج سید احمد زنجانی

دیکھیے: عمومی فہرستیں، استادی، رضا: آشنائی با چند نسخه خطی.

[فیضیه]

استادی، رضا

فهرست نسخه های خطی کتابخانه مدرسه فیضیه قم

سه جز در دو مجلد.

۲۲۰۰ نسخوں کی فهرست ہے.

حواله: فهرست گلپایگانی ۲: ۲.۳.۲.۳:۲۸۵.

عراقی، مجتبی

فهرست کتابخانه مبارکه مدرسه فیضیه قم

ج۱، قم، ب ن، ۱۳۳۷ش، ۲۷۶ص.

موضوعی فهرست ہے. موضوعات: قرآن، دعا و زیارت، فلسفه و کلام و عرفان. ہر حصے میں کتابوں کے نام به ترتیب تهجی درج ہوئے ہیں. مطبوعه کتابیں بھی شامل کی گئی ہیں.

ج۲، قم، ۱۳۳۸ش، ۲۹۶ص.

وہی ترتیب. موضوعات: اخلاق، مناقب و مصائب، تاریخ، رجال و درایه و تراجم، اخبار. مطبوعه کتابیں بھی شامل ہیں.

حواله: منزوی: ۳۲۳۲.

[گلپایگانی]

حسینی (اشکوری)، سید احمد

فهرست نسخه های خطی کتابخانه عمومی حضرت آیة الله العظمی آقای گلپایگانی مدظلّه

(ایران–قم).

ج١، قم، ١٣٥٧ش. ٣٧٥ص+تصاویر

شمارہ ثبت (١-٢٠٠) کے تحت عربی اور فارسی مخطوطات کی اسی شمارے کی ترتیب کے مطابق فہرست ہے. مجموعے بھی اسی میں شامل ہیں. آخر میں کتابوں کے ناموں کا الفبائی، موضوعی اور مصنفین کا الگ الگ اشاریہ ہے.

حوالہ: گنج بخش

استادی، رضا

ج٢، قم،ب ت،٣٠٣ص.

شمارہ ثبت ٢٠١-١٦٥٠ کے تحت عربی اور فارسی کتابوں کی الفبائی ترتیب کے مطابق مخلوط فہرست ہے. آخر میں اسمائے کتب کا اشاریہ ہے.

حوالہ: گنج بخش.

ج٣، قم،ب ت، ٢٨٦ص.

شمارہ ثبت ١٦٥١- ٢٣٧٠ کی ترتیب کے مطابق عربی اور فارسی کتابوں کی فہرست ہے. آخر میں کتابوں کے ناموں کا اشاریہ ہے.

حوالہ: گنج بخش.

[مرعشی]

حسینی (اشکوری)، سید احمد

زیر نظر: سید محمود مرعشی

فهرست نسخه های خطی کتابخانه عمومی حضرت آیة الله العظمی نجفی مرعشی مدظله العالی

قم میں واقع آیت الله شہاب الدین مرعشی کے کتب خانہ کے عربی اور فارسی (بعض اُردو) مخطوطات کی مخلوط فہرست ہے. کتب خانے میں آٹھ ہزار سے زائد مخطوطات ہیں. ہر جلد میں شمارہ ثبت کی ترتیب کے مطابق چار سو شماروں کے تحت ثبت ہونے والے نسخوں کی فہرست درج کی جاتی ہے. اس حساب سے یہ سلسلہ بیس سے اوپر جلدوں میں مکمل ہو گا. ہر جلد کے آخر میں اسماے کتب کا اشاریہ اور نادر نسخوں کے بعض صفحات کی تصاویر دی گئی ہیں.

ج۱، قم، ۱۳۹۵ھ ق/۱۳۵۲ش، ۲۳۰ ص + تصاویر، شمارہ ۱- ۲۰۰.

ج۲، قم، ب ت، ۲۲۲ص+تصاویر،ش ۲۰۱-۸۰۰.

ج۳، قم،ب ت، ۳۸۲ص+تصاویر، ش۸۰۱-۱۲۰۰.

ج۴،قم، ب ت،۲۱۲ص+تصاویر، ش۱۲۰۱-۱۶۰۰.

ج۵،قم، ۱۳۵۵ش، ۳۸۸ص+تصاویر، ش ۱۶۰۱-۲۰۰۰.

ج٦، قم، ۱۳۵۷ش، ۳۹۸ص+تصاویر، ش۲۰۰۱-۲۲۰۰.

ج۷، قم، ۱۳۵۸ش،۳۸۳ص+تصاویر،ش ۲۲۰۱-۲۸۰۰.

ج۸، قم، ب ت، ۲۲۳ص + تصاویر، ش ۲۸۰۱-۳۲۰۰.

ج۹، قم، ۱۳۶۰ش، ۳۹۵ص+تصاویر، ش ۳۲۰۱-۳۶۰۰.

ج۱۰، قم، ۱۳۶۲ش، ۳۹۰ص + تصاویر، ش ۳۶۰۱

۲۰۰۰-

ج۱۱،قم، ۱۳۶۴ش، ۲۰۰ص+تصاویر، ش ۱ ۰۰۲۰-۰۰۲۲.

ج۱۲، قم، ۱۳۶۵ش،۳۷۹ص+تصاویر، ش۱ ۰۲۲-۰۰۲۸.

ج۱۳، قم، ۱۳۶۵ش،۲۲۲ص+تصاویر،ش ۱ ۰۲۸-۰۰۵۲.

ج۱۴،قم، ۱۳۶۶ش،۳۸۲ص+تصاویر،ش ۱ ۰۵۲-۰۰۵۶.

ج۱۵،قم،۱۳۶۷ش، ۳۸۷ص+تصاویر، ش۱ ۰۵۶-۰۰۰۶.

ج۱۶،قم، ۱۳۶۷ش، ۳۷۰ص+تصاویر،ش ۱ ۰۰۶-۰۰۶۲.

حواله: نوشاہیه.

خان محمدی، علی اکبر

زیر نظر: سید محمود مرعشی
گنج و گنجینه

قم، دفتر روابط عمومی کتابخانه مرعشی، ۱۳۶۰ش، ۳۶۳ص مشموله تصاویر.

کتب خانه مرعشی قم کی تاریخ، فن کتابداری کی خصوصیات اور صفحه ۱۷۹ تا ۲۱۵ نفیس مخطوطات کا تذکره ہے.

حواله: گنج بخش.

[مسجد اعظم]

استادی،رضا

فهرست نسخه های خطی کتابخانه مسجد اعظم، قم

قم،۱۳۶۵ش،۲۸۷ص.

۳۹۵۵ عربی اور فارسی نسخوں کی فهرست دو حصوں میں

ہے. پہلے حصے میں مفرد نسخے اور دوسرے حصے میں مجموعے ہیں.

حوالہ: آیندہ ۱۲/۱۱-۱۲: ۸۷.

(مؤلف کا نام درج نہیں ہے).

کتابهای اهدائی از موقوفه حسین کجوری هرج فرزند اسماعیل کجوری به مسجد اعظم قم.

قم، مسجد اعظم، ب ت.

اس ذخیرے میں ...۳ قلمی اور ...۵۳ مطبوعہ کتابیں ہیں.

حوالہ: تسبیحی: ۲۲۳.

[مہدی]

قم، کتابخانہ حاج سید مہدی

دیکھیے: عمومی فہرستیں، استادی، رضا: آشنائی با چند نسخه خطی.

کاشان

[رضوی]

دانش پژوه، محمد تقی

فهرست نسخه های خطی کتابخانه آیت الله رضوی

٦٦ص.

کتب کے نام کے حروف تہجی کی ترتیب پر عربی اور فارسی کے ۱۰۰ نسخوں اور مجموعوں کی فہرست ہے.

حوالہ: منزوی: ۳۲۳۲.

[سلطانی]

(انجمن کتابخانہ عمومی)

یاد بود فہرست کتب خطّی کتابخانہ مدرسہ سلطانی

کاشان، ادارہ فرہنگ و ہنر، ۱۳۵۲ش، ۲۷۰ص.

کتب کے نام کی تہجی ترتیب پر ۳۹۲ فارسی اور عربی نسخوں کی فہرست ہے.

حوالہ: تسبیحی: ۲۲۵ ،منزوی: ۳۲۳۲.

مشهد

[آستان قدس رضوی]

محمد حسن خان صنیع الدوله (اعتماد السلطنة)

فہرست جمیع نسخی که فعلاً در کتابخانه مبارکه حضرت رضا موجود است

یه فہرست مصنف کی کتاب «مطلع الشمس» جلد دوم کے خاتمے پر مذکورہ بالا عنوان کے تحت درج ہوئی ہے. تہران، ۱۳۰۲ھ ق، ص۲۶۹-۵۰۰. چار کالمی، ہر کالم میں ۲۰-۲۸ سطور.

موضوعی فہرست ہے. موضوعات حسب ذیل ہیں: قرآن، تفاسیر شیعی، تفاسیر سنی، ادعیه و زیارات، اخبار شیعه، اخبار سنی، کتب فقه شیعه، فقه سنی، حکمت و کلام، معانی، بیان، منطق، لُغت ، طب، رجال، قرأت، معارف و اخلاق، نحو و صرف، ریاضی و ہندسه و حساب، تاریخ، دیوان، فرامین، وقف نامے، اجارہ نامے.

حوالہ: منزوی: ۳۲۳۲، افشار: ۲۸

«مطلع الشمس» کا دوسرا عکسی ایڈیشن جو فرہنگسرا، تہران نے ۱۳۶۳ش میں چھاپا ہے اس کی جلد اول و دوم کے صفحه ۷۷۷-۷۵۷ پر مذکورہ فہرست شائع ہوئی ہے .

حوالہ: گنج بخش.

بسطامی، نوروز علی

فهرست کتب آستان قدس رضوی*

مشموله «فردوس التواریخ»، تبریز، ۱۳۱۵ھ.ق.

حواله: افشار:۲۸.

خالصی، شیخ محمد و - میرزا مرتضیٰ قلی خان نائینی - و - حاج عمادالمحققین واعظ تہرانی (معروف بہ عماد فہرستی) سید علی شہیدی ثقة الاسلام **

فہرست کتب کتابخانہ مبارکہ آستان قدس رضوی علی مشرفها آلاف سلام.

کتب خانہ آستان قدس رضوی، مشہد میں عربی، فارسی مخطوطات و مطبوعات کی موضوعی فہرست ہے. ہر موضوع میں پہلے قلمی اور پھر مطبوعہ کتابوں کا بترتیب حروف تہجی ذکر ہوا ہے

* فہرست کا صحیح عنوان معلوم نہیں ہوسکا. ۲.ن.

** یہ پہلی تین جلدوں کے اسما ہیں. مطبوعہ فہارس کے ٹائیٹل پر یا مقدمے میں یہ نام مذکور نہیں ہیں یہاں بحوالہ تسبیحی: ۲۲۷ لکھے گئے ہیں. افشار: ۲۸ نے مصنف کا نام اوکتائی لکھا ہے مگر فہرست میں یہ نام بحیثیت - ناظم کتب خانہ درج ہوا ہے.

ج۱، مشهد، محرم ۱۳۲۵ق/ تیر ۱۳۰۵ش، ۹۵+۲۲+۵۰ + ۲۷ + ۹ + ۵ ۱۰+۳۲ص.

فصل اول حکمت و کلام و عرفان، دوم منطق، سوم تفسیر، چهارم اخبار.

حواله: اداره تحقیقات اسلامی.

ج۲، مشهد، محرم ۱۳۲۵ ق/تیر ۱۳۰۵ش،۳۹۲ص.

فصل پنجم فقه، ششم اصول فقه، ہفتم تجوید، ہشتم ادعیه، نهم اخلاق و مواعظ، دہم رجال و انساب، یازدہم لغت.

حواله: اداره تحقیقات اسلامی.

ج۳، مشهد، محرم ۱۳۲۵ھ ق/ تیرماه ۱۳۰۵ش، ۳۷۰ص.

فصل دوازدهم صرف و نحو، سیزدهم معانی و بیان، چهاردهم تاریخ و افسانه، پانزدهم ادبیات، شانزدهم طب، هفدهم ریاضی.

حواله: نوشاہیه.

نا معلوم

فهرست کتابخانه آستانه قدس رضوی

ج۲،مشہد،۱۳۶۶ھ ق/۱۳۲۵ش، یح+۵۲۲ص.

حکمت، کلام، فلسفہ، منطق اور تفسیر پر ۱۰۲۷ قلمی اور ۸۵۷ مطبوعہ عربی اور فارسی کتابوں کی موضوعی ترتیب کے مطابق فہرست ہے. گیارہ نادر مخطوطات کے صفحات کی تصاویر بھی دی گئی ہیں. آخر میں اسمائے کتب و مؤلفین کا اشاریہ ہے.

حواله: نوشاہیه.

ج۵،مشہد، ۱۳۷۰ھ ق/۱۳۲۹ش، ھ+۶۸۲ص

اخبار، احادیث، فقہ، پر ۹۲۷ قلمی اور ۱۳۹۳ مطبوعہ عربی اور فارسی کتابوں کی موضوعی فہرست ہے. انیس تصاویر اور اسماے کتب و مؤلفین کے دو علیحدہ علیحدہ اشاریے بھی موجود ہیں.

حوالہ: نوشاہیہ.

ج٦، مشہد، ۱۳۸۴ ھ ق/۱۳۴۳ش، ی+۳۵+۷ص.

اصول فقہ، تجوید و قرأت، ادعیہ و مزار، اخلاق، رجالِ حدیث و انساب و درایہ پر ۹۵۲ قلمی اور ۱۷۹۶ مطبوعہ عربی اور فارسی کتابوں کی موضوعی فہرست ہے. بعض نادر مخطوطات کی تصاویر، اسماے کتب و مؤلفین کے علیحدہ اشاریے بھی موجود ہیں.

حوالہ: نوشاہیہ.

گلچین معانی، احمد

فہرست کتب خطی کتابخانہ آستان قدس رضوی

ج۷/۱، مشہد، ادارہ کتابخانہ، ۱۳۴۶ش، ۵۲۸ص.

تاریخ، سیرہ، تذکرہ، افسانہ، سفرنامہ، روزنامہ اور ادب: دیوان، کلیات، مثنوی، جُنگ، سفینہ نظم و نثر، ترسل و منشآت، خطب و مواعظ، عروض، بدیع، قافیہ، معما، کشکول، امثال، مقامہ، اخلاق، آداب، خط پر ۶۷۷ عربی، فارسی، ترکی اور اردو مخطوطات کی موضوعی اور اسمائے کتب پر حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق مخلوط فہرست ہے.

حوالہ: نوشاہیہ.

ج ۲/۷، مشہد، ادارہ کتابخانہ، ۱۳۲۶ش، ص۵۲۹-
۱۰۱۵+ تصاویر۔

مذکورہ ادب پر ۲۸۷ عربی، فارسی، ترکی اور اردو مخطوطات کی مذکورہ بالا ترتیب کے مطابق فہرست ہے۔ آخر میں کتب متعارفہ، اشخاص و طوایف و قبائل، کتب متفرقہ اور اماکن کے ناموں کے علیحدہ علیحدہ اشاریے ہیں۔

حوالہ: نوشاہیہ۔

ج۸، مشہد، سازمان امور فرہنگی و کتابخانہ، ۱۳۵۰ش، ۵۲۳ص+تصاویر۔

ریاضیات (مشمولہ: حساب، ہندسہ، سیاق، جبر و مقابلہ، ہیآت، نجوم، زیج، اسطرلاب، تقویم، اختیارات،معرفت قبلہ، علم ادوار، اوزان و مقادیر) پر ۳۶۹ عربی اور ۲۹۲ فارسی مخطوطات کی حروف تہجی کے مطابق مخلوط فہرست ہے۔ آخر میں کتب، اشخاص و طوایف و قبایل، اماکن کے علیحدہ علیحدہ اشاریے ہیں۔

حوالہ: نوشاہیہ۔

مایل ہروی، نجیب ۔و۔ اردلان، سید علی

فہرست کتب خطی کتابخانہ آستان قدس رضوی

ج۹، مشہد، کتابخانہ آستان قدس رضوی، ۱۳۶۱ش، شش+ ۲۱۹ص+ تصاویر۔

تاریخ، تذکرہ، افسانہ، سفرنامہ، جغرافیا اور ادب (مشمولہ دیوان، کلیات، مثنویات، جُنگ و سفینہ، منشآت و مکاتیب، دستور زبان، قافیہ، معما کے ۲۷۸ فارسی، عربی ، ترکی اور کردی

مخطوطات کی اسماے کتب کی الفبائی ترتیب کے مطابق مخلوط موضوعی فہرست ہے. آخر میں کتب متعارفہ، کتب متفرقہ، اشخاص و اماکن، فرقوں اور قبیلوں، وقف کنندگان و تذہیب کنندگان و کاتبوں کے ناموں کے علیحدہ علیحدہ پانچ اشاریے ہیں.

حوالہ: نوشاہیہ.

عرفانیان، غلام علی

فہرست کتب خطی کتابخانہ مرکزی آستان قدس رضوی

ج.۱،مشہد، کتابخانہ مرکزی آستان قدس، ۱۳۶۲ش/۱۹۸۲ء، ج+ ۳۱۵ص+ تصاویر.

ریاضیات (مشمولہ: احکام، اختیارات، اسطرلاب، اوزان و مقادیر، تقویم، جبرو مقابلہ، جفر،حساب، زیج، معرفت سمت قبلہ، ہندسہ و ہیئت) پر ۱۶۱ عربی اور فارسی مخطوطات کی اسماے کتب کی الفبائی ترتیب کے مطابق مخلوط فہرست ہے. آخر میں اشخاص، بلادواماکن اور کتب و رسائل و مجلات کے تین الگ الگ اشاریے ہیں.

حوالہ: نوشاہیہ.

ولائی، مہدی

فہرست خطی کتابخانہ مرکزی آستان قدس رضوی

ج۱۱، مشہد، کتابخانہ مرکزی آستان قدس رضوی، ۱۳۶۴

ش / ۱۹۸۶ء، ۳۲،۷ص+تصاویر.

حکمت، کلام، فلسفه، منطق اور تفسیر پر ۷۰۶ عربی اور فارسی مخطوطات کی اسمائے کتب کی ترتیب الفبائی پر مخلوط موضوعی فہرست ہے. آخر میں کتب اور مؤلفین کے ناموں کے دو علیحدہ علیحدہ اشاریے ہیں.

حوالہ: نوشاہیه.

اردلان جوان، سید علی

فہرست کتب خطی کتابخانه مرکزی آستان قدس رضوی

ج۱،چاپ ۲، تحقیق و باز نگاری از سید علی اردلان جوان، مشهد، کتابخانه مرکزی آستان قدس رضوی، ۱۳۶۵ش/۱۹۸۶ء، ۲۷ص+تصاویر.

«فہرست کتب کتابخانه آستانه مقدسه رضویه علیه السلام» جلد اول (مطبوعه ۱۳۰۵ش) کی از سر نو تصحیح، تنقیح اور تحقیق کی گئی ہے. حکمت، کلام، عرفان، تفسیر قرآن پر فارسی، عربی، عبری اور ترکی مخطوطات کی اسماے کتب پر حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق مخلوط موضوعی فہرست ہے. آخر میں آٹھ علیحدہ علیحدہ اشاریے ہیں: کتب متعارفه، مؤلفین، کتب متفرقه، اشخاص، اماکن، فرقے و مذاہب و سلاسل و طوایف ومکاتب، کاتب، وقف کنندگان.

حوالہ: نوشاہیه.

گلچین معانی، احمد

راہنمای گنجینہ قرآن

مشهد، کتابخانه آستان قدس، ۱۳۴۷ش، یب+۳+۳۷ص، مشموله تصاویر.

آستان قدس رضوی مشہد کے کتب خانے میں موجود قرآن مجید کے قدامت، خط اور تذہیب کے اعتبار سے ۲۱۲ ممتاز نسخوں کی تاریخ کتابت کے اعتبار سے عہد به عہد توضیحی فہرست ہے. تیسری صدی ہجری تا چودہویں صدی ہجری کے نسخوں کا ذکر ہوا ہے.

آخر میں اشخاص اور کتب کے ناموں کا مشترکہ اشاریہ ہے.

حوالہ: گنج بخش.

فکرت، محمد آصف

فہرست نسخ خطی قرآنهای مترجم کتابخانه مرکزی آستان قدس رضوی

ج۱، مشهد، کتابخانه مرکزی آستان قدس رضوی، ۱۳۶۳ ش، ۷۲۹ص (ص۷۲۳ تا ۷۲۶ تصاویر).

پانچویں صدی ہجری اور چودہویں صدی ہجری کے درمیان کتابت ہونے والے قرآن مجید کے ایسے ۳۲۶ نسخوں کی فہرست ہے جن میں فارسی ترجمہ بھی تحریر ہوا ہے. آخر میں کاتبوں، کتابوں، مقامات اور وقف کنندگان و دیگر اشخاص کے ناموں کے چار علیحدہ علیحدہ اشاریے ہیں.

حوالہ: نوشاہیہ.

دیکھیے: عمومی فہرستیں، شانہ چی: فہرست نسخہ خطی دو کتابخانہ مشہد.

[خیرات خان]

مدرسہ خیرات خان

نیز دیکھیے: عمومی فہرستیں، روشن، محمد:

فہرست نسخہ های خطی کتابخانہ های رشت و ہمدان.

[دانشکدہ ادبیات]

فاضل، محمود

فہرست نسخہ های خطی کتابخانہ دانشکدہ ادبیات و علوم انسانی دانشگاہ فردوسی

مشہد، دانشکدہ ادبیات و علوم انسانی، دانشگاہ فردوسی، ۱۳۵۲ش/۱۹۷٦ء، ۲۹۲ص.

۲.۳ عربی اور فارسی مخطوطات کی اسمائے کتب کی الفبائی ترتیب کے مطابق مخلوط فہرست ہے. آخر میں حسب ذیل سات اشاریے ہیں. کتب متعارفہ، مصنفین، موضوعات، کاتبان، فہرست نسخہ ها بحسب تاریخ کتابت، بخط مؤلف نسخے، اماکن.

حوالہ: نوشاہیہ.

[دانشکده الهیات]

فاضل، محمود

فهرست نسخه های خطی کتابخانه دانشکده الهیات و معارف اسلامی مشهد

ج۱، مشهد، دانشکده الهیات و معارف اسلامی، ۱۳۵۵ ش/ ۱۳۹۶ھ ق/۱۹۷۶ء، هشت+۷۷۶ص.

۸۰۰ عربی اور فارسی مخطوطات کی بترتیب حروف تہجی مخلوط فہرست ہے۔ آخر میں چھ اشاریے ہیں۔ اسمائے کتب متعارفہ، مصنفین، اسمائے کتب بحسب موضوع، نسخہ ھا بحسب تاریخ کتابت، مہریں، بخط مصنف نسخے۔

حوالہ: نوشاهیه.

ج ۲، تهران، مرکز نشر دانشگاهی، ۱۳۶۱ش/۱۹۸۲ء، دوازده + ۷۲۰ص. شمارہ ثبت کی ترتیب کے مطلق شمارہ ۸۰۱ تا ۱۵۰۱ عربی اور فارسی مخطوطات کی مخلوط فہرست ہے۔

حوالہ: نو شاهیه.

ج۳، تهران، مرکز نشر دانشگاهی، ۱۳۶۱ش/۱۹۸۲ء، دوازده +۷۲۱-۱۳۵۸ص.

یہ جلد دوم کا بقیہ ہے اور اس میں شمارہ ۱۵۸۲ تا ۱۹۸۶ عربی اور فارسی مخطوطات کی مخلوط فہرست ہے۔ آخر میں اسمائے کتب متعارفہ، مصنفین، موضوعات، بخط مصنف نسخوں، تاریخ کتابت کی نزولی ترتیب کے مطابق نسخوں، مہروں، مقامات، کاتبوں کا اشاریہ ہے۔ ص ۱۱۷۸ تا ۱۲۷۳ تصاویر ہیں اور ص ۱۲۵۷ تا

۱۳۵۵ «فہرست نسخہ ھای عکسی کتابخانہ دانشکدہ الھیات و معارف اسلامی مشھد» ہے جس میں عربی اور فارسی کی ۷۷ قلمی اور مطبوعہ عکسی کتابوں کی بترتیب حروف تہجی مخلوط فہرست ہے۔ آخر میں کتابوں اور مصنفوں کے ناموں کا اشاریہ ہے۔

حوالہ: نوشاھیہ

[سلیمان‌خان]

مدرسہ سلیمان خان

دیکھیے: عمومی فہرستیں، شانہ چی: فہرست نسخہ ھای خطی چہار کتابخانہ مشھد

[فاضلیہ]

اوکتایی

فہرست کتابخانہ مدرسہ فاضلیہ درمشھد

مشھد، ب ن، ۱۳۰۹ش، ۲۶۵ص۔

۲۶۶ نسخوں کی موضوعی فہرست ہے۔ موضوعات: حکمت و کلام و منطق، تفسیر، اخبار، فقہ و کشکول، دعا، اخلاق، فرہنگ نامہ، نحو و صرف، ادبیات، تاریخ، طب۔ ہرحصے میں کتابوں کے نام بترتیب تہجی درج ہوئے ہیں۔

حوالہ: منزوی: ۳۲۳۳، تسبیحی: ۲۲۸۔

[فرہنگ و ہنر][1]

شاکری، رمضان علی

فہرست کتب خطی کتابخانہ عمومی فرہنگ و ہنر مشہد. فارسی، عربی.

مشہد، ادارہ کُل فرہنگ و ہنر خراسان (انجمن کتابخانہ عمومی)، ۱۳۲۸ش، ۱۲۷ص+تصاویر.

۱۵. نسخوں کی مخلوط موضوعی فہرست ہے. موضوعات حسب ذیل ہیں: قرآن و دعا، حکمت و عرفان، اخبار و فقہ، ریاضی و نجوم و طب، ادب، تاریخ و تذکرہ. ہر حصے میں کتابوں کے نام بترتیب تہجی درج ہوئے ہیں.

آخر میں اسمائے کتب و اشخاص کے الگ الگ اشاریے ہیں.

حوالہ: خانہ فرہنگ.

نیز دیکھیے: عمومی فہرستیں، شانہ چی، فہرست نسخہ ہای خطی چہار کتابخانہ مشہد

[گوہر شاد][1]

فاضل، محمود

فہرست نسخہ ہای خطی کتابخانہ جامع گوہرشاد مشہد

ج۱، مشہد، کتابخانہ جامع گوہر شاد، ۱۳۶۳ش، ہشت+۲۹۶ص (ص۱. ۲-۲۹۶ تصاویر).

۲۰۰. عربی اور فارسی مخطوطات کی کتب خانے میں شمارہ

ثبت کی ترتیب کے مطابق مخلوط فہرست ہے۔ اس جلد میں شمارہ ۱ تا ۴۰۰ مذکور ہوا ہے۔ آخر میں اسمائے کتب کا بترتیب حروف تہجی مصنفوں، موضوعات، بخط مصنف نسخوں، تاریخ کتابت کی نزولی ترتیب کے مطابق نسخوں، مہروں، کاتبوں، نسخوں کے قدیم مالکوں اور مقامات کے علیحدہ علیحدہ نو اشاریے ہیں۔

حوالہ: نوشاھیہ۔

ج۲، مشھد، کتابخانہ جامع گوھرشاد، ۱۳۶۵ش، ص ۵۰۳-۸۷۱۰(ص۹۹۳ تا ۸۷۲۰ تصاویر)۔

شمارہ ۴۰۱ تا ۸۰۰، عربی اور فارسی مخطوطات کی فہرست، بمطابق ج۱، ویسے ہی اشاریے۔

حوالہ: گنج بخش۔

ج۳، مشھد، کتابخانہ جامع گوھرشاد، ۱۳۶۷ش، ۵۵۷ص، مشمولہ تصاویر۔

حوالہ: نوشاہیہ

نیز دیکھیے: عمومی فہرستیں: شانہ چی: فہرست نسخہ ھای خطی چھار کتابخانہ مشھد۔

[میرزا جعفر]

مدرسہ میرزا جعفر

دیکھیے: عمومی فہرستیں، شانہ چی:فہرست نسخہ ھای خطی چھار کتابخانہ مشھد۔

[نواب]

مدرسه نواب

دیکھیے:عمومی فہرستیں، شانه چی: فهرست نسخه های خطی دو کتابخانه مشهد.

همدان

[آخوند]

همدان، کتابخانه غرب مدرسه آخوند

دیکھیے: عمومی فہرستیں، روشن، محمد: فهرست نسخه های خطی کتابخانه های رشت و همدان

[بعض ذاتی کتب خانے]

دیکھیے: عمومی فہرستیں، روشن ، محمد: فهرست نسخه های خطی کتابخانه های رشت و همدان

یزد

[وزیری]

شیروانی، محمد

فهرست نسخه های خطی کتابخانه وزیری یزد وابسته به کتابخانه آستان قدس رضوی
ج۱، تهران، انجمن آثار ملی، ۱۳۵۰ش، ۲۳۶+۲۸ص.

شمارہ ۱-۔ ۔ ۵ کے تحت ثبت ہونے والے نسخوں کی فہرست.

حوالہ: منزوی: ۳۲۳۳

ج۲، وہی ناشر، ۔ ۱۳۵ش، ص۲۳۷-۸۱۵+۵۱ص.

شمارہ ۱ . ۵-۔ ۔ .۱.

حوالہ: وہی

ج۳، تہران، ۱۳۵۲ش، ۔ ۔ ۵ص.

وہی ترتیب.

حوالہ:منزوی: ۲۷۲۳.

غیر ملکی کتب خانوں

کی

ایران میں

شائع

ہونے والی فہرستیں

[ترکی - مغنیسا]

سبحانی، توفیق

فهرست نسخه های خطی فارسی کتابخانه مغنیسا

تهران، مرکز نشر دانشگاهی، ۱۳٦٦ش، پنج+۳۰۵ص.

ترکی کے شہر ازمیر سے ۴۲ کلومیٹر دور واقع قصبہ «مغنیسا» کے کتب خانے میں موجود فارسی مخطوطات کی دو حصوں میں فہرست ہے۔ پہلے حصے میں ۲۲۱ مفرد نسخوں کا ذکر الفبائی ترتیب کے مطابق ہوا ہے۔ دوسرے حصے میں ۱۰۵ مجموعہ ہائے کتب و رسائل کا تذکرہ ہے۔ آخر میں کتب، اشخاص(مصنفین)، کاتبوں، مقامات، قمری مہینوں اور قرآنی سورتوں کا الگ الگ اشاریہ موجود ہے۔

حوالہ: نوشاہیہ

[سعودی عرب - مدینہ منورہ]

عطاردی قوچانی، عزیزالله

مخطوطات فارسی در مدینہ منورہ

تهران، ۱۳۲۷ش، ۳۸ص.

مدینہ منورہ میں شیخ الاسلام عارف حکمت کے کتب خانے میں موجود ۲۱۳ فارسی نسخوں کے موضوعی ترتیب کے مطابق نام درج ہوئے ہیں۔

حوالہ: گنج بخش

افغانستان

ترکی - مغنیسا

سبحانوف، توفیق

فہرست نسخہ ہای خطی فارسی کتابخانہ مغنیسا

تہران، مرکز نشر دانشگاہی، ۱۳۶۶ش، پنج+۳۰۵ص۔

ترکی کے شہر ازمیر سے ۳۲ کلومیٹر دور واقع قصبہ مغنیسا کے کتب خانے میں موجود فارسی مخطوطات کی دو حصوں میں فہرست ہے۔ ۲۲۹ خطی نسخوں کا ذکر الفبائی ترتیب کے مطابق ہوا ہے۔ دوسرے حصے میں ۱۰۵ مجموعہ ہائے کتب و رسائل کا تذکرہ ہے۔ آخر میں کتب، اشخاص (مصنفین)، کاتبوں، مقامات، قمری مہینوں اور قرآنی سورتوں کا الگ الگ اشاریہ موجود ہے۔

حوالہ: نرشاہیہ [illegible]

سعودی عرب - مدینہ منورہ

عطاردی قوچانی، عزیزاللہ

مخطوطات فارسی در مدینہ منورہ

تہران، ۱۳۲۵ش، ۳۸ص۔

مدینہ منورہ میں شیخ الاسلام عارف حکمت کے کتب خانے میں موجود ۲۴۳ فارسی نسخوں کی موضوعی ترتیب کے مطابق نام درج ہوئے ہیں۔

حوالہ: گنج بخش

افغانستان میں مخطوطات

- ایک یادداشت

یادش بخیر .... راقم الحروف ۲۶ مارچ تا ۵ اپریل ۱۹۷۸ء

گیارہ روزہ علمی سفر پر کابل گیا تھا اور وہاں کے علمی رجال سے ملا، تحقیقاتی و ثقافتی ادارے اور کتب خانے دیکھے. اس سفر کا روزنامچہ میرے پاس محفوظ ہے. اس میں کئی اشارات افغانستان میں مخطوطات اور فہارس مخطوطات سے متعلق ہیں. اب یہ کتابیات مرتب کرنے لگا تو بعض نکتے موضوع سے مربوط نظر آئے. میرے خیال میں ان کا تذکرہ یہاں بے سود نہ ہوگا.

* بشیر ہروی نے فہرست مخطوطات افغانستان تیار کی تھی جو اس وقت تک نہیں چھپی تھی.

* پوہنتون کابل (کابل یونیورسٹی) کے کتب خانہ کے ناظم اعلی جناب محمد ابراہیم ستودہ نے کتابیات افغانستان پر کچھ کام کیا تھا جو سائیکلو سٹائل میں شائع ہوا.

* کابل یونیورسٹی لائبریری میں موجود تقریباً پانچ سو مخطوطات کی فہرست جناب غلام رضا مایل ہروی نے تیار کی تھی. اس کا ٹائپ شدہ مسودہ لائبریری میں موجود تھا. اس فہرست کی راہ نمائی سے مندرجہ ذیل مخطوطات دیکھے: اشعار بابانانک نمبر ۱۱۱۳۳۲ - بیاضیں جن کے نمبر یہ ہیں ۲۲۶(فاکولتہ)، ۲۲.۰، ۱۶۳۱۱، ۵۲۷۳۹، ۵۲۷۲۱، ۱۲.۶.۲، ۱۱۶۶۲۵، ۱۱۶۶۲۸، ۱۱۷.۶۷، ۱۱۶۶۲۲، ۵۲۷۱۷، ۵۲۷۳۸، دیوان حسن ثنائی

لاہوری نمبر ۲۵۶، ابدالیہ یعقوب چرخی، نستعلیق مشمولہ مجموعہ (۳۱۷-۳۲۲ ورق) مکتوبہ ۱۲۶۵ھ، نمبر ۱۶۶۷۹، اشعار خواجہ مستان شاہ کابلی مشمولہ بیاض نمبر ۵۲۷۳۸، دستور عشق لالہ جوت پرکاش عاشق، بخط شیخ نتھو، نمبر ۱۱۶۶۲۵.

* کتاب خانہ ارشیف تاریخی میں تقریباً پانچ سو قلمی نسخے تھے. اس وقت جناب عبدالقادر مُشتری فہرست نویسی میں مصرُوف تھے. اسی فہرست کی مدد سے میں نے مندرجہ ذیل مخطوطات دیکھے:

مرآت الافافنہ، الماری ۲، نمبر۸۳- یاقوت السیر، الماری ۲ ڈی نمبر ۱و۱۵- نسب نامہ مشایخ ہندوستان، الماری ۲، نمبر۱۲۹- جنگ اشعار الماری۲، شمارہ ۷۸- جُنگ معما، الماری۲بی، نمبر ۱۲۵- نیرنگ عشق الماری۲، نمبر ۱۷۱، سلک السلوک (عربی)، الماری۳، نمبر ۵۲.

* پشتو تولنہ (پشتو اکیڈمی) واقع جادہ ۲۶ سرطان میں مخطوطات موجود تھے.

* پروفیسر عبدالشکور رشاد، فاکولتہ ادبیات و علوم بشری پوہنتون کابل کے گھر میں بھی مخطوطات کا ذخیرہ تھا. ان کے بقول کل پانچ سو کے لگ بھگ قلمی نسخے تھے جن میں سے بعض قندھار

کابل کے بازار گلیم فروشی میں مخطوطات کا کاروبار ہوتا تھا. ایک ایسے ہی کتاب فروش محمد رحیم جان کے پاس رشحات عینِ الحیات کا قلمی نسخہ بخط نستعلیق، بقلم محمد علی بن سید علی بخاری مکتوبہ رجب ۹۸۳ھ، دیکھا جو نسخہ مصنف سے مقابلہ

کیا گیا تھا. دیوان بیدل بخط شکستہ بقلم حبیب محمد بن مرزا عاشور بای آقچی۲ شعبان ۱۲۹۱ھ، غزلیات و رباعیات پر مشتمل تھا. مثنوی نعمت خان عالی، ابتدا: حمد و شکر اور را کہ ہرچہ ہست ازوست+دام ہستی حلقہ دار از ہای و ہوست، بخط نستعلیق خوش، سرلوح، ۳۲ ورق، ناقص الآخر.

* اسی بازار میں عبدالخالق کتاب فروش کے پاس «ترغیب الجہاد» کا قلمی نسخہ دیکھا جو ردِّ روافض میں تھا.

سید عارف نوشاہی

عمومی فہرستیں

اعتمادی، سرور گویا

بعضی از نسخه های نایاب قلمی کابل

مقاله مشموله «سالنامه کابل» ۱۳۱۲ش/۱۹۳۵ء، ص ۱۸۸-۱۷۳.

موضوعی ترتیب سے کابل کے ۵۷ نایاب عربی و فارسی قلمی نسخوں کی فہرست ہے۔

حوالہ: مجددی

(بور کوی) Beaurecueil, S. de Laugier de.

Manuscrits d' Afghanistan

پہلی اشاعت :

Melanges de Institut Dominicain d'etudes Orientales du Cair,No.3 Le Caire 1956,pp.75-206

دوسری اشاعت:

Le caire Imprimerie de L Institut Francais D'archeologie Orientale, 1964,pp. 420.

فرانسیسی زبان میں فہرست ہے مگر کتابوں اور مصنفوں کے نام اور تواریخ وفات عربی رسم الخط میں ھیں اور آخر میں اشاریے بھی عربی رسم الخط میں ہیں۔

فہرست کی ترتیب اور محتویات اس طرح ہیں:

۱- کتابخانہ خصوصی اعلیحضرت ہمایونی محمد ظاہر شاہ میں عربی، فارسی، پشتو مخطوطات اور مجموعہ ہائے کتب کے نام کی تہجی ترتیب پر ہر زبان کے مخطوطات کا الگ الگ ذکر ہوا ہے۔

۲- کتابخانہ موزیم کابل. عربی، فارسی، پشتو، ترکی مخطوطات اور مجموعے. وہی ترتیب.

۳- کتابخانہ وزارت مطبوعات و ارشاد کابل. عربی، فارسی، پشتو، اردو، ترکی مخطوطات اور مجموعے. وہی ترتیب.

۴- کتابخانہ وزارت معارف کابل. عربی، فارسی، پشتو، اردو، ترکی مخطوطات اور مجموعے.

۵- کتابخانہ موزیم ہرات. عربی، فارسی، پشتو مخطوطات اور مجموعے.

٦- کتابخانہ فاکولتہ ادبیات، کابل، عربی، فارسی، پشتو مخطوطات اور مجموعے.

آخر میں مصنفین، کاتبوں، مقامات، اور کتب کے ناموں کا علیحدہ علیحدہ اشاریہ ہے.

حوالہ: ادارہ تحقیقات اسلامی.

دانش پژوہ، محمد تقی

چند نسخہ خطی از افغانستان

مقالہ مشمولہ «نسخہ های خطی» دانشگاہ تہران، دفتر ۷ (۱۳۵۲ش)، ص ۵٦۲-۵٦۵- ۲۹ نسخوں کا تعارف ہے.

چند نسخہ خطی کتابخانہ های افغانستان

مقاله مشموله «راهنمای کتاب» سال ۱. شماره ۵-۶ (۱۳۳۶ش)، ص ۵۲۰-۵۲۹، ۶۲۷-۶۳۷.

میرهروی، محمد انور (مدیر)

مجله «آریانا»

کابل، انجمن تاریخ افغانستان، دوره بیست و ششم، شماره مسلسل ۲۷۷، شماره ۲، متعلق به ماه اسد و سنبله. ۱۳۴۷ ش.

اس شمارے میں فهرست مقالات دوره بیست و پنج ساله آریانا درج ہوتی ہے. ص ۳۹ تا ۲۲ عنوان «کتاب شناسی (اسناد خطی، متون مکشوفه، دفتر ثبت فرامین)» کے تحت مفرد اور مجموعه ہائے نسخ خطی کا ذکر ہوا ہے. افغانستان میں قلمی نسخوں کے لئے یہ ایک مفید راہ نما فہرست ہے اور یہاں درج کی جاتی ہے. پہلے مقالے کا عنوان لکھا ہے، پھر مقاله نویس کا نام، قوسین کے اندر پہلے جلد کا شماره ہے پھر اشاعت نمبر ہے.

معرفی چند نسخه قلمی-محمد صالح پرونتا (۱/۷-۹و۱۲)

پته خزانه (گنج پنهان) - حبیبی (۱/۷ و ۸)

نفحات الانس مولانا جامی- عبدالرؤف بینوا (۱/۹).

فرمان سلطان حسین - خلیل (۱/۱۰).

مهاباراته - غلام جیلانی آریزوی (۱/۱۲) (۲/۲).

دیوان شعری که در هفت سال نوشته شده (پاورقی)- گویا(۲/۱).

زریر یاتکار زریران - کهزاد (۲/۲).

نوشته های برهمنی و خروششی در بامیان - کهزاد (۲/۲).

کتاب احمد شاه بابا - گویا (۵/۲).

میلینداپانه - کهزاد (۶/۶).

اکبر نامه ابوالفضل - گویا (۱۱/۲).

طوطی نامه - کهزاد (۱۲/۲).

فتوحات فیروز شاهی - ترجمه شجاع (۳/۳).

فصلی از خلاصه الاخبار-گویا(۳/۳-۵-۷-۹-۱۱)(۲/۲)

یک نسخه قدیم تفسیر قرآن عظیم - حبیبی (۶/۳).

مخزن الانشاء - حبیبی (۸/۳).

بدائع الوقایع - ترجمه صدیق طرزی (۳/۱۰).

کلیات امین - محمد صالح پرونتا (۳/۱۰و۱/۱).

دو مآخذ خطی در شرح حال واصفی هروی - حبیبی (۳/۱۰).

از نسخه های خطی افغانستان - حبیبی (۳/۱۱).

دو باب کتاب بهارستان جامی - خواجه مروارید (۳/۱۱).

تاریخ مجدول - حبیبی (۳/۱۲).

نسخه های قدیم گرشاسپ نامه: مجتبی مینوی (۲/۱).

چند کتاب چاپی و خطی مربوط به تاریخ افغانستان - بینوا (۵/۲).

تذکر درباره مقالات خوشنویسان هرات - فکری. (۶/۲).

تاریخ سیفی هروی - گویا (۲/۱۲).

خمسه نظامی به خط سلطان علی و خامه بهزاد - گویا (۲/۵).

مجمع الغرائب بنائی هروی - فکری (۳/۵).

هوم یشت - کهزاد (۵/۵).

نسخه قلمی پادشاهان متاخر افغانستان - غبار (۱۲/۵).

نسخه خطی گلشن امارت - غبار (۱/۶).

نسخه قلمی واقعات شاه شجاع - غبار (۳/۶).

حیرت و حسرت - حبیبی (۲/۶).

تحفة الحبیب - حبیبی (۵/۶).

آداب الحرب والشجاعة - حبیبی (۷/۶).

ببلوگرافی مشرح افغانستان - کهزاد (۸/۶).

نسخه خطی جنگنامه - غبار (۱۱/۶).

تحفة العلما یا خطابه امیر شیر علی خان - عبدالرؤف بینوا (۱۱/۶ و ۱۲).

یک نسخه تفسیر خطی فارسی - خلیلی (۱/۷).

تحفة العلماء - ارسالی بینوا (۲/۱/۷).

نسخه قلمی بینام - غبار (۷/۲و۳).

راجع به مقاله نسخه قلمی بی نام- گویا (۲/۷).

علاقه مندی حکومت سراجیه - کشککی (۷/۷).

اسناد خطی شهر غلغله - کهزاد (۱۲/۷).

ترجمان البلاغه - حبیبی (۲/۸و۳).

فصلی از کتاب فضائل بلخ - حبیبی (۱۲/۸).

خاتمه اکبر نامه - خلیل (۲/۹).

تراجم قرآن شریف - ترجمه رهگذر (۹/۷و۹).

ملحقات اکبر نامه - نعیمی (۸/۹).

محمود نامه - فرید (۲/۱۰).

متن دو فرمان وزیر فتح خان - کهزاد (۱۱/۱۰).

سند باد نامه - ضیاء قاری زاده (۱۱/۲و۵).

چند کتاب چاپی و کمیاب تاریخی - بینوا (۱۱/۶و۷).

کلیله ودمنه - واثق (۱۱/۸و۹).

دیوان عایشه - زرمینه (۱۱/۱۲).

جنگنامه درویش محمد خان غازی - کهزاد (۱۲/ ۳).

محیط اکبر - محمد طاهر بدخشی (۱۲/۵).

اکتشافات زند اوستا - ترجمه باقی لطیفی (۱۲/۶).

متن یک عهد نامه قومی پس از قتل شاه شجاع - کهزاد (۱۳/۲).

کتب قلمی پنبتو در موزیم برطانیه - ترجمه معروف (۱۳/۶-۱ و۱۱).

معرفی کتاب محاربه کابل و قندهار - بینوا (۱۳/۱۲).

معیار العقول - میر حسین شاه (۱۳/۱).

کتب قلمی پنبتو در موزیم برطانیه - ترجمه معروف (۱۲/۱-۳-۵-۱۰-۱۱).

صحاح الفرس- نسخه قلمی- محمد حسین بهروز(۱۲/۱۲).

نسخه خطی تفسیر ینابیع العلوم-محمدصالح پرونتا(۱۵/۸).

معرفی مخطوط روضات الجنات-قاری زاده (۱۵/ ۱۰).

مقدمه بر صفتنامه - کهزاد (۱۵/۱۱).

معرفی کتاب روضات الجنات - مبلغ (۱۱/۱۵).

تذکر دراطراف تفسیر ینابیع العلوم - عالمشاهی (۲/۱٦).

نسخه های قلمی فارسی و تازی در موزه سالار جنگ - ترجمه همایون (۳/۱٦).

لشکر گاه بست - کهزاد (۱۲/۱۷).

مقدمه بر دفتر ثبت احکام شاه شجاع - کهزاد (۱۲/۱۷).

دفتر ثبت احکام شاه شجاع (۱۸/۱-۲) (۱۹/۱-۳).

اختیار اعتماد المسانید - محمد صالح پرونتا (۳/۱۸).

بحثی برکشف المحجوب هجویری - ترجمه رضوی (۹/۱۸-۱۲) (۱/۱۹).

مجمع الغرائب مفتی بلخی - حبیبی (۱۹/ ۱۰).

مذکر احباب نثاری- حبیبی (۱۱/۱۹).

کتاب الصیدنه بیرونی-ترجمه رضوی(۱۲/۱۹)..(۱/۲۰-۲).

یاد داشتهای برنابادی - نیّر (۷/۲۰).

نسخه از دیوان صائب - ناخدا (۸/۲۰).

عجائب الاخبار - حبیبی (۱/۲۱).

مثنوی هفت مجلس ابن یمین-محمد حیسن بهروز(۶/۲۱و۷).

یک کتاب گمشده قدیم نثر دری پیدا شد - حبیبی (۶/۲۱و۷).

شرع الشعرا - محمد حسین بهروز (۶/۲۱و۷).

تکلمه یوسف و زلیخای جامی-محمد حسین بهروز(۸/۲۱).

یک اثر نامعلوم البیرونی - واحدی (۹/۲۱).

رسائل اعتقادات فرق اسلامی و مآخذ کهن آن-حبیبی(۳/۲۲ و۴).

روح الارواح - مایل (۲۲/ ۹ و ۱۰).

تذکره بغراخانی - میر حسین شاه (۹/۲۲ و ۱۰).

نامه احمد شاه ابدالی به سلطان عثمان-جلالی(۱۱/۲۲-۱۲) (۱/۲۳-۱۰).

خلاصة الاخبار - مایل (۲۳/ ۱ و ۲).

هفتاد مشایخ بلخ- مایل (۳/۲۳ و ۴).

درباره سفر نامه ناصر خسرو - ترجمه غوریانی(۳/۲۳و۴).

پنجاکیانه-عابدی (۵/۲۳-۸).

مختصر المنقول - نائل (۲۳/۷و۸).

مآثر محمودی - حبیبی (۲۳/۷و۸).

ابن حسام هروی- مایل (۲۳/ ۹ و ۱۰).

چند کتاب گمشده عهد غزنویان -حبیبی (۹/۲۳ و ۱۰).

شراره عشق - خلیل (۹/۲۳ و ۱۰).

فصلهای ازکتاب فضایل بلخ - واحدی (۹/۲۳-۱۲).

خالصة الحقایق - واحدی (۲۲ر۱و۲).

از کتابهای گمشده تاریخ غزنویان - حبیبی(۲۲/۳و۴).

تاریخ احمد شاه درانی -نیر (۲۲ر۳و۴).

از گنجینه های کتب عربی ترکیه - واحدی (۵/۲۲ و ۶).

قصص الانبیاء پوشنجی نابی - حبیبی (۵/۲۲ و ۶).

از گنجینه های کتب دری ترکیه - واحدی (۲۲/۷ و ۸).

یک مرور سطحی بر فهرست مخطوطات افغانستان - واحدی (۹/۲۲ و ۱۰).

کتاب شناسی فارسی افغانستان - می اسکینازی (۹/۲۲ و ۱۰).

رساله فی الارواح والنفوس - مایل(۹/۲۲ و ۱۰).

راهنمای تاریخ افغانستان-حبیبی(۱۱/۲۲و۱۲)(۶۱/۲۵)

بابر نامه - گلچین معانی (۱۱/۲۲ و ۱۲).

متن تاریخ سیستان - ترجمه رضوی (۲/۲۵).

ریاض الالواح - رضوی (۳/۲۵).

چند صفحه از تاریخ حسین شاهی-امام الدین حسینی (۲/۲۵).

سیمینار بین المللی نسخ خطی - (۲/۲۵).

راپور و فیصله سیمینار نسخ خطی- ترجمه محمد کاظم آهنگ (۲/۲۵).

نامه احمد شاه بابا - رضوی (۲/۲۵).

یک نسخه خطی -همام (۲/۲۵).

یک نسخه خطی - همام (۵/۲۵ و ۶).

دوره ۲۷ تا ۳۵ میں چھپنے والے مقالات کی فہرست میں نے براہ راست «آریانا» سے مرتب کی ہے، وہ حسب ذیل ہے.

- معرفی چند نسخه خطی - مایل هروی(۱/۲۷:۲۱-۲۶).

مرحوم گویا اعتمادی کے ذاتی کتب خانے کے مخطوطات.

- معرفی چند نسخه خطی موجود در کتابخانه جامعه عثمانیه
- محمد انوار نیرهروی (۲۹/۲:۹-۸۲)
- بعضی از کتابهای قلمی کتابخانه جامعه عثمانیه - علی محمد اوغلو عباسوف (۲۹/۵: ۸۹-۹۱).
- سیری در گنجینه کتب استانبول-استاد خلیلی (۳۱/۲: ۲۲-۲۶).

حواله: گنج بخش

[illegible]

یک ترجمه [illegible] واحدی

[illegible]

کتاب شناسی فارسی [illegible] ۹/۲۳ و

[illegible]

رساله فی الازواج والفرس - عابل (۲۳/۹ و ۲۲)

راهنمای تاریخ افغانستان - حبیبی (۲۳/۱۱ و ۶۱)

یار نامه - گلچین معانی (۲۳/۱۱ و ۱۲).

مکمل تاریخ موسیقی - [illegible] (۲۴/۲).

رباعی الازواج - رضوی (۲۵/۲).

چند صفحه از تاریخ منظوم شاهی امام الدین حسینی (۲۵/۲).

سیمینار بین المللی نسخ خطی - (۲۵/۲).

راپور و قطعنامه سیمینار نسخ خطی - ترجمه محمد کاظم آهنگ (۲۵/۲)

نامه احمد شاه بابا - رضوی (۲۵/۲).

یک نسخهٔ خطی - حسام (۲۵/۲).

یک نسخهٔ خطی - حسام (۲۵/۵ و ۶).

دورہ ۲۷ تا ۳۵ میں چھپنے والے مقالات کی فہرست میں نے

براہ راست (آریانا) سے مرتب کی ہے۔ وہ حسب ذیل ہے۔

معرفی چند نسخهٔ خطی - مایل هروی (۲۷/۱، ۲۱-۳٦)

مرحوم گویا اعتمادی کے ذاتی کتب خانے کے مخطوطات۔

انفرادی فہرستیں

کابل

[آرشیف ملی]

افضلی، محمد اعظم

فہرست نسخ خطی آرشیف ملی افغانستان

ج۱، کابل، کمیته دولتی کلتور، ریاست کلتور، ۱۳۶۳ش، ۲۱۹ص.

الفبائی ترتیب پر ۵۵۶ عربی و فارسی نسخوں کی فہرست ہے. اس جلد میں حرف الف تا ج کی کتابیں ہیں.

حوالہ: آیندہ ۱۲/۱۱-۱۲: ۸۶۲

[پوهنتون و پشتو اکادمی)

ستوده، محمد ابراهیم

فہرست ۱.۸ نسخه خطی پشتو درکتابخانه پوهنتون و پشتو اکادمی

کابل یونیورسٹی اور پشتو اکیڈمی کابل کے ۱.۸ پشتو مخطوطات کی یہ فہرست میں نے کابل میں دیکھی تھی.

[ظاهر شاه]

دیکھیے: عمومی فہرستیں، بورکوی

[موزیم]

دیکھیے: عمومی فہرستیں، بورکوی

[وزارت مطبوعات]

دیکھیے: عمومی فہرستیں، بورکوی

[وزارت معارف]

دیکھیے: عمومی فہرستیں، بورکوی

ہرات

[موزیم]

دیکھیے: عمومی فہرستیں، بورکوی



مخففات مآخذ

اس کتابیات کی تیاری دو مراحل میں کی گئی ہے۔ پہلے مرحلے میں پاکستانی کتب خانوں میں موجود ایرانی اور افغانی فهارس مخطوطات کا براہ راست مطالعہ کرکے معلومات اخذ کی گئی ہیں اور کتب خانے کا حوالہ دیا گیا ہے تا کہ اگر کسی محقق کو محوّلہ فہرست دیکھنا ہو تو اس کتب خانے سے رجوع کر سکے- میں نے ہر فہرست کےلیے صرف ایک کتاب خانے کا حوالہ دیا ہے مگر اس سے یہ نتیجہ اخذ نہ کیا جائے کہ یہ فہرست دیگر کتب خانوں میں نہیں ہو سکتی۔ دوسرے مرحلے میں ایرانی اور افغانی کتابیات و رسائل دیکھ کر تکمیل کی گئی ہے۔



آینده: مجله «آینده» بمدیریت ایرج افشار، تهران، سال ۷ شماره ۷، س ۱۲ ش۷-۸، ش۱۱-۱۲، س۱۲ ش۱-۲

اداره تحقیقات اسلامی: کتب خانه اداره تحقیقات اسلامی، وابسته به بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، فیصل مسجد،

اسلام آباد.

افشار: کتابشناسی فهرست های نسخه های خطی فارسی در کتابخانه های دنیا، تألیف ایرج افشار، دانشگاه تهران، ۱۹۵۸ء.

تسبیحی: نگرشی جامع برجهان کتابشناسی های ایران، تألیف ڈاکٹر غلام حسین تسبیحی، انتشارات نیما، تبریز، ۱۹۸۶ء.

خانه فرهنگ: خانه فرهنگ ایران، ۲۶ - اے سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی.

ذریعه: الذریعه الی تصانیف الشیعه، تألیف آغا بزرگ تهرانی، جلد ۱۶، طبع بیروت.

ضمیمه: ایرلن میں اسلامی عہد کی فہرستیں، علی نقی منزوی، ترجمه عارف نوشاہی. اسی کتابیات کے ساتھ چھپا ہے.

فهرست گلپایگانی: فهرست نسخه های خطی کتابخانه عمومی حضرت آیت الله العظمی آقای گلپایگانی، تالیف رضا استادی، جلد ۲ ،۳، قم.

گنج بخش: کتب خانه گنج بخش وابسته به مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، ۵-مسجد روڈ، ایف ۳/۶ - اسلام آباد.

مجددیّ: کتب خانه محمد اقبال مجددیّ، گیلانی سٹریٹ،
چاه میران، لاہور.

مشار: فهرست کتابهای چاپی فارسی، تألیف خانبابامشار،
جلد سوم، تهران، ۱۳۵۲ش.

منزوی: فهرست نسخه های خطی فارسی، تألیف احمد
منزوی، جلد چهارم، ۱۹۷۲ء، جلد ششم ۱۹۷۲ء، تهران.

نشردانش: مجله «نشر دانش» بمدیریت ڈاکٹر نصرالله پور
جوادی، مرکز نشر دانشگاهی تهران، سال ۳ شماره ۳، س۹ ش۲ ۳.

نوشاهیه: کتب خانه عارف نوشاهی، ۶۹ - ماڈل ٹاؤن،
همک، اسلام آباد.



اشاریہ

۱- مصنفین کے نام

۲- کتب کے نام

۱- مصنفین کے نام

آتابای، بدری

فهرست آلبومهای کتابخانه سلطنتی

فهرست تاریخ،سفرنامه، سیاحت نامه، روزنامچه و جغرافیای خطی کتابخانه سلطنتی

فهرست دیوان های خطی کتابخانه سلطنتی، ج ۱ و ۲

قرآنهای خطی کتابخانه سلطنتی

فهرست کتب دینی و مذهبی خطی کتابخانه سلطنتی

فهرست مرقعات کتابخانه سلطنتی

آقا بزرگ طهرانی

الذریعه الی تصانیف الشیعه

ابن یوسف شیرازی (ضیاءالدین حدائق)

فهرست کتابخانه مجلس شورای ملی- ج۳

فهرست کتابخانه مدرسه عالی سپهسالار - ج ۱ و ۲

اذکائی، پرویز

فهرست نسخه های خطی کتابخانه های رشت و همدان

اردلان جوان، سید علی

فهرست کتب خطی کتابخانه آستان قدس رضوی- ج۹

فهرست کتب خطی کتابخانه مرکزی آستان قدس رضوی - ج۱
چاپ دوم

استادی (تهرانی)، رضا

آشنائی باچند نسخه خطی

صدو شصت نسخه از یک کتابخانه شخصی

فهرست نسخه های خطی کتابخانه عمومی حضرت آیت الله العظمی

آقای گلپایگانی مدظله، ج ۲ و ۳

فهرست نسخه های خطی کتابخانه مدرسه حجتیه قم

فهرست نسخه های خطی کتابخانه مدرسه فیضیه قم، سه جز

در دو مجلد.

فهرست نسخه های خطی کتابخانه مسجد اعظم قم

اعتصامی، یوسف (اعتصام الملک)

فهرست کتابخانه مجلس شورای ملی ایران - ج ۱ و ۲

اعتمادی، سرور گویا

بعضی از نسخه های نایاب قلمی کابل

افشار، ایرج

فهرست کتابخانه مجلس شورای ملی - ج ۱۱ تا ۱۶ (نظارت)

فهرست کتابهای خطي کتابخانه ملی ملک - ج ۱ و ۲ و ۳ و ۵ (نظارت)

فهرست مقالات فارسی

کتابخانه سعید نفیسی و نسخه های خطی او

نسخه های خطی- دفتر ۱ تا ۸ (نظارت)

افضلی، محمد اعظم

فهرست نسخ خطی آرشیف ملی افغانستان

امین عراقی، عبدالحسین

فهرست کتابخانه مدرسه عالی سپهسالار - ج ۱ و ۲

انجمن کتابخانه عمومی

یاد بود فهرست کتب خطی کتابخانه مدرسه سلطانی

انوار، سید عبدالله

فهرست نسخ خطی کتابخانه ملی- ج ۱ تا ۱۰

انواری، بهاءالدین علمی

فهرست کتابهای خطی کتابخانه مجلس سنا - ج۱

فهرست کتب خطی کتابخانه مجلس شورای اسلامی شماره ۲ (سنای سابق) - ج۲

اوکتایی

فهرست کتابخانه مدرسه فاضلیه درمشهد

بسطامی، نوروز علی

(فهرست کتب آستان قدس رضوی)

بور کوی

Beaurecueil. S. de. Laugier de.
Manuscrits d. Afghnistan

بهروزی، علی نقی

فهرست کتب خطی کتابخانه شاهچراغ - ج ۱و۲

فهرست کتب خطی کتابخانه ملی فارس - ج ۱ و ۲

بیانی، مهدی

راهنمای نمایشگاه خطوط خوش کتابخانه سلطنتی

فهرست ناتمام تعدادی ازکتب کتابخانه سلطنتی

فهرست نمایشگاه خطوط خوش نستعلیق کتابخانه ملی

فهرست نمونه خطوط خوش کتابخانه شاهنشاهی ایران که به نمایش گذاشته شده است

بینش، تقی

فهرست نسخه های خطی چهار کتابخانه مشهد

فهرست نسخه های خطی دوکتابخانه مشهد

پهلوان، چنگیز ر. ک: سزگین، فواد

تسبیحی، غلام حسین ر. ک: ضرابیان، شفیقه

تیموری، مرتضی

فهرست نسخه های خطی کتابخانه دانشکده ادبیات اصفهان

ثقة الاسلام، سید علی شهیدی

فهرست کتب کتابخانه مبارکه آستان قدس رضوی - ج ۱ تا ۳

جواهر کلام، عبدالعزیز

فهرست کتب خطی کتابخانه عمومی معارف- ج ۱ و ۲

حاکمی، اسماعیل

نسخه های خطی- دفتر ۱۱ و ۱۲ (نظارت)

حائری، عبدالحسین

فهرست کتابخانه مجلس شورای ملی- ج۳ چاپ دوم- ج ۲ و ۵

و ۷ و ۹ و ۱۰ و ۱۷ و ۱۹ و ۲۱

حسینی (اشکوری)، سید احمد

فهرست نسخه های خطی کتابخانه عمومی حضرت آیت الله

العظمی آقای گلپایگانی مدظله (ایران قم) ج ۱

فهرست نسخه های خطی کتابخانه عمومی حضرت آیت الله العظمی نجفی مرعشی مدظله العالی- ج ۱ تا ۱۵

حجتی، سید محمد باقر

فهرست کتابهای خطی کتابخانه ملی ملک - ج ۱ و۲ . ۳ . ۵

فهرست نسخه های خطی و عکسی کتابخانه دانشکده الهیات و معارف اسلامی، ج ۱؛ ۲

خالصی، شیخ محمد

فهرست کتب کتابخانه مبارکه آستان قدس رضوی- ج ۱؛ ۲؛ ۳

خان محمدی، علی اکبر

گنج و گنجینه- در بررسی و معرفی کتابخانه موقوفه آیت الله العظمی سید شهاب الدین المرعشی النجفی

دانش پژوه، محمد تقی

چند نسخه خطی از افغانستان

چند نسخه خطی کتابخانه های افغانستان

فهرست کتابخانه اهدائی آقای سید محمد مشکوة به کتابخانه دانشگاه تهران - ج ۳ تا ۷

فهرست کتابهای مجلس شورای ملی - ج ۱۱ تا ۱٦ (نظارت)

فهرست کتابخانه مدرسه عالی سپهسالار - ج ۳ تا ۵

فهرست کتابخانه مرکزی دانشگاه تهران - ج ۸ تا ۱۸

فهرست کتابهای خطی آستانه معصومه قم

فهرست کتابهای خطی کتابخانه مجلس سنا - ج۱

فهرست کتب خطی کتابخانه مجلس شورای اسلامی شماره ۲ (سنای سابق) ج ۲

فهرست کتابهای خطی کتابخانه ملی ملک - ج ۱؛۲؛۳؛۵ (نظارت)

فهرست میکرو فیلمهای کتابخانه مرکزی دانشگاه تهران - ج ۱تا ۳

فهرست نسخ خطی کتابخانه آستانه مقدسه قم

فهرست نسخه های خطی کتابخانه آیت الله رضوی

فهرست نسخه های خطی کتابخانه دانشکده ادبیات

فهرست نسخه های خطی کتابخانه دانشکده ادبیات (مجموعه وقفی جناب آقای علی اصغرحکمت)

فهرست نسخه های خطی کتابخانه دانشکده ادبیات(مجموعه امام جمعه کرمان - اهدائی آقای احمد جوادی)

فهرست نسخه های خطی کتابخانه دانشکده حقوق و علوم سیاسی واقتصادی دانشگاه تهران

فهرست نسخه های خطی و عکسی کتابخانه دانشکده الهیات و معارف اسلامی - ج۱ ، ۲

فهرستواره فقه هزار وچهار صد ساله اسلامی در زبان فارسی نسخه های خطی - ج ۱ تا ۱۲

دیباچی، ابراهیم

فهرست نسخه های خطی کتابخانه نوربخش خانقاه نعمت اللهی ج ۱، ۲

راستکار، فخری

فهرست کتابخانه مجلس شورای ملی- ج ۸ و ۱۸

روشن، محمد

فهرست نسخه های کتابخانه های رشت و همدان

روضاتی، محمد علی

فهرست کتابخانه شخصی حاج سید محمد علی روضاتی

فهرست کتب خطی کتابخانه های اصفهان

فهرست نفائس مخطوطات اصفهان

ره آورد، حسن

فهرست کتب خطی کتابخانه دانشکده پزشکی

سبحانی، توفیق

فهرست نسخه های خطی فارسی کتابخانه مغنیسا

ستوده، محمد ابراهیم

فهرست ۱.۸ نسخه خطی پشتو درکتابخانه پوهنتون و پشتو اکادمی

سزگین، فواد

کتابخانه ها و مجموعه های نسخه های خطی عربی درجهان همراه باکتابشناسی علوم قرآنی، حدیث، تاریخ، فرهنگ و ادبیات، فقه، کلام، تصوف، تنظیم و ترجمه از چنگیز پهلوان

سلطانی فر، صدیقه

کتابشناسی جغرافیا

سید یونسی، میر ودود

فهرست کتابخانه ملی تبریز، کتب خطی اهدائی مرحوم حاج محمد نخجوانی - ج ۱ و۲

شاکری، رمضان علی

فهرست کتب خطی کتابخانه عمومی فرهنگ وهنر مشهد، فارسی، عربی

شانه چی، کاظم مدیر

فهرست نسخه های خطی چهار کتابخانه مشهد

فهرست نسخه های خطی دوکتابخانه مشهد

شهرستانی، سید صالح

نسخه های خطی مؤلفات شیخ طوسی در کتابخانه ملک

شیروانی، محمد

فهرست نسخه های و قطعات و فرمانهای خطی نمایشگاه کتابخانه مرکزی دانشگاه تهران

فهرست نسخه های خطی کتابخانه وزیری یزد وابسته به کتابخانه آستان قدس - ج ۱ تا ۳

فهرستواره نسخه های خطی مجموعه مشکوة اهدائی به کتابخانه مرکزی و مرکز اسناد

صنیع الدوله، محمد حسن خان

فهرست جمیع نسخی که فعلاً درکتابخانه مبارکه حضرت رضا موجود است

ضرابیان، شفیقه

فهرست موجودی کتب غیر امانتی و کمیاب و عناوین نسخ خطی کتابخانه مرکزی دانشگاه تبریز، زیر نظر: غلام حسین تسبیحی

طباطبائی، مدرسی

آشنائی با چند نسخه خطی

فهرست نسخه ها ی خطی کتابخانه مدرسه رضویه قم

عراقی، مجتبی

فهرست کتابخانه مبارکه مدرسه فیضیه قم. ج ۱ ، ۲

عرفانیان، غلام علی

فهرست کتب خطی کتابخانه مرکزی آستان قدس رضوی - ج.۱

عطاردی قوچانی، عزیز الله

مخطوطات فارسی مدینه منوره

عماد فهرستی، حاج عمادالمحققین واعظ تهرانی

فهرست کتب کتابخانه مبارکه آستان قدس رضوی- ج ۱ تا ۳

عیسی خان میرزا

فهرست کتابخانه موزه همایونی

غلام رضایی، محمد

فهرست کتابهای کتابخانه انجمن آثارملی

فاضل، محمود (یزدی مطلق)

فهرست نسخه های خطی کتابخانه جامع گوهر شاد مشهد. ج ۱ تا ۳

فهرست نسخه های خطی کتابخانه دانشکده ادبیات و علوم انسانی دانشگاه فردوسی

فهرست نسخه های خطی کتابخانه دانشکده الهیات ومعارف اسلامی مشهد- ج ۱تا ۳

فهرست نسخه های خطی مدرسه خیرات خان مشهد مندرج در

فهرست نسخه های خطی کتابخانه های رشت وهمدان

فهرست نسخه های عکسی کتابخانه دانشکده الهیات و معارف اسلامی مشهد ج۳

فقیری، محمد صادق

فهرست کتب خطی کتابخانه ملی فارس- ج ۱ و ۲

فکرت، محمد آصف

فهرست نسخ خطی قرآنهای مترجم کتابخانه مرکزی آستان قدس رضوی- ج ۱

کمندی، حجاب

کتابشناسی نجوم

گلچین معانی، احمد

راهنمایی گنجینه قرآن

فهرست کتب خطی کتابخانه آستان قدس رضوی، ج ۷ ۸

مایل هروی، نجیب

فهرست کتب خطی کتابخانه آستان قدس رضوی- ج ۹

مرعشی، سید محمود

فهرست نسخه های خطی کتابخانه عمومی حضرت آیة الله العظمی نجفی مرعشی مدظلّه العالی ج ۱ تا ۱٦ (نظارت)

گنج وگنجینه (نظارت)

منزوی، احمد

فهرست کتابخانه، مجلس شورای ملی- ج ۱۱ تا۱٦

فهرست کتابهای خطی کتابخانه ملی ملک. ج ۱ تا ۳ و ۵

فهرست نسخه های خطی فارسی - ج ۱ تا ٦

منزوی، علی نقی

فهرست کتابخانه اهدائی آقای سید محمد مشکوة به کتابخانه دانشگاه تهران- ج ۱ و ۲

فهرست کتابخانه مدرسه عالی سپهسالار - ج۳ تا ۵

فهرست کتابهای مجلس شورای ملی- ج ۱۱ تا ۱٦ (نظارت)

مهدوی، یحیی

فهرست نسخه های مصنفات ابن سینا

مهران، فاطمه

فهرست کتابهای کتابخانه انجمن آثارملی

مستوفی، محمد طاهر

فهرستی ازکتب خطی و چیزهای گرانبهای بقعه و شیخ صفی

نامعلوم مصنفین

فهرست کتابخانه آستان قدس رضوی- ج۲ تا۶

فهرست کتابخانه مدرسه شعاعیه

کتابهای اهدائی ازموقوفه حسین کجوری هرج فرزند اسماعیل کجوری

به مسجد اعظم قم فهرست نسخ خطی آثار شیخ الرئیس ابوعلی سینا

موجود درکتابخانه ملی ملک موقوفه آستان قدس رضوی که به نمایش

گذاشته شده و ...

نائینی، میرزا مرتضی قلی خان

فهرست کتب کتابخانه مبارکه آستان قدس رضوی - ج ۱ تا ۳

نخجوانی، محمد

فهرست کتابخانه دولتی تربیت

نفسیی، سعید

فهرست کتابخانه مجلس شورای ملی- ج ۶

نورانی، عبدالله

فهرست نسخه های خطی چهارکتابخانه مشهد

فهرست نسخه های خطی دوکتابخانه مشهد

نور بخش، سید حسن

فهرست کتابخانه مدرسه عالی سپهسالار - ج ۱ و ۲

نیرهروی، محمد انور

آریانا

واحد، محمد جعفر

فهرست کتابخانه مدرسه عالی سپهسالار - ج ۱ و ۲

ولائی، مهدی

فهرست کتب خطی کتابخانه مرکزی آستان قدس رضوی - ج ۱۱

همدانی، جواد مقصود

فهرست نسخه های خطی کتابخانه عمومی اصفهان

فهرست نسخه های خطی کتابخانه های رشت و همدان

٢- کتب کے نام

آریانا

آشنائی باچند نسخه خطی

بعضی از نسخه های نایاب قلمی کابل

چند نسخه خطی از افغانستان

چند نسخه خطی کتابخانه های افغانستان

الذریعه الی تصانیف الشیعه

راهنمائی گنجینه قرآن

راهنمای گنجینه قرآن درموزه ایران باستان

راهنمای نمایشگاه خطوط خوش کتابخانه سلطنتی شاهنامه در موزه ها

صد و شصت نسخه از یک کتابخانه شخصی

فهرست آلبومهای کتابخانه سلطنتی

فهرست تاریخ، سفرنامه، سیاحت نامه، روزنامچه و جغرافیا خطی کتابخانه سلطنتی

فهرست جمیع نسخی که فعلاً در کتابخانه مبارکه حضرت رضا موجود است

فهرست دیوان های خطی کتابخانه سلطنتی

فهرست دیوان های خطی کتابخانه سلطنتی وکتاب هزار و یکشب

فهرست صد و هشت نسخه خطی پشتو در کتابخانه پوهنتون و پشتو اکادمی

فهرست قرآنهای خطی کتابخانه سلطنتی

فهرست کتابخانه آستان قدس رضوی - ج۲ تا ٦

فهرست کتابخانه اهدائی آقای سید محمد مشکوة به کتابخانه دانشگاه تهران ج ۱ تا ۷

فهرست کتابخانه دولتی تربیت

فهرست کتابخانه شخصی حاج سید محمد علی روضاتی

فهرست کتابخانه مبارکه مدرسه فشیضیه قم. ج۱ و۲.

فهرست کتابخانه مجلس شورای ملی ایران - ج ۱ تا ۲۱

فهرست کتابخانه مدرسه شعاعیه

فهرست کتابخانه مدرسه عالی سپهسالار ج ۱ تا ٥

فهرست کتابخانه مدرسه فاضلیه در مشهد

فهرست کتابخانه مرکزی دانشگاه تهران ج ۸ تا ۱۸

فهرست کتابخانه ملّی تبریز - کتب اهدائی مرحوم حاج محمد

نخجوانی - ج ۱ و ۲

فهرست کتابخانه موزه همایونی

فهرست کتابهای خطی آستانه معصومه قم

فهرست کتابهای خطی کتابخانه مجلس سنا - ج۱

فهرست کتابهای خطی کتابخانه ملی ملک، ج ۱ ، ۲، ۳، ۵

فهرست کتابهای کتابخانه انجمن آثار ملی

فهرست کتب آستان قدس رضوی

فهرست کتب خطی کتابخانه آستان قدس رضوی ج ۷، ۸، ۹

فهرست کتب خطی کتابخانه دانشکده پزشکی

فهرست کتب خطی کتابخانه شاهچراغ

فهرست کتب خطی کتابخانه عمومی فرهنگ و هنر مشهد، فارسی، عربی

فهرست کتب خطی کتابخانه عمومی معارف ج ۱. ۲

فهرست کتب خطی کتابخانه مجلس شورای اسلامی شماره ۲ (سنای سابق) ج ۲

فهرست کتب خطی کتابخانه مرکزی آستان قدس رضوی ج ۱۰، ۱۱، ج ۱ چاپ دوم

فهرست کتب خطی کتابخانه ملی فارس - ج ۱، ۲

فهرست کتـ...

فهرست کتب دینی و مذهبی خطی کتابخانه سلطنتی

فهرست کتب کتابخانه مبارکه آستان قدس رضوی ج ۱ تا ۳

فهرست مرقعات کتابخانه سلطنتی

فهرست مقالات فارسی

فهرست موجودی کتب غیر امانتی و کمیاب و عناوین نسخ خطی کتابخانه مرکزی دانشگاه تبریز

فهرست میکروفیلمهای کتابخانه مرکزی دانشکاه تهران ج ۱ تا ۳

فهرست نا تمام تعدادی از کتب کتابخانه سلطنتی

فهرست نسخ خطی آثار شیخ الرئیس ابوعلی سینا موجود در کتابخانه ملی ملک موقوفه آستان قدس رضوی که به نمائش گذاشته شده و...فهرست نسخ خطی آرشیف ملی افغانستان

فهرست نسخ خطی قرآنهای مترجم کتابخانه مرکزی آستان قدس رضوی ج ۱

فهرست نسخ خطی کتابخانه آستانه مقدسه قم

فهرست نسخ خطی کتابخانه ملی- ج ۱ تا ۱۰

فهرست نسخه های خطی چهار کتابخانه مشهد

فهرست نسخه های خطی دوکتابخانه مشهد

فهرست نسخه های خطی فارسی - ج ۱ تا ٦

فهرست نسخه های خطی فارسی کتابخانه مغنیسا

فهرست نسخه های خطی کتابخانه جامع گوهر شاد مشهد ج ۱ تا ۳

فهرست نسخه های خطی کتابخانه آیت الله رضوی

فهرست نسخه های خطی کتابخانه دانشکده ادبیات اصفهان

فهرست نسخه های خطی کتابخانه دانشکده ادبیات (دانشگاه تهران) ج ۱ تا ۳

فهرست نسخه های خطی کتابخانه دانشکده ادبیات و علوم انسانی دانشگاه فردوسی

فهرست نسخه های خطی کتابخانه دانشکده الهیات و معارف اسلامی مشهد ج ۱ تا ۳

فهرست نسخه های خطی کتابخانه دانشکده حقوق و علوم سیاسی واقتصادی دانشگاه تهران

فهرست نسخه های خطی کتابخانه عمومی اصفهان

فهرست نسخه های خطی کتابخانه عمومی حضرت آیت الله العظمی آقای گلپایگانی مدظله (ایران - قم) ج ۱ تا ۳

فهرست نسخه های خطی کتابخانه عمومی حضرت آیت الله العظمی نجفی مرعشی مدظله العالی ج ۱ تا ۱۶

فهرست نسخه های خطی کتابخانه مدرسه حجتیه قم

فهرست نسخه های خطی کتابخانه مدرسه رضویه قم

فهرست نسخه های خطی کتابخانه مدرسه فیضیه قم- سه جز در دو مجلد

فهرست نسخه های خطی کتابخانه مسجد اعظم قم

فهرست نسخه های خطی کتابخانه نوربخش خانقاه نعمت اللهی ج و ۲

فهرست نسخه های خطی کتابخانه وزیری یزد وابسته به کتابخانه آستان قدس ج ۱ تا ۳

فهرست نسخه های خطی کتابخانه های رشت و همدان

فهرست نسخه های خطی کتابخانه مدرسه خیرات خان مشهد مندرج در فهرست نسخه های خطی کتابخانه های رشت و همدان

فهرست نسخه های خطی و عکسی کتابخانه دانشکده الهیات و معارف اسلامی - ج ۱ و ۲

فهرست نسخه های عکسی کتابخانه دانشکده الهیات و معارف اسلامی مشهد مندرج در فهرست نسخه های خطی کتابخانه دانشکده الهیات و معارف

اسلامی مشهدج ۳

فهرست نسخه های مصنفات ابن سینا

فهرست نسخه های و قطعات و فرمانهای خطی نمایشگاه

کتابخانه مرکزی دانشگاه تهران

فهرست نفائس مخطوطات اصفهان

فهرست نمایشگاه خطوط خوش نستعلیق کتابخانه ملی

فهرست نمونه خطوط خوش کتابخانه شاهنشاهی ایران که به نمایش گذاشتد شده است

فهرستواره فقه هزار و چهار صد ساله اسلامی در زبان فارسی

فهرستواره نسخه های خطی مجموعه مشکوة اهدائی به کتابخانه مرکزی و مرکز اسناد

فهرستی از کتب خطی و چیزهای گرانبهای بقعه شیخ صفی

کتابخانه سعید نفیسی ونسخه های خطی او

کتابخانه هاومجموعه های نسخه های خطی عربی درجهان همراه باکتابشناسی علوم قرآنی، حدیث، تاریخ نگاری، تاریخ فرهنگ و ادبیات، فقه، کلام، تصوف

کتابشناسی جغرافیا

کتابشناسی نجوم

کتابهای اهدائی ازموقوفه حسین کجوری هرج فرزند اسماعیل کجوری به مسجد اعظم قم

گنج و گنجینه

مخطوطات فارسی در مدینه منوره نسخه های خطی دفتر ۱ تا

۱۲

نسخه های خطی مؤلفات شیخ طوسی درکتابخانه ملک

یاد بود فهرست کتب خطی کتابخانه مدرسه سلطانی

Manuscrits d' Afghanistan

❋ ❋ ❋

(ضمیمہ)

ایران میں اسلامی عہد کی فہرستیں

تحریر و تحقیق

ڈاکٹر علی نقی منزوی

استاد فلسفہ، دانشگاہ تہران

ترجمہ

سید عارف نوشاہی

کچھ اس ضمیمے کے بارے میں

«ایران اور افغانستان میں مخطوطات کی فہرستیں - کتابیات» کے تحت جو کچھ درج ہوا ہے وہ ۱۳۰۲ھ تا ۱۲۰۹ھ ایران (اور افغانستان) میں شائع ہونے والی قلمی نسخوں کی فہرستوں کا مجمل جائزہ ہے. اب اس ضمیمے میں جو معلومات پیش کی جارہی ہیں وہ جداگانہ نوعیت کی حامل ہیں. یعنی اس میں صدر اسلام سے لے کر چودہویں صدی ہجری کے وسط تک ایران میں تصنیف ہونے والی کتابیات کا تاریخی جائزہ لیا گیا ہے. ان دو کاموں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ اول الذکر «فہرستوں کی کتابیات» یعنی Bibliography of Catalogues ہے اور ثانی الذکر «کتابیات کی کتابیات» یعنی Bibliography of Bibliographies ہے.

ڈاکٹر علی نقی منزوی کا مقالہ فارسی زبان میں تھا اور اس کاعنوان «کتاب شناسی اسلامی ایران» ہے، مگر اپنے عنوان کے مطابق یہ جائزہ صرف ایران تک محدود نہیں ہے بلکہ اس میں عرب ممالک، ترکی، افغانستان اور ہندوستان میں تصنیف ہونے والی بعض کتابیات بھی شامل ہیں. بے شک ایسی کتابیات کا موجودہ جغرافیے کے مطابق ایران سے تعلق نہ سہی مگر ایران سے فکری تعلق ضرور ہے.

اس مقالے کے اردو ترجمہ اور زیر نظر کتابیات کے ساتھ اس

کے الحاق سے میرے خیال میں زیر بحث موضوع میں معلومات کا خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے. میں مقالہ نویس کے چھوٹے بھائی جناب احمد منزوی کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے یہ فارسی مقالہ فراہم کیا اور اس کے اردو ترجمے کی اشاعت کی اجازت بھی مرحمت فرمائی.

یہاں یہ اطلاع دینا بھی بے محل نہ ہوگا کہ ڈاکٹر علی نقی منزوی اور احمد منزوی کا تیار کردہ مشترکہ مقالہ، عنوان «BIBLIOGRAPHIES AND CATOLOGUES...ii-In Iran» کے تحت ENCYCLOPAEDIA IRANICA Volume IV, Fascicule 2-3 میں صفحہ ۲۱۹ تا ۲۳۵ شائع ہو چکا ہے. مذکورہ جلد ڈاکٹر احسان یار شاطر کی زیر نگرانی ادارہ Routledge & Kegan Paul نے ۱۹۸۹ میں نیو یارک سے شائع کی. اُس مقالے میں ایران کی جدید دور کی مزید پچاس کتابیات کا تذکرہ ہوا ہے جو ہمارے ترجمے میں شامل نہیں ہیں.

عارف نوشاہی
(مترجم)

«فہرست»

۱- فارسی لغت کی کتابوں میں «فہرست» کا مطلب کسی کتاب یا فصل کے مندرجات کے جزئیات کا بیان ہے جو کتاب کے شروع یا آخر میں لگائی جاتی ہے. لغت نامہ «دہخدا» میں لکھا ہے «ایسی تحریر جس میں کتابوں کے اسماء ہوں». فیروز آبادی نے «قاموس» میں یوں تشریح کی ہے: «الفہرس، ہوالکتاب الذی یحمیع فیه الکتب»[۱] یعنی فہرست وہ کتاب ہے جس میں کتب (کے نام) جمع کیے جاتے ہیں].

فارسی فرہنگوں میں «فہرست» اور «فہرس» دونوں موجود ہیں لیکن بغیر «تاء» کے فارسی میں بہت کم چلن ہے. خوارزمی نے «مفاتیح العلوم» میں فہرست کا مفہوم امور کی تفصیل اور دفاتر [Registers] بیان کیا ہے لیکن آج کل کی عربی میں «تاء» کے ساتھ اس کا استعمال کم ہی ہے. بعض اسے فاحش غلطی سمجھتے ہیں. بہر حال اس لفظ کے معرّب ہونے پر تو سبھی کا اتفاق ہے لیکن دہخدا اور ڈاکٹر معین اس لفظ کا اصل پہلوی زبان اور بعض معاصر ترک اس کا اصل رومی زبان قرار دیتے ہیں (اقیانوس در ترکی، قاموس ج ۲ ص ۲<۳).

کتاب شناسی اور نسخہ شناسی

۲-آج کل فہرست عام طور پر دوطرح کی معلومات پر مشتمل ہوتی ہے.

الف: کتاب اور اس کے مصنف کے بارے میں معلومات، جسے اب «کتاب شناسی» کہا جانے لگا ہے.

ب: کسی نسخہ یا نسخوں کے بارے میں معلومات، جسے آج کل «نسخہ شناسی» کہتے ہیں.

اگرچہ یہ تقسیم حال ہی میں رائج ہوئی ہے لیکن قدیم فہرستوں کو بھی اسی دوگانہ مفہوم کے ساتھ دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے؛ یعنی ایسی فہرستیں جو مخصوص افراد یا طبقوں کی تصنیفات کے لئے لکھی گئیں یا اجازت ناموں میں درج کتب کے اشاریے، ان میں زیادہ تر توجہ «کتاب شناسی» کی طرف مرکوز ہے. اور وہ فہرستیں جو ایک مخصوص کتب خانے یا کتب خانوں کے لیے تیار کی گئیں، ان میں زیادہ تر توجہ «نسخہ شناسی» کی طرف رہتی ہے.

معاشرے میں علم و فکر کی ترقی کی تاریخ

۳- چونکہ قدیم اسلامی دور میں زیادہ ترکتابوں اور رسالوں کے نام اپنے موضوع کے قریب ہیں، اس لیے فہرستیں خواہ وہ مختصر یا صرف اسماے کتب پر مشتمل ہوں "تاریخ" علم کے کئی پوشیدہ گوشوں کو ظاہر کر دیتی ہیں اور دانش وروں کے علمی مناظروں اور عقائد و نظریات کی کشمکش سے پردہ اٹھاتی ہیں. ملل و نحل اور اکابر فلسفہ و کلام کے فلسفی نظریات کا سراغ بھی انھی فہرستوں سے ملتا ہے.

اجازت ناموں اور خلافت ناموں میں درج اسماء کتب

۴- «اجازت نامہ» کو شاید اُن ادوار کی یادگار قرار دیا جا سکتا ہے جب علم محدود کرنے کی کوشش کی جاتی تھی اور تمام انسانی طبقوں میں اس کے فروغ کی ممانعت تھی. خود لفظ «اجازت» اس قیاس کو تقویت دیتا ہے ورنہ اس کے لیے «سند» یاکوئی اور ملتا

جلتا لفظ استعمال کیا جاتا، جیسا کہ صوفیہ کے ہاں «ارشاد نامہ» یا «شجرہ نامہ» یا «کرسی نامہ» معمول ہے (فہرست گنج بخش ۲: ۲.۸۲، ایضاً: ۲۱۸.، ایضاً ۲۱۳۲، نفیسی، تاریخ نثر و نظم ۱:۳۲۲ و ۶۱.) اور اہل صنعت و حرفت کے ہاں «کسوت نامہ» استعمال ہوتا ہے (فہرست مشترک فارسی پاکستان ۲: ۲۵.۹./ ۲۵۱۳) اور اسماعیلی اسے چار درجوں سماع، مناولت، اجازت، صحیفہ پر تقسیم کرتے ہیں اور آخری درجہ سب سے اعلی سمجھا جاتا ہے (فہرست مجدوع ص ۲۸۸).

روایتی اجازت ناموں میں استاد کی طرف سے شاگرد کو یہ اجازت دی جاتی ہے کہ فلاں بات وہ دوسروں کی بھی سکھا سکتا ہے، یا فلاں کتاب یا کتابیں وہ دوسروں سے بیان یا روایت کر سکتا ہے. (ذریعہ ۱:۱۳۱). اسی لیے بعض معتبر اجازت ناموں میں کتابوں کی فہرست درج ہوتی ہے جن کی تعلیم اور روایت کی شاگرد کو اجازت دی جاتی ہے. بعض اوقات اس فہرست میں «کتاب شناسی» کی خصوصیات بھی پائی جاتی ہیں. کبھی کبھار ایسا بھی ہوا ہے کہ شاگرد اپنے استاد کی تصانیف یادیگر متفرق کتابوں کے نام لکھتا تھا اور استاد سے ان کے بارے میں اجازت طلب کرتا تھا اور استاد اپنی تصانیف کی براہ راست اور دوسروں کی تصانیف کی مجاز روایت کے ساتھ شاگرد کو اجازت دے دیتا تھا.

اس نوعیت کی فہرستِ کتب کا قدیم ترین اسلامی نمونہ شاید ابو غالب زراری (۲۸.-۳۶۸ھ) کا وہ اجازت نامہ ہے جو ۳۵۶ ھ کو جاری کیا گیا. جس میں اس نے اپنے سے ماقبل اجازت ناموں اور

خلافت ناموں کو بھی نقل کیا ہے. (ذریعہ۱:۱۲۳، ۲:۲٦۵).

۵- اسماء کتب کے حامل اجازت ناموں کے کچھ اورنمونے یہ ہیں:

* سید مرتضی کی اجازت جو انہوں نے اپنے شاگرد محمد بصری کی طرف سے استاد کی تصانیف کی تیار کردہ فہرست کی پشت پر تحریر کی. دیکھیے اسی مقالے میں نمبر ۳۲.

* ابن جنی عثمان (۳۳۰-۳۹۲ھ) کا اجازت نامہ جو یاقوت نے معجم الادباء (۱۲:۹۰۱-۱۱۱) میں درج کیا ہے. دیکھیے اسی مقالے میں شمارہ ۱۹.

* علامہ حلی (٦۲۸-۷۲٦ھ) کا اجازت نامہ جو بنی زہرہ کے لیے تحریر کیا اور «بحار الانوار» کی جدید اشاعت (ج۱۰۳ ص ۱۱۷) میں طبع ہوا ہے. دیکھیے اسی مقالے میں شمارہ ۲۳.

میں یہاں پہلے ان فہرستوں کا ذکر کروں گا جن کانام اور مندرجات کی تفصیل دیگر کتب کے ذریعے ہم تک پہنچی ہے [اور آج وہ بالذات موجود نہیں ہیں]. اس کے بعد ان فہرستوں کا ذکر ہوگا جو اب دستیاب ہیں.

الف - قدیم ترین معلوم فہرستیں

٦- فہرست کتب خانہ مأمون

اگرچہ فہرست نویسی کی روایت اتنی پرانی نہیں ہے جتنی خود تصنیف و تألیف کی، تاہم عام اور معمولی کیفیت میں فہرست سازی کی تاریخ، اس سے چنداں متاخر بھی نہیں ہے. شاید لفظ «فہرست» کا استعمال پہلی بار اس مکالمے میں دیکھنے میں آیا جو

فضل ذوالریاستین کے بھائی حسن بن سهل سرخسی (۱۲۶-۲۳۶ھ)
اور مأمون عباسی(۱۷۰-۲۱۸) کے درمیان ہوا اور یہ «جادوان خرد»
تألیف مشکویہ (۴۲۱ھ) کے آغاز میں درج ہوا ہے. جاحظ (۲۵۲
ھ) حسن سهیل سے نقل کرتا ہے کہ ایک دن مأمون نے مجھ سے
پوچھا ایرانیوں کی کتابوں میں سے کون سی کتاب زیادہ قدرو قیمت
والی ہے؟ میں نے کہا «جاویدان خرد». اس نے حکم دیا کہ اس کے
کتب خانے کی فہرست لائی جائے. جب فہرست میں تلاش کیا گیا تو
اسے «جاویدان خرد» کا نام نہیں ملا. اس نے معترض ہو کر پوچھا
ایسی قیمتی کتاب کا نام اس میں کیوں نہیں ہے؟ میں نے کہا اس
کا ایک نسخہ «ذوبان» (زرتشتی عالم) کے پاس ہے میں نے اس سے
اپنے لیے مختصر نقل تیار کی ہے. (جاویدان خرد. عربی، طبع بدوی
ص ۲۱ اور فارسی ترجمہ قزوینی، طبع دانش پژوہ ص ۲۱). حسن
کے مأمون کو جواب سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ صرف مأمون کے
ذاتی کتب خانے یا «دارالحکمة» میں موجود نسخوں کی فہرست تھی.

۷- فہرست کتب خانہ غزنہ

عہد عتیق کے سفرناموں میں سے «سفر جیشر» کے
انکشافات کے ضمن میں شارلمان (۷۴۲-۸۱۴ء) کے دربار کے پادری
الکوئین نے یہ دعوی کیا تھا کہ اس سفرنامے کا نسخہ اسے غزنہ کے
کتب خانے میں ملا ہے. تیسری صدی ہجری کے اس کتب خانے کی
باقاعدہ فہرست کا بھی ذکر ہوا ہے (سفرنامہ جیشر، انگریزی اشاعت
کا مقدمہ ۱۹۳۲ء، سن جوز فاؤنڈیشن کیلے فورنیا، فارسی ترجمہ از
عبدالحی حبیبی مجلہ «راہنمای کتاب» بہمن سال ۱۳۴۱ش، ص

۹۹).

۸- جن فہرستوں کا ذکر ندیم نے کیا ہے.

ندیم نے «الفہرست» ۳۷۷ھ میں لکھی. جس میں «دارالحکمۃ» کاذکر ہوا ہے، اس کا قیام ہارون (۱۷۰ - ۱۹۳ھ) کے عہد میں فضل بن نوبحت منجم (الفہرست، طبع تجدد، ص ۳۳۳) اور پچاس کتابوں کے مصنف علان شعوبی (ایضاً، ص ۱۱۸) کے تعاون سے ہوا. ندیم لکھتا ہے: مأمون (۱۹۸-۲۱۸ھ) نے سھل بن ہارون ہیونی دشت میشانی (م۲۱۵ھ) کو اس کتب خانے کا نگران اور سعید بن ہویم (ایضاً، ص ۱۳۲ و ۱۳۹) کو اس کا معاون مقرر کیا. اگرچہ ندیم نے «جاویدان خرد» میں مذکور فہرست کاتذکرہ تو نہیں کیا لیکن اس نے بعض دیگر دانش وروں کی تصانیف کی فہرستوں کاکثرت سے ذکر کیا ہے. مثلاً جابر نے اپنی تصنیفات کی فہرست خود تیارکی اور آخر میں لکھا کہ میں نے اس کے علاوہ تیس بلا عنوان کتابیں بھی لکھی ہیں. (ایضاً، ص۲۲۲).

جن فہرستوں کا تذکرہ دوسروں نے کیا ہے:

نجاشی (۳۷۲-۴۵۰ھ) اور طوسی (۳۸۵-۴۶۰ھ) نے بھی چند دانش وروں کا تذکرہ کیا ہے جنھوں نے اپنی تصانیف کی فہرست خود تیار کی تھی یا کسی دوسرے نے ان کی تألیفات کی فہرست لکھی تھی.

۹- ابن بطہ محمد بن جعفر قمی نے جو احمد برقی (م۲۸۰ھ) سے روایت کرتا ہے، اپنی تصانیف کی فہرست تیار کی تھی جس سے نجاشی (۳۷۲-۴۵۰ھ) نے ابن بطہ اور ابن قبہ

کے حالات لکھتے وقت استفادہ کیا تھا. (قہپائی ٥: ١٧٢ و ٢٥٢، ذریعہ ١٦: ٣٧٢).

١٠- اشعری قمی سعد بن عبداللہ (م. ٣٠ھ) کے بارے میں طوسی اور شہر آشوب نے اپنی اپنی فہرست میں لکھا ہے کہ اس نے ان کتابوں کی فہرست تیار کی تھی جن کی اس نے روایت کی تھی.

١١- عبدان اسماعیلی نے اپنی تصانیف کی فہرست لکھی تھی. اور ندیم نے اس سے مختصراً نقل کیا ہے (الفہرست، مقالت ٥ فن ٥، طبع تجدد ص ٢٢٠). عبدان کی فہرست کا ایک نسخہ خواجہ نصیر (م٦٧٢ھ) کے پاس تھا (سزگین ٧: ١٢٣، ١٣٧).

١٢- محمد بن عمر کشی (م٣٢٨ھ) نے بھی فہرست تیار کی تھی جس سے «اختیار الرجال» میں نقل کیا گیا ہے (قہپائی ١: ٣:١١٢)

١٣-علی بن حسین سعودی (م٣٢٦ھ). کشی نے اس سے ایک فہرست منسوب کی ہے. (قہپائی ٢: ١٨٦).

١٢- عیاشی: محمد بن مسعود سمرقندی فقہاے شیعہ میں سے تھا. ندیم کہتا ہے کہ جنید بن محمد نے اپنی ایک کتاب کے آخر میں عیاشی کی تصانیف کے نام لکھے ہیں اور میں اس سے نقل کرتا ہوں (الفہرست، مقالت ٥، فن ٥ طبع تجدد ص ٢٢٢).

١٥- ابن قولویہ جعفرقمی (م ٣٦٧ھ) نے ان کتابوں اور «اصل» کی فہرست مرتب کی تھی جن کی روایت اس نے کی تھی اور طوسی نے اس کےحالات میں اس کاذکرکیا ہے. (قہپائی ٢: ٢١).

١٦- ابن جنید اسکافی: محمد بن احمد (م ٣٨١ھ) نے اپنی

تألیفات کی فہرست تیار کی تھی. طوسی نے اس کے حالات میں اس فہرست کا ذکرکرتے ہوئے لکھا ہے: « اس نے اپنی کتابوں کی مفصّل اور مبوّب فہرست لکھی ہے اور میں طوالت کی وجہ سے اسے نقل نہیں کر رہا ». لیکن نجاشی نے ابن جنید کے حالات میں اس کی فہرست سے ۱۵۰ تصانیف کے نام نقل کیے ہیں. (قہپائی ۵:۱۲۷-۱۳۱).

۱۷- ابن بابویہ صدوق: محمد بن علی (م ۳۸۱ھ) نے علماء کی کتابوں کی فہرست تیار کی تھی جس کاحوالہ اس نے اپنی ایک دوسری تصنیف «من لا یحضرہ الفقیہ» میں دیا ہے. طوسی نے بھی اپنی فہرست میں زیدنرسی کے حالات میں ابن بابویہ محمد بن علی کی فہرست سے نقل کیا ہے اور اپنے حالات میں لکھا ہے کہ اس کی فہرستِ کتب مشہور ہے.

۱۸- ابن جنی عثمان (۳۳۰-۳۹۲ھ) نے اپنی تصانیف کی فہرست اس اجازت نامے میں درج کی ہے جو اس نے ۳۸۴ھ میں حسین بن احمد بن نصر کے لیے تحریر کیا تھا (ذریعہ ۱۶: ۳۷۹، معجم الادباء ۱۲: ۱۰۹-۱۱۱).

۱۹- کتب خانے کی فہرست دس جلدوں میں تھی. یاقوت لکھتا ہے «جب سامانیوں نے صاحب عباد سے مطالبہ کیا کہ وہ آل بویہ کی وزارت چھوڑ کر ان کی وزارت اختیار کر لے تو اس نے جواب دیا کہ میرے لیے یہ کیسے ممکن ہے کہ خراسان آؤں؟ کیونکہ میرا کتب خانہ چار سو اونٹوں کے سامان کے برابر ہے».

ابوالحسن بیہقی کا قول ہے کہ رَے کا موجودہ کتب خانہ

مذکورہ بالا بیان کی سچائی کو ثابت کرتا ہے کیونکہ میں نے محمود غزنوی کے ہاتھوں اس کتب خانے کو آگ لگنے کے بعد دیکھا تھا، اس کی فہرست دس جلدوں میں تھی. (معجم الادباء ۲: ۳۱۵، ۲۵۹:۶).

۲- مقدسی نے ۳۷۵ھ میں اپنی ایک تصنیف میں ۳۳۸-۳۶۲ھ کے دوران شیراز کے حکمران عضدالدولہ کے کتب خانے کا ذکر کیا ہے جس کے کتابدار بھی مقرر تھے اور کتابیں الماریوں میں موضوع وار رکھی گئی تھیں اور ان کے نام فہرستوں میں درج تھے. (احسن التقاسیم. عربی متن ۴۴۹، فارسی ترجمہ ۳۶۸-۳۶۹).

۲۱- ابن سینا (م۴۲۸ھ) کا نوح بن منصور سامانی کے کتب خانے کے متعلق بیان ہے کہ وہ کئی کمروں پر مشتمل تھا اور ہر کمرے میں کئی صندوق رکھے تھے جن میں خصوصی علوم کی کتابیں موجود تھیں. میں [ابن سینا] نے اوائل زمانے کی کتابوں کی فہرست دیکھی اور ایسی کتابیں پائیں جن کے نام تک لوگوں کو معلوم نہیں تھے (پورسینا از جوزجانی، طبع نفیسی ص ۶۵).

۲۲- ابن عبدون: احمد عبدالواحد (م۴۲۳ھ) کے پاس ایک فہرست تھی جس سے طوسی نے اپنی فہرست میں استفادہ کیا ہے (قہپائی ۱: ۶۶).

۲۳- ابن غضائری احمد نے جن کے والد حسین کا انتقال ۴۱۱ھ میں ہوا، کتابوں کی دو فہرستیں اور رجال پر ایک کتاب تصنیف کی. اب صرف موخرالذکر کتاب ہی دستیاب ہے. طوسی نے اپنی فہرست کے ابتدا میں لکھا ہے: «احمد غضائری نے دو فہرستیں

تیار کیں ایک «مصنفات» * شیعہ کے لیے اور دوسری «اصول»
* شیعہ کے لیے اور میں (طوسی) نے ان دونوں کو ایک
ساتھ اپنی فہرست میں مرتب کیا ہے»۔ غضائری کی ان دو
کتابیات کے نسخے دستیاب نہیں ہیں۔ ان کی تیسری تصنیف «کتاب
الضعفا» ساتویں صدی ہجری میں احمد ابن طاوس (م۶۷۳ھ) کے
ہاتھ لگی تو اس نے ۶۲۲ھ میں اپنی تصنیف «حل الاشکال» میں
اسے متفرق طور پر شامل کیا۔ ابن طاوس نے اس کتاب میں رجال
شیعہ پر پانچ «اصل» (رجال، فہرست طوسی، اختیار کشی، نجاشی،
الصغفاء غضایری) کوباہم مخلوط کرکے از سر نو حروف تہجی پر
مرتب کیا ہے۔ گیارہویں صدی ہجری میں ملا عبداللہ شوشتری
(م۱۰۲۱ھ) نے «حل الاشکال» میں شامل غضائری کے متفرق مواد
کو باہر نکالا اور «ضعفاء غضائری» کا ایک نیا متن تیار کیا۔ بعد
میں عنایت اللہ قہپائی نے ۱۰۱۶ھ میں محولہ بالا پانچ کتابوں میں
مذکور رجال کو ایک بار پھر [حروف تہجی کی ترتیب پر] مسلسل
ایک کتاب میں مرتّب کیا اور اس کانام «مجمع الرجال» رکھا۔

۲۲- مفید: محمد بن محمد بن النعمان (۳۳۸-۴۱۳ھ) نے
اپنی تصانیف کی فہرست تیار کی جو طوسی نے نقل کی ہے (قہپائی

---

* تألیف شدہ «تصنیف» اور روایت شدہ «اصول» کے درمیان فرق کے
لیے دیکھیے: قہپائی ۱:۹، کشف الظنون، عنوان فقہ، طبع یالتقایا ص۱۲۸۲،
الاصل فیالفروغ تألیف شیبانی (م۱۸۹ھ)، ذریعہ ۲۲: ۳۱۶-۳۱۸، احسن التقاسیم
ترجمہ منزوی، حاشیہ ص ۳۲۶.

۶:۳۲:۵). مفید کی تصانیف کی بہترین فہرست حال ہی میں ایک جاپانی ایران شناس میکڈرمٹ J. McDermott نے تیار کی ہے جس کا فارسی ترجمہ احمد آرام نے کیا ہے اور «اندیشہ ہای کلامی شیخ مفید» کے نام سے ۱۳۶۳ ش میں ۵۸۸ صفحات میں چھپا ہے. اس میں مفید کی ۱۷۲ کتابوں کا ذکر ہوا ہے.

ب- قدیم ترین موجود فہرستیں

۲۵ - فہرست جالینوس اور اس کے ترجمے:

جالینوس طبیبِ پرگا موسی(۱۳۰-۲۰۰ھ) نے اپنی تصانیف کی فہرست تیار کی جس کا نام «پیناکس» ہے اور عربی میں «فینکس» کہتے ہیں. یہ فہرست دو حصوں پر مشتمل ہے. ۱- اس کی طبّی تصانیف. ۲- منطق، فلسفہ اور قواعد پر تصانیف. وہ ہر تصنیف کے وقت اپنی عمر اور تألیف کا سبب بھی بتاتا ہے. فہرست جالینوس میں اس کی ۱۲۹ کتابوں کا تعارف درج ہوا ہے. ایوب رہاوی سریانی معروف بہ ابرش بغدادی نے اس کا یونانی زبان سے سریانی میں ترجمہ کیا(دیکھیے مقدمہ حنین بر ترجمہ عربی فہرست جالینوس) اور حنین بن اسحاق نے اسے سریانی سے عربی میں منتقل کیا اور اس کی شرح لکھی.

۲۶- فہرست حنین برائے تصانیف جالینوس اور اس کا تکملہ از رازی:

ابو زید حنین بن اسحاق عبادی (۱۹۲-۲۶۰ھ) حیرہ کا عرب سریانی باشندہ ہے. وہ تیسری صدی ہجری کے عالی مقام اطباء اور مترجمین میں سے تھا. اسے یونانی، سریانی، فارسی اور عربی زبانوں

پر عبور حاصل تھا. اس کی ولادت «حیرہ»میں ہوئی جو اس وقت نجف سے ۱۸ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے. اس کی ولادت سے دو سو سال پہلے تک یہ مقام حکومتِ ساسانی سے وابستہ عرب امراء کا مرکز تھا. اور مغربی گوشے میں ایک مثلث کی طرح تھا. جس کے مشرقی کونے میں جندی شاپور اور شمالی کونے میں سورا، اس زمانے کے دو علمی مراکز واقع تھے. حنین نے فارس میں عربی سیکھی اور بغداد میں مأمون کی خدمت میں پہنچا. اس کاتقرر دارالترجمہ میں بطور راہنما ہوا. وہ خود ترجمے کرتا اور دیگر دانش وروں کے تراجم کی تصحیح بھی کرتا. اس کے حالات ابن خلکان ۱:۲۵۵، الفہرست، طبع تجدد ۳-۳۵۲، طبقات الاطباء ۱:۱۸۲، قفطی ۱۷۱، عیون الابنا از ابن ابی اصیبعہ اور طبقات الحکماء از ابن جلجل میں ملتے ہیں. اس کے حالات و تصانیف پر گبریلی کا مقالہ مطبوعہ مجلہ ایزیس ۶:۲۸۲-۲۹۶، بہ سال ۱۹۲۲ء اور ماکس مایرہوف کا «عشر مقالات فی العین» تألیف حنین مطبوعہ قاہرہ ۱۹۲۸ء پر فاضلانہ انگریزی اور عربی مقدمہ موجود ہے. حنین کی اہم تصانیف میں سے ایک وہ خط ہے جو ۲۲۲ھ میں متوکّل عباسی (۲۳۲-۲۴۷ھ) کے درباری علی بن یحیی بن ابو منصور (م ۲۵۷ھ) کو لکھا گیا. جس میں جالینوس کی ان کتابوں کاتعارف ہے جو سریانی اور عربی زبانوں میں ترجمہ ہو چکی تھیں. گویا یہ اسلامی تاریخ میں قدیم ترین فہرست ہے. حنین نے اس فہرست کے عربی ترجمے میں جالینوس کی تمام کتابوں کاذکر، مترجم اور ترجمہ کروانے والے کے نام کے ساتھ کیا ہے. اس ترجمے کا منحصربفرد نسخہ.کتب خانہ ایا صوفیہ

(استنبول) میں نمبر ۳۶۳۱ کے تحت موجود ہے. جرمن مستشرق برگشٹراسر نے اس کا جرمنی زبان میں ترجمہ کیا اور عربی متن کے ساتھ ۱۹۲۵ء میں لایپزیگ سے شائع کیا. ماکس مایر ہوف نے اس اشاعت پر ایک تنقیدی مقالہ انگریزی میں تحریر کیا اور مجلہ ایزیس ۸:۶۸۵-۷۲۲ میں چھپوایا. اس کا فارسی ترجمہ ڈاکٹر مہدی محقق نے کیا جو کتاب «بیست گفتار» ص ۳۶۸-۲۱۶ میں چھپ چکا ہے.

۲۷- محمد زکریا رازی نے فہرست حنین کا تکملہ لکھا (الفہرست، طبع تجدد ص ۳۵۸:۲). بیرونی نے تکملہ رازی کو ایک مستقل کتاب قرار دے کر اسے فنون متفرقہ کے حصے میں نمبر ۱۷۵ کے تحت درج کیا ہے. لیکن ابن ابی اصیبعہ نے اسے رازی کی کتاب الجامع (=حاوی) کا بارہواں حصہ قرار دے کر یوں لکھا ہے: «القسم الثانی عشرفیما استدرکه...= بارہواں حصہ جالینوس کی ان کتابوں کے بارے میں جن کا ذکر حنین نے نہیں کیا مگر رازی نے اضافہ کیا ہے. درحقیقت خود جالینوس کی فہرست میں بھی ان کا ذکر نہیں ہوا تھا».

محمد زکریا رازی کی فہرستیں

رازی سے دو فہرستیں منسوب ہیں: ایک فہرست تصانیف جالینوس از حنین کا تکملہ جس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے.

۲۸- دوسری خود رازی کی اپنی تصانیف کی تیار کردہ فہرست جس سے ندیم اور قفطی نے استفادہ کیا ہے. رازی کی تصانیف کی قدیم ترین دستیاب فہرست وہی ہے جو ندیم نے رازی کی وفات سے آدھی صدی بعد اپنی فہرست میں «فہرست رازی»

کے عنوان سے نقل کی ہے (الفہرست، طبع تجدد ص ۵۹-۳۵۶، ۲۲۳)۔ جیسا کہ آگے چل کر ذکر آئے گا رازی کی تصانیف کی فہرست خود اس کے علاوہ، ندیم اور تیسری بار بیرونی نے مرتب کی. فہرست ندیم میں رازی کی کتابوں کی تعداد ۱۷۱ ہے اور فہرست بیرونی میں ۱۸۲ تک پہنچ گئی ہے (دیکھیے: بیرونی کی فہرستیں، نمبر ۳۱).

۲۹- ندیم: ابوالفرج محمد بن اسحاق المعروف ابن ندیم متوفی ۲۰ شعبان ۳۸۵ھ . اس نے اپنی فہرست ۳۷۷ھ میں لکھی. (طبع تجدد ۲۱ و ۹۶ و ۱۲۶). قمی نے «ہدیہ الاحباب» میں ندیم کی تاریخ ولادت جمادی الثانی ۲۹۷ھ اور وفات ۳۸۵ھ، اور مقریزی نے «الوافی بالوفیات» میں ۳۸۰ھ درج کی ہے. چلپی کی «کشفِ الظنون» کی قدیم اشاعت میں ندیم کی اس تصنیف کا نام «فوز العلوم» تحریر ہوا ہے اور اسی سے یہ نام ذریعہ ۱۶:۲:۳۷۷ میں منتقل ہوا ہے؛ لیکن کشف الظنون کی جدید اشاعت میں یہ «فہرست العلوم» میں تبدیل ہو گیا ہے اور شاید یہی مناسب تر ہے. فہرست ندیم ان علوم کی سب سے بڑی فہرست ہے جو ما قبل اسلام اقوام سے مسلمانوں تک پہنچے اور خود مصنف کے ادوار تک [اسلامی معاشرے میں] رائج تھے.، یہ کتاب دس مقالات پر مشتمل ہے: اول: قدیم دور. تین فن پر تقسیم ہوا ہے: ۱-قدیم اقوام کی زبانیں اور خطوط. ۲- گذشتہ آسمانی کتابیں. ۳- قرآن. دوم: علمائے نحو، تین فن: ۱- بصرہ کے علمائے نحو اور ان کی کتابیں. ۲- کوفہ کے علمائے نحو اور ان کی کتابیں. ۳- دونوں شیوہ ہائے فکر کو باہم ملانے والے

علمائے نحو اور ان کی کتابیں. سوم: علمائے اخبار و نسب وسیر، تین فن: ۱- مورخین اور ان کی کتابیں. ۲- ملوک، مترسلین اور کارکنان خراج. ۳- ندما اور گانے والے اور ان کی کتابیں. چھارم: شعر، دوفن: ۱- عہد جاہلیت ۲- اسلام. پنجم: کلام، پانچ فن: ۱- معتزلہ و مرجہ اور ان کی کتابیں، ۲- متعصّب اور نرم شیعہ اور ان کی کتابیں. ۳- سنّی. ۴- خوارج اور ان کی کتابیں. ۵- صوفیہ اور زاہدوں کی کتابیں. ششم: فقہائے ہشت مسلک: ۱- مالکی، ۲- حنفی ۳- شافعی. ۴- داودی ۵- شیعہ. ٦- محدث. ۷- طبری. ۸- خارجی. ہفتم: علم و فلسفہ، تین فن: ۱- فلاسفہ، علمائے طبیعیات و منطق ۲- ماہرین ہندسہ و ریاضی، ۳- اطباء ہشتم: مسامرین اور خرافہ گوون کے حالات، تین فن: ۱- قصہ گوون کی تاریخ. ۲- شعبدہ بازوں کی تاریخ. ۳- ان موضوعات پر بے نام کتابیں. نہم: ادیان و مذاہب، دو فن: ۱- صابی، مانوی، بصانی، مرقیونی. ۲- مشرقی، ہندی اور چینی مذاہب. دہم: قدیم اور جدید کیمیا گروں کے حالات میں.

منگولوں کے تسلط اورعلوم کے زوال کے بعد اس کتاب سے بے اعتنائی رہی تا آنکہ انیسویں صدی عیسوی میں آسٹریا کے گوستاو فلوگل (۱۸۰۲-۱۸۷۰ء) نے چند نسخوں کی مدد سے اس کی تصحیح کی اور ۱۸۷۱ء میں لایپزیک سے شائع کیا. بعد میں اسی نسخے سے مصر میں بھی اشاعت ہوئی. اس کے بعد رضا تجدد نے اس کا چسٹر بیٹی کے مخطوطے سے مقابلہ کرکے کئی حصوں کااضافہ کیا جو فلوگل کو نہیں ملے تھے اور اس طرح نسبۃً ایک

مکمل تر نسخہ تیار کرکے اسی سے فارسی ترجمہ کیا اور ۱۳۴۳ش میں چھاپا. بعد ازاں ۱۹۷۳ء میں عربی کا مکمل متن بھی ۲۲۶ صفحات میں شائع کیا. ندیم نے اس فہرست میں سابقہ اورمعاصر اقوام کے علوم کی تاریخ پر توجہ دی ہے اور کتابوں کے ضمن میں نام اورموضوع کے بیان پر ہی اکتفا کیا ہے. لیکن بعض مقامات پر وہ آج کل کی کتاب شناسی کی طرح کتاب کی دیگر خصوصیات مثلاً ابتدا اورخاتمے کی عبارت بھی نقل کرتا ہے. مثلاً اس نے اسحاق موصلی کی کتاب «اغانی» کے گیارہ حصوں کی ابتدائی سطورنقل کی ہیں (طبع تجدد ص ۱۵۹) اور الجاحظ کی کتاب «حیوان» کا آغاز بھی بیان کیا ہے (طبع تجدد: ۲۱۵).

۳- زراری کا تیار کردہ اشاریہ کتب جس کا ذکر نمبر ۲ کے تحت گذر چکا ہے، «کشکول بحرینی» میں چھپا ہے. (ذریعہ ۱:۲۳- ۱۲۲ و ۲: ۳۶۵).

پانچویں صدی ہجری:

فہرست نویسی کی تکمیل کی روش

پانچویں صدی ہجری میں فہرست نویسی میں دو باتیں نمایاں ہیں: ایک، البیرونی کی فہرستیں جو مشرقی ایران میں لکھی گئیں اور ان میں علمی پہلو نظر آتا ہے؛ دوسری، مغربی ایران میں تیار ہونے والی فہرستیں جن میں گویا شیعیت کو چھلنی سے گذارا گیا ہے.

۳۱- بیرونی کی فہرستیں

ابو ریحان بیرونی (۳۶۲-۴۴۰ھ) کی تیار کردہ ایک فہرست دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ رازی کی تصانیف کی فہرست پر مبنی ہے جس کا ذکر پہلے گذر چکا ہے، دوسرا حصہ خود بیرونی کی تصانیف کی فہرست پر مشتمل ہے۔ اس نے یہ فہرست ۴۲۷ھ میں تیار کی اس وقت اس کی عمر بحساب شمسی ٦٣ سال اور بحساب قمری ٦٥ سال تھی- دیباچے سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دوسرا شخص، جس کا نام نہیں لکھا گیا، محمد زکریای رازی کی تصانیف کے بارے میں جاننے کا خواہاں تھا، اسی شخص سے مخاطب ہوکر بیرونی لکھتا ہے: «جہاں تک ممکن ہو سکا ہے میں نے رازی کی کتابوں کا ذکر کر دیا ہے جو میں نے خود دیکھی ہیں یا رازی کی راہ نمائی میں ان کانام رازی کی کتابوں میں پایا ہے»۔ بیرونی نے (چونکہ متعصب سُنّی غزنوی ترکوں کے دربار سے وابستہ تھا اس لیے) اپنی کتاب کے مقدمے میں اس خوف کا اظہار کیا ہے کہ رازی کی کتابوں کی فہرست مرتّب کرنے سے مبادا یہ سمجھا جائے کہ میں اس کا ہم خیال ہوں یا اس کی طرف علمی رجحان رکھتا ہوں۔ بیرونی لکھتا ہے: «میں نے یہ کام تمہاری درخواست (درخواست کرنے والے کا نام بھی ڈر کی وجہ سے نہیں لکھا) کے احترام میں انجام دیا ہے»۔ اس کتاب کا ایک نسخہ نمبر ۱۳۳ کے تحت کتب خانہ لیڈن میں موجود ہے۔ زخاؤ E. Sachau نے اس کا وہ حصہ جو فہرستِ تصانیفِ بیرونی پر مشتمل ہے «آثار الباقیہ» مطبوعہ لیپزیگ ۱۸۷۸ء کے مقدمہ میں صفحہ ۳۸-۴۸ میں شامل کیا ہے۔ بعدِ میں وِیدہ مَن، E. Wiedemann نے ۱۹۲۰ء میں تصانیف بیرونی والے حصے اور

رسکا J. Ruska نے ۱۹۲۵ء میں تصانیفِ رازی والے حصے کا جرمنی زبان میں ترجمہ کیا اور چھپوایا۔ اس کے بعد پورا رسالہ پل کراوس P. Kraus نے مرتب کیا اور حواشی و تعلیقات لکھے اور پیرس سے ۱۹۳۶ء میں ۵۱ صفحات میں «رسالہ للبیرونی فی فہرست کتب الرازی» کے سرورق کے ساتھ شائع کیا۔ اس کا فرانسیسی سرورق یہ ہے]

Epitre de Beruni Contenant le repertoire des ouvrages de Muhammad b. Zakariya ar-Razi.

بیرونی نے پہلے حصے میں ۱۸۴ کتابیں رازی سے منسوب کی ہیں. کہتے ہیں فہرست ندیم میں یہ تعداد ۱٦۷ ہے مگر میں نے طبع تجدد ص ۳۵۹-۳٦۰ و ۲۲۳ میں ۱۷۱ نام شمار کیے ہیں. بہ ہر حال بیرونی کے بعد ابن ابی اصیبعہ (احمد ۵۹٦-٦٦۸ھ) نے عیون الانباء میں یہ تعداد ۲۳۸ تک پہنچادی ہے۔

ساتویں صدی ھجری میں ابو اسحاق ابراہیم بن محمد تبریزی معروف بہ غضنفر، بیرونی شناس تھا اور اس نے ٦۷۸ھ میں «صیدنہ» کی نقل تیار کی تھی. اسی نے فہرست بیرونی کا تکملہ لکھا اور اسے «المشاطة لرسالة الفہرست» سے موسوم کیا. اس رسالے کا ایک نسخہ رسالہ بیرونی کے ساتھ مجموعہ شمارہ ۱۳۳ کے تحت کتابخانہ لیڈن(ہالینڈ) میں موجود ہے. (مہدی محقق، بیست گفتار ص۱۲۱-۱۲۵)

ڈاکٹر محمود نجم آبادی نے بھی ندیم، بیرونی، قفطی اور ابن ابی اصیبعہ کی فہرستوں کے باھمی تقابل سے رازی کی تصانیف

کی ایک فہرست تیار کی ہے اور ہر تصنیف کے نسخوں کی بھی نشان دہی کی ہے. اس فہرست میں کتابوں کی تعداد ۲۷۱ ہے اور یہ «مؤلفات و مصنفات ابوبکر محمد زکریای رازی» کے نام سے ۱۳۳۹ ش میں ۲۲۲ صفحات میں شائع ہوئی ہے. اس سے پہلے ۱۳۱۸ ش میں اسی کتاب کا مختصر ایڈیشن نکلا تھا.

بو آلو D.J. Boilot نے بیرونی کی فہرست کا دوسرا حصہ جو خود بیرونی کی تصانیف پر مشتمل ہے اور اس میں ۱۳۸ کتب کا ذکر ہوا ہے، علیحدہ کیا اور دیگر مآخذ کی مدد سے اس پر مزید ۲۲ ناموں کا اضافہ کیا اوران کی تعداد ۱۸۰ تک پہنچا دی. مزید براں کئی فہرستوں کی مدد سے اس میں کتابوں اور نسخوں کے بارے میں اضافی معلومات درج کیں اورمؤسسہ دومینیکی قاهره دارالمعارف مصر کے رسالے کی جلد دوم ص ۱۶۱-۲۵۶، بابت سال ۱۹۵۵ء میں شائع کیا. پرویز اذکائی نے تصانیف بیرونی کے اسی حصے کو زخاؤ کی اشاعت کی بنیاد پر اور بوآلو کی کتاب شناسی اور نسخہ شناسی پر مبنی تحقیقات کی مدد سے فارسی میں منتقل کیا ہے اور ۱۳۵۲ش میں بیرونی کی ہزار سالہ تقریبات کے موقع پر ۱۰۲ صفحات میں شائع کیا ہے. اس کے بعد ایک ہندوستانی احمد سعید خان نے کتابیاتِ ابو ریحان بیرونی انگریزی زبان میں تیار کی اور اسے ۱۹۷۱ء میں اسٹینسل پر چھاپا. اس کا فارسی ترجمہ عبدالحی حبیبی افغانی نے کیا اور ۱۳۵۲ش میں ابو ریحان کی ہزار سالہ تقریبات کے موقع پر شورائے عالی فرہنگ و ہنر، تہران نے ۲۳۰ صفحات میں شائع کیا.

مغربی ایران میں صاف شدہ اہم شیعی فہرستیں

۳۲- چونکہ مغربی ایران کے لوگ دربار بغداد سے زیادہ قریب تھے اس لیے ان کی فکری کاوشوں میں مذہبی رنگ مشرقی ایران کے لوگوں سے زیادہ تھا. جس طرح مغربی ایران میں معتدل مزاج شیعہ سیاست دانوں (مثلاً نوبختی، فراتی، رفیل، ساجی خاندان وغیرہ) نے غالی اسماعیلی اور قرمطی شیعوں کی سرکوبی میں عباسی حکومت سے تعاون کیا تھا اسی طرح اعتدال پسند شیعہ علماءمثلاً مفید(م۴۱۳ھ)، مرتضی (م ۴۳۶ھ)، کراجکی (م۴۴۹ھ)، طوسی (م ۴۶۰ھ) اپنی مذہبی فہرستوں اورکتابیات میں غالیوں کو دائرہ تشیع سے خارج کرتے رہے. غضایری (وفات بعد از ۴۱۱ھ) نے کتاب الضعفاء لکھ کر کئی غالی مصنفوں کو ناقابل اعتبار قرار دیا. طوسی (م.۴۶۰ھ) نے کشی (م ۳۲۸ھ) کی کتاب رجال صاف کرتے وقت کئی افراد کو اس سے خارج کر دیا.

اب اس صدی کی چند مذہبی فہرستیں -

الف: ذاتی فہرستیں،

ب: عمومی فہرستیں

الف - ذاتی فہرستیں

۳۳- مفید: محمد بن نعمان (م۴۱۳ھ) کی فہرست کا ذکر نمبر ۲۲ کے ذیل میں گذر چکا ہے.

۳۴- مرتضی علم الهدی علی بن حسین (۳۵۵-۴۳۶ھ) (آل بویہ کے زمانے میں عراقی طالبیوں کا نقیب تھا جو ہاشمی سیاست کی وجہ سے انتہا پسند اسماعیلی شیعوں کے مقابلے میں عباسی

حکومت کی حمایت کرتے تھے). طوسی نے اپنی فہرست میں مرتضی کی تصانیف کا ذکر خود اسی کی فہرست کے حوالے سے کیا ہے. ذریعہ کے مصنف نے گمان ظاہر کیا ہے کہ یہ فہرست خود مرتضی نے تیار کی تھی یا اس کے شاگرد محمد بصری نے اپنے استاد کی کتب کی فہرست لکھی جس کی پشت پر مرتضی نے ان کی روایت کرنے کی اجازت تحریر کی. اشاریہ کتب پر مرقوم اس اجازت کی تاریخ تحریر شعبان ۴۱۷ھ ہے اور اس کا ایک نسخہ کتابخانہ سپہسالار [تہران] (٦-۲۵۳۳) اور (فہرست ۳۹۱:۵) اور دوسرا [کتب خانہ آستان قدس] مشهد (فہرست ٦٦:۲) میں ہے. یہ فہرست یا اشاریہ «ادب المرتضی من سیرته و آثاره» تألیف عبدالرزاق محی الدین مطبوعہ مصر ۱۹۵۷ء میں صفحہ ۱۳۱، ۱٦۲ تا ۱٦۷ طبع ہوا ہے.

۳۵- کراجکی: محمد بن علی بن عثمان (م۴۴۹ھ) سید مرتضی نے اسے اسماعیلیوں کے خلاف جنگ کے لیے طرابلس شام میں قاضی نامزد کیا تھا. اس نے بھی ایک فہرست تیار کی. ابن طاوس (م٦٦۴ھ) نے «دروع الواقیه» میں جعفر بن احمد قُمی کے حالات اور اس کی ۲۲ تصانیفِ کا ذکر اسی فہرست کے حوالے سے کیا ہے. اس فہرست کا نسخہ ابن طاوس کے پاس تھا. (آقا بزرگ، طبقات ۱۷۹:۵، ذریعہ ۳۹۳:۱٦). ولی نوری نے مستدرک الوسائل (۴۹۷:۳) میں تصانیف کراجکی کی فہرست کا جو کراجکی کے کسی معاصر کی تیار کردہ ہے، متن شائع کیا ہے لیکن اس میں مذکورہ بالا فہرست کا ذکر نہیں ہے. ذریعہ کے مصنف کا قیاس ہے کہ «فہرست کتبِ کراجکی» ابوالقاسم بن شیخ مفید اور موسی

بن کراجکی کی تصنیف ہو سکتی ہے. لیکن خود اس فہرست کے مصنف کا بیان ہے کہ: «کراجکی نے «روض العابدین» اپنے بیٹے کے لیے تصنیف کی« تو ظاہر ہے کہ اس کا مؤلف کراجکی کا بیٹا نہیں ہے ورنہ لکھتا کہ میرے لیے تصنیف کی ہے (ذریعه ۱۶: ۳۷۹).

۳٦- کتب شیعه کی عمومی فہرستیں

دو فہرستوں یعنی احمد بن علی نجاشی (۳۷۲-۴۵۰ھ) اور محمد بن حسن طوسی (۳۸۵-۴۶۰ھ) کو ہم بطور خاص شیعی کتب کے لیے پانچویں صدی ہجری کی اہم ترین کتابیات قرار دے سکتے ہیں. یہ دو کتابیں رجال کی تین کتابوں [از] کشی (م۳۲۸ھ) غضائری (م بعد از ۴۱۱ھ) اور طوسی کے ساتھ مل کر رجال شیعه پر پانچ «اصل» قرار پاتی ہیں جنہیں ۱۰۱۶ھ میں عنایت الله قہپائی نے باہم مدغم کرکے افراد کے ناموں کی [تہجی] ترتیب پر مرتّب کیا اور «مجمع الرجال» نام رکھا. جو حال ھی میں ۱۳۸۷ھ میں ضیاء الدین علامه فانی کے اہتمام سے اصفہان میں سات جلدوں میں طبع ہوئی ہے. نجاشی اور طوسی کی فہرستیں، جیسا کہ آگے ذکر آئے گا الگ الگ بھی شائع ہوئی ہیں. اگرچہ طوسی، نجاشی سے عمر میں تین سال بڑا تھا لیکن نجاشی کی فہرست، طوسی کی فہرست کے بعد اس کی تصحیح کے لیے لکھی گئی اور کتاب میں کئی مقامات پر (مثلاً صدوق اور طوسی کے حالات میں) فہرست طوسی سے نقل کیا ہے. یہی وجہ ہے کہ نجاشی کی فہرست زیادہ پختہ اور باترتیب ہے اور رجال پر کام کرنے والے شیعه طوسی کی فہرست کی نسبت اسے زیادہ معتبر سمجھتے ہیں. نجاشی نے محمد

بن تبان کا سال وفات ۳۱۹ھ لکھا ہے اور سید مرتضی (م۴۳۶ھ) کے بارے میں کہا ہے کہ میں نے اس کی میّت کو غسل دیا تھا۔ رجالِ نجاشی کا اصل متن بمبئی میں ۱۳۱۷ھ میں چھپا اور اس کے بعد از سر نو ایران میں کئی بار شائع ہوا۔ رجالِ نجاشی کی ترتیب صرف پہلے حرف سے تھی، بعد میں کئی رجال شناسوں نے اسے دوبارہ تمام حروف کی رعایت سے مرتّب کیا۔ ذریعہ ۲:۷۰ میں اس کی تین مرتبّات کا ذکر ہوا ہے۔ اگرچہ نجاشی اور طوسی دونوں کی زیادہ تر توجہ کتابیات پر رہی ہے لیکن نجاشی کی کتاب «رجال» کے طور پر اور طوسی کی کتاب «فہرست» کے طور پر مشہور ہوئی۔

۳۷-طوسی نے بھی نجاشی کی طرح اپنی فہرست میں افراد کے نام کے صرف پہلے حرف کی ترتیب ملحوظ رکھی ہے۔ بعد میں کئی رجال شناسوں نے اسے از سرنو تمام حروف کی ترتیب مدنظر رکھ کر مرتب کیا ہے۔ ذریعہ ۲:۶۶ اور ۲:۲۹۰ میں ایسی تین مرتبّات کا ذکر ہوا ہے۔

محقق حلی (م۶۷۶ھ) نے فہرستِ طوسی میں کتابیات کے حصوں کو حذف کرکے صرف رجال پر اکتفاکیا ہے اور اسے «تلخیص الفہرست» کا نام دیا ہے۔ (ذریعہ ۲:۲۲۵)۔

سلیمان ماحوزی (م ۱۱۲۱ھ) بحرین کاشیعہ دانش ور تھا اس نے ۱۱۰۷ھ میں فہرست طوسی کی شرح لکھنا شروع کی اور اس کے لیے «معراج الکمال» نام تجویز کیا لیکن اسے پایہ اختتام تک نہ پہنچا سکا۔ (ذریعہ ۲۱:۲۲۸)۔

فہرست طوسی پہلی بار اسپرنگر (A. Sprenger) مولوی

عبدالحق اور مولوی غلام قادر کے اہتمام سے ۱۲۷۱ھ/1853ء میں ہندوستان میں شائع ہوئی۔ مرتب نے فہرست نجاشی کی مدد سے کچھ اضافات بھی کیے ہیں اور لفظ کے تمام حروف کی ترتیب قائم کی ہے۔ یہ اشاعت ۳۸۳ صفحات [متن]+۲صفحات انگریزی مقدمہ، پر مشتمل ہے۔ گہری توجہ کے بغیر یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ اس اشاعت میں طوسی کے مضامین کون سے ہیں۔

اس کے بعد محمد صادق بحرالعلوم نے فہرست طوسی کا اصل متن چند دیگر نسخوں کی مدد سے تصحیح کیا اور اس پر حواشی لکھے اور نجف سے ۱۹۳۷ء میں شائع کیا۔ اسی مصحح نے مزید تحقیقات کے ساتھ اسے ۱۹۶۰ء میں پھر شائع کیا۔ ۱۳۵۱ ش میں جب طوسی کی ہزار سالہ تقریبات منائی جا رہی تھیں تو دانشگاہ مشہد کی طرف سے محمود رامیار نے اسپرنگر کے عکسی ایڈیشن پر ۱۵ صفحات کا مقدمہ لکھا اور ۱۵۶ صفحات کے اشاریے مرتّب کرکے شائع کیا۔

۳۸- چھٹی صدی [ہجری]، فہرست طوسی کے دو تکملے:

چھٹی صدی میں دو افراد نے طوسی(۳۸۵-۴۶۱ھ) کے کام کو آگے بڑھایا اور کتب و رجال شیعہ کی فہرستیں لکھیں۔

الف: ابن بابویہ (۵۰۴-بعد از ۶۰۰ھ): منتخب الدین ابوالحسن علی بن عبیداللہ بن حسن بن حسین بن بابویہ قمی رازی۔ اس کے سال ولادت کا ذکر اس کے شاگرد رافعی نے «التدوین فی تاریخ قزوین» میں کیا ہے لیکن تاریخ وفات واضح نہیں ہے۔ تاہم ابن فوطی (م۷۲۳ھ) نے «تلخیص مجمع الاداب» ۵:۵۷۷ میں

منتخب بن بابویہ کے ایک اجازت نامہ کا ذکر کیا ہے جو ۶۰۰ھ میں تحریر ہوا تھا۔ ابن بابویہ کی تصانیف یہ ہیں:

«اسماء مشایخ الشیعہ و مصنفیھم» یہ موضوعی نام ہے جو مصنف نے کتاب کے دیباچے میں لکھا ہے۔ اس نے اپنی دوسری کتاب «اربعین حدیث» (ذریعہ ۱:۲۳۳) میں جو اس کے بعد کی تصنیف ہے، لفظ «فہرست» کا اس پر اضافہ کیا ہے۔ لیکن طباطبائی ایڈیشن میں اس کا سرورق «فہرست علما الشیعہ و مصنفیھم» چھپا ہے یعنی لفظ «مشایخ» کو «علما» سے بدل دیا ہے۔

مصنف نے دیباچے مي لکھا ہے: «اس نے یہ کتاب صدر نقیب عزالدین ابوالقاسم یحیی بن ابوالفضل محمد بن صدر ابوالقاسم علی کی تحریک پر تصنیف کی کیونکہ ایک دفعہ ایک مجلس میں یہ بات سامنے آئی کہ شیخ طوسی کے بعد کسی نے شیعہ کتب اور رجال کی فہرست تیار کرنے کی طرف توجہ نہیں دی۔ لھذا میں نے طوسی کی پیروی میں اسے ترتیبِ حروف (صرف لفظ کے پہلے حرف کی حد تک) کے مطابق مرتب کیا»۔ اور چونکہ عزالدین یحیی ۵۹۲ھ میں متعصب سنّی خوارزم شاہ کے ہاتھوں مارا گیا (تجارب السلف: ۳۳۳) اس لیے کتاب کی تصنیف کی ابتدا اس تاریخ سے پہلے ہوئی ہوگی۔ ابن شہر آشوب کی کتاب «معالم العلماء» پر مقدمہ لکھتے ہوئے عباس اقبال نے بتایا ہے چونکہ منتخب بن بابویہ نے اس فہرست میں قطب الدین راوندی م۵۷۳ھ کو لفظ «رحمۃ اللہ» لکھ کر دعا دی ہے لھذا کتاب کی تاریخ تصنیف اس سے بعد کی ہے۔ لیکن یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ مذکورہ لفظ صرف نسخہ اقبال

میں تھا، اس فہرست کے دیگر ایڈیشنوں میں نہیں ہے اور ممکن ہے نسخے کے کاتب کی طرف سے بڑھایا گیاہو جیسا کہ محمود حمصی (زندہ ۶۰۰ھ) کے لیے بھی یہی لفظ استعمال کیا گیا ہے. اس کتاب میں معروف لوگوں کی تعداد طباطبائی ایڈیشن کی بنیاد پر ۵۲۲ ہے. مصنف نے ہر ایک کے ایک دوسطری حالات زندگی لکھنے پر اکتفا کیا ہے اور ان کی تصانیف کی فہرست درج کی ہے اور طوسی کی طرح اور بہت لوگوں کا بھی ذکر کیا ہے لیکن ان سے کوئی کتاب منسوب نہیں کی. منتخب بن بابویہ کی زیر بحث فہرست کو مجلسی نے بحار [الانوار] کی جلد «اجازات» میں شامل کر لیا تھا چنانچہ یہ بحار کی سنگی طباعت (۱۳۰۳-۱۳۱۲ھ/۱۸۸۵-۱۸۹۷ء) کی پچیسویں جلد میں اور ٹائپ میں جدید طباعت (۱۳۷۶-۱۳۹۲ھ/ ۱۹۵۷-۱۹۷۳ء، اور اسی سے ۱۹۸۳ء میں بیروت کی عکسی اشاعت) کی ایک سو دوسری جلد کے صفحہ ۲۰۰ تا ۲۹۸ موجود ہے. بعد میں سید عبدالعزیز طباطبائی کے تحقیق و تحشیہ کے ساتھ علیحدہ، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۶ء میں بیروت میں شائع ہوئی. اس فہرست کی دیگر اشاعتوں میں معروف رجال کی تعداد ۵۴۴ ہے. طباطبائی نے مزید نو افراد، جن کی روایت دوسروں نے منتخب بن بابویہ سے کی ہے، اس پر بڑھا کر یہ تعداد ۵۵۳ تک پہنچا دی ہے.

چونکہ یہ فہرست دوسرے حرف سے غیر مرتّب ہے، چنانچہ معاصر عالم حاج آقا حسین بروجردی نے اسے تمام حروف پر مرتّب کیا. صاحبِ ذریعہ نے اس کا ایک نسخہ دیکھا تھا (ذریعہ ۲۶: ۱۸۸).

۳۹ ب: ابن شہر آشوب (م۵۸۸ھ). ابوجعفر رشیدالدین

محمد بن علی، مازندران کے قصبہ ساری کا رہنے والا تھا. جب متعصّب رجعت پسند سلجوقی اور خوارزم شاہی [حکمرانوں کے] دباو کی وجہ سے اس کے دو استادوں نیشاپور کے شیعہ حاکم عبدالرزاق اور محمد بن حسین کوقتل کر دیا گیا تو یہ اپنے وطن سے فرار ہو کر حلب چلا گیا اور وہاں وعظ و نصیحت اور تدریس کرنے لگا. ٢٢ شعبان ٥٨٨ھ کو وفات پائی. اورکوہ جوشن میں دفن ہوا. وہاں سُنّی تُرکوں کے دباؤ سے ایران سے فرار ہونے والوں اور شیعوں کا قبرستان تھا. «رأس الحسین» اور «محسن السقط» کی یادگاریں بھی وہیں ہیں. اس کی تصانیف «متشابہ القرآن» اور «مناقب آل ابی طالب» کے قلمی نسخوں اور طباعتوں کا ذکر ذریعہ ١٩:٦٢ و ٢٢:٣١٨). میں موجود ہے.

معالم العلماء : یہ ابن شہر آشوب کی تیسری اور اہم ترین تصنیف ہے. جس کے دیباچے میں وہ اپنی اس کتاب کو فہرستِ طوسیؒ کاتکملہ قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے « میں نے تقریباً چھ سو کتابوں کے ناموں کا اضافہ کیا ہے ». لیکن یہاں وہ فہرستِ طوسیؒ پر بڑھائے جانے والے رجال کی تعداد نہیں بتاتا. معالم العلماء کی اقبال اشاعت میں یہ تعداد ٩٩٠ ہے جب کہ فہرستِ طوسی کی متفرق اشاعتوں میں یہ تعداد ٨٨٣ اور ٩٠٩ کے درمیان ہے.

معالم العلماء اور فہرستِ ابن بابویہ (مذکورہ بالا) کا باہمی فرق یہ ہے کہ بابویہ نے صرف ان رجال کا ذکر کیا ہے جو طوسی سے قلم انداز ہوگئے تھے جب کہ شہر آشوب نے ان تمام افراد کا بھی اختصار کے ساتھ ذکر کر دیا ہے اور آخرمیں ایک خاص باب شعراء

کے لیے قائم کیا ہے. شہر آشوب نے بابویہ اور طوسی کے برخلاف ایسے افراد کا بہت کم ذکر کیا ہے جن سے کوئی کتاب منسوب نہ ہو.

شہر آشوب نے اس کتاب کے دیباچے میں شیخ مفید (۳۳۸-۴۱۳ھ) سے یہ روایت نقل کی ہے کہ شیعیوں نے تاریخ اسلام کی پہلی اڑھائی صدیوں میں «اصل» عنوان کے ساتھ چار سو کتابیں لکھیں («اصل» اور «تصنیف» کے درمیان فرق کے لیے دیکھیے نمبر ۲۳). شہر آشوب پہلا شخص ہے جس نے شیعہ ثقافت کے مآخذ کو تشکیل دینے والی چار سو«اصل» کا ذکر کیا ہے.

«معالم العلماء» پہلی بار بہ تصحیح و مقدمہ عباس اقبال، ۱۳۵۳ھ/۱۹۳۴ء میں ۱۲۳ صفحات میں تہران سے شائع ہوئی. دوسری بار بہ تصحیح سیّد محمد صادق بحرالعلوم، نجف سے ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء میں، ۱۵۹ صفحات میں چھپی.

ساتویں صدی [ہجری] اور چند ذاتی فہرستیں

ساتویں ہجری کی چند مختصر فہرستیں دستیاب ہیں.

۲۰- محی الدین ابن عربی(۵۶۰-۶۳۸ھ) نے اپنی تصانیف کی فہرست خود تیار کی جس میں ۲۴۸ کتب کا ذکر ہوا ہے. گرگیس عواد نے اس کا تکملہ لکھا اور تعداد ۲۷۹ تک پہنچا دی. گرگیس عواد کا یہ مقالہ «المجمع العربی» دمشق ش ۳ و ۴ ج۲۹ سال ۱۹۵۴ء اور ج ۳۰ سال ۱۹۵۵ء میں شائع ہوا ہے.

۲۱- ابن جوزی کے نواسے یوسف ترکمن (۵۷۲-۶۵۴ھ) نے «مرآۃ الزمان» مطبوعہ دکن ۸:۲۸۹ اور مطبوعہ شکاگو ۸:۳۱۶-

۳۱۲ میں عبدالرحمن ابن جوزی (۵۱۰-۵۹۷ھ) کی ۲۵۰ تصانیف کی فہرست درج کی ہے. اس فہرست کو بھی گرگیس عواد نے مجلہ «المجمع العلمی العربی» دمشق سال ۲۹و ۳۰ میں چھاپا ہے.

۲۲- ابن طاوس: رضی الدین علی بن موسی (۵۸۹-۶۶۲ھ) نے اپنا نسب امام حسن مجتبی بن علی تک پہنچایا ہے لیکن اس کی پرورش حلہ کے نخعی الولاء کرد خاندان «ورامی» کے هاں ہوئی جو عرب ہو چکا تھا. اس نے شیخ طوسی (۳۸۵-۴۶۰ھ) کواپنا جَدِ مادری بتایا ہے. اس نے متفرق دعاؤں پر کئی جلدیں لکھی ہیں. علم نجوم کی تاریخ پر اس کی کتاب «فرج المہموم فی تارخ علماء النجوم» بھی قابل ذکر ہے (مطبوعه نجف ۱۳۶۸ھ/۸-۱۹۲۹ء). اس کی دیگر تصانیف میں بھی کتابیات اورتاریخ عقاید کا رنگ نمایاں ہے. اس نے اپنے ذاتی کتب خانے کی فہرست «الابانه فی معرفة اسماء کتب الخزانه» کے نام سے تیار کی. (ذریعه ۱: ۵۶). اس کی دوسری کتابیں یه ہیں:

سعد السعود: ابن طاوس اس کے مقدمے میں لکھتا ہے «چونکه میں نے «الابانه فی معرفه اسماء کتب الخزانه» میں کتابوں کا محض نام درج کرنے پر اکتفا کیا تھا، لہذا یہاں تفصیل کے ساتھ فہرست لکھتا ہوں». یه کتاب دو ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب میں متعدد فصول هیں.

پہلا باب: مصاحف. پہلی فصل میں قرآن کے ایسے نسخے کا تعارف لکھا ہے جس کی ترتیب مروّجه ترتیب سے ہٹ کر ہے. اس کے بعد کی فصلوں میں انجیل اور زبور کے نسخوں کا ذکر ہوا ہے.

دوسرا باب: تفاسیر قرآن کے بارے میں [اس میں مندرجہ ذیل تفسیروں کا ذکر ہوا ہے] تبیان طوسی، علی بن ابراھیم قمی اورابن عباس کی تفسیریں ، جوامع الجامع اور محمد بن عباس بن مروان کی تفسیر، تفسیر امام باقر (محمد بن علی بن الحسین)، کشاف زمخشری، تفسیر جبائی (وہی فارسی کتاب جو اب مفقود ہو چکی ہے)، فوائد القرآن عبدالجبار ہمدانی، بلخی عبدالله بن احمد، محمد بن سائب کلبی، ثعلبی، سلمی، عبدالرحمان ازدی، ابن جریح، علی بن احمد الواحدی، نیشاپوری، جعفر مروزی، عبدالعزیز جلودی، احمد المنادی،محمدبن جریرطبری،احمد ثعلبی،احمد خلال،رمانی، ابوعمر خلال، عزیزی، ابوجعفر نحاس، اخفش، نسائی، فراء، قطبر، عبدالرشیداسترآبادی،علی بن عیسی جراح،زجاج، ازہری کی تفسیریں.

اس کتاب کے اختتام پر وہ لکھتا ہے« میں نے یہ فہرست «الابانہ» کی ترتیب کے مطابق مرتّب کی ہے» (مطبوعہ نجف، ۱۹۵۰ء، ۲۹۸ص).

ابن طاوس نے اپنی تصانیف کی ایک فہرست اپنی ایک تصنیف "کتاب الاجازات بکشف طرق المغازات» میں درج کی ہے جس کا ایک حصہ مجلسی نے «بحار الانوار» میں داخل کیا ہے (مطبوعہ آخوندی تہران، ج ۱۰۲ ص ۳۷-۲۵) اس نے اپنی دیگر بہت سی تصانیف کا تعارف اپنے دو بیٹوں محمد اور علی کے لیے لکھے گئے وصیت نامہ موسوم بہ «کشف المحجہ» میں درج کیا ہے. یہ کتاب ۱۳۰۶ھ/۱۸۸۹ء میں ایران میں لیتھو پر چھپی تھی. اس کے بعد میرے والد آقا بزرگ تہرانی صاحبِ ذریعہ نے اس پر مقدمہ

تحریر کیا اور ۱۹۵۰ء میں نجف سے ٹائپ پر چھپی۔

۲۳- احمد بن طاوس (۶۷۳ھ) علی بن طاوس مذکور کا بھائی تھا۔ اس کی کتاب «حل الاشکال» کا ذکر شمارہ ۲۳ کے تحت گذر چکا ہے۔

[آٹھویں صدی ہجری]

۲۴- آٹھویں صدی میں اگرچہ علامہ حلی اور ابن داود نے رجال پر کتابیں لکھی ہیں لیکن کتابیات پر چند مختصر اور ذاتی فہرستوں کے علاوہ کچھ نہیں ملتا۔

۲۵- علامہ حلی: حسن بن یوسف (۶۴۸-۷۱۶ھ)

الف: صاحبِ ذریعہ نے «خلاصۃ الاقوال فی علم الرجال» کے علاوہ ایک کتاب «فہرست المصنفین» بھی ان سے منسوب کی ہے۔ (ذریعہ ۱۶: ۳۹۵)

ب: حلی کا تقریباً سات سو سطور پر مشتمل ایک اجازت نامہ محرّرہ ۱۵ شعبان ۷۲۳ھ جو «زھرہ حلبی» کے خاندان کے کچھ افراد کے لیے تحریر کیا گیا، بجاے خود کتابوں کا اشاریہ ہے جن کی مجاز کو روایت کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس میں بعض کتابوں کا تذکرہ کتاب شناسی کے نقطہ نظر سے ہوا ہے۔ جیسا کہ «کتاب الولایہ» ابن عقدہ کی ابتدائی سطور نقل ہوئی ھیں۔ اس اجازت نامے کو مجلسی نے «بحارالانوار» کے حصہ اجازات میں شامل کیا ہے اور آخوندی اشاعت، مطبوعہ بیروت جلد۱۰۲ میں ص ۶۰ تا ۱۳۷ دیکھا جا سکتا ہے۔

۲۶- رکن الدین گرگانی: محمد بن علی، علامہ حلی

کامعاصر اور ان کا شاگرد رشید تھا. اس نے حلّی کی کتاب «مبادی الوصول» کی شرح بھی لکھی (آقا بزرگ تہرانی، اعلام الشیعہ ۱۹۲:۸). «مقابیس الاصول» کے مصنف کا کہنا ہے کہ گرگانی نے اپنی تصانیف کی فہرست تیار کی تھی (ذریعہ ۳۸۱:۱۶).

۴۷- ابن قیم جوزیہ دمشقی: محمد بن ابی بکر بن قیم (۶۹۱-۷۵۱ھ). اس نے ابن تیمیہ (م۷۲۸ھ) کی تألیفات کی فہرست تیار کی جس میں ۳۲۱ کتابوں کا ذکر ہوا ہے. یہ فہرست ۱۹۵۳ء میں دمشق میں چھپ چکی ہے (فہرست دانشگاہ تہران] جلد ۵. بخش سوم=ل).

۴۸- نویں اور دسویں صدی [ہجری]

ان صدیوں میں اسلامی خلافت کو عثمانی تُرکوں کے ہاتھوں استحکام ملا. یہ تُرک نرم حنفی مذہب کے پیروکار تھے. «ارجائی» حنفیوں کے مذہب کی ملائمت سلفی سُنیّوں کی علمِ مخالف سختی پر غالب آئی. اب علم کتابیات کی تاریخ لکھنا مذہبی تحریمات میں شامل نہ تھا. اور نہ ایسے کاموں کے لیے ابن اسحاق (م۱۵۱ھ) کی طرح کسی کو شہر بدر کیا جاتا تھا اور طبری (م. ۳۱۰ھ) کی طرح کسی پر رفض کی تہمت لگا کر اس کا گھر سنگسار کیا جاتا تھا اور شیعہ قبرستان میں دفن کرنے سے منع کیا جاتا تھا(مشکویہ ۸۲:۵)- اب یہ رجحان بھی کم ہوگیا کہ کوئی سنّی مسلمان تاریخ نہیں لکھ سکتا. یہی وجہ ہے کہ ان صدیوں میں سنّی معاشرے میں کئی عمومی اور ذاتی فہرستیں لکھی گئیں.

۴۹- سیوطی: جلال الدین عبدالرحمان بن ابی بکر (۸۴۹-

۹۱۱ھ). کسی گمنام آدمی نے سیوطی کی ۵.۲ تصانیف کی فہرست مرتب کی جسے فلوگل نے «کشف الظنون» کے آخر میں چھاپا (ج۶:۶۶۵-۶۷۹).

.۵- ابن طولون: محمد بن علی دمشقی (.۸۸-۹۵۳ھ) نے خود نوشت سوانح عمری «الفلک المشحون فی احوال ابن طولون» کے نام سے لکھی جو ۱۹۲۸ء میں دمشق سے شائع ہوئی. اس کے صفحات ۲۶ تا ۲۸ حروف تہجی کی ترتیب پر اس کی تصانیف کی فہرست درج ہے.

۵۱- طاشکبری زادہ: عصام الدین احمد (۹.۱-۹۶۸ھ). اس نے دو کتابیں «شقایق نعمانیه فی علماالدوله العثمانیه» اور «مفتاح السعادة و مصباح السبادة» استنبول میں تألیف کیں. موخرالذکر میں .۱۵ علوم کا تذکرہ چھ حصوں میں ہوا ہے. ہر علم کے کتابوں کا ذکر ان کے مصنف کے مختصر حالات کے ساتھ ہوا ہے. چھ حصے یه ہیں: ۱- خط و قلم، ۲- زبان، ۳- منطق، ۴- فلسفه، کھیتی باڑی، طب، ۵-اخلاق و شرعیات، ۶- عرفان اور علم باطن. یه کتاب حیدرآباد دکن میں ۱۳۲۸ھ میں شائع ہوئی.

چلپی کا بیان ہے که طاشکبری زادہ کے بیٹے کمال الدین محمد (م۳۲.۱ھ) نے اپنے والد کی اس کتاب 'مفتاح السعادة ...] کا ترکی زبان میں ترجمه کیا اور تکمله لکھا اور علوم کی تعداد پانچ سو تک پہنچا دی.

۵۲- گیارہویں صدی [ہجری]

اس صدی میں ایران میں عنایت اللہ قہپائی نے ۱۰۱۶ھ میں پانچویں صدی کی رجال پر پانچ «اصل» کو یکجا کرکے «مجمع الرجال» تصنیف کی جس کا ذکر اہم شیعی فہرستوں کے ضمن میں شمارہ ۳۶ کے تحت گذر چکا ہے.

عثمانی مملکت میں «کشف الظنون» لکھی گئی.

مصطفی بن عبداللہ المعروف حاجی خلیفہ وکاتب چلپی (قسطنطنیہ ۱۰۱۷-۱۰۶۷ھ) ترکی، فارسی، عربی لکھتے پڑھتے تھے. وہ خود کو حنفی مذہب اور اشراقی مشرب کہلواتے تھے. شاید اسی «ارجائی» مذہب اور صوفیانہ مشرب کی وجہ سے وہ عظیم علمی کام «کشف الظنون» کی تصنیف کی طرف راغب ہوئے اور آخر کار عثمانی خلیفہ کی حکومت کی ملازمت سے دست کش ہوکر باقی عمر علم کی خدمت میں گذاردی اور ایران کے خلاف جنگ اور بغداد کے لاحاصل نو مہینے کے محاصرے میں ملوث شکست خوردہ عثمانی ترکوں کی فوج میں شرکت سے پشیمان ہوئے اور اسے «مایوسی اور شکست کا سفر» قرار دیا. لیکن انھوں نے کتاب کے اختتام پر رجعت پسندانہ [مذہبی] ماحول کے تقاضے کے پیش نظر اوائل زمانے کے علوم کے احیاء پر (جو سلفی سُنیوں کے ہاں کفر سمجھا جاتا ہے) خداسے مغفرت طلب کی ہے (طبع یالتقایا ج۲ کالم ۲۰۵۶).

حاجی خلیفہ نے اپنے اور اپنے والد کے (جو عثمانی حکومت میں محکمہ حساب کے ملازم تھے) حالات اور تعلیم کے بارے میں تفصیلات اپنی دوتصانیف «سلم الوصول الی طبقات الفحول» (ایضاح المکنون ۲:۲۲) اور «میزان الحق» میں لکھی ھیں اور محمد شرف

الدین یالتقایا نے «کشف الظنون» مطبوعہ استنبول ۱۹۲۱ء کے مقدمے میں انہیں نقل کیا ہے ہمارے مقالے کا مأخذ وہی مقدمہ ہے۔

۵۳- کشف الظنون: ایک طرف فہرست ندیم کی طرح کتابیات ہے لیکن حروف تہجی کی طرز پر، اور دوسری طرف اس میں فارابی کی «احصاء العلوم» اور خوارزمی کی «مفاتیح» کی طرح الفبائی ترتیب کے ساتھ اپنے اپنے مقام پر مختلف علوم کا ذکر ہوا ہے۔ اس لحاظ سے یہ حروف تہجی کی ترتیب پر کتابیات کا دائرۃ المعارف ہے جس میں فصول وابواب کا ذکر اور کتابوں کی ابتدائی سطور بھی منقول ہیں ۔ ایسی الفبائی ترتیب کی گیارہویں صدی ہجری تک پہلے کوئی مثال نہیں ملتی۔

حاجی خلیفہ نے «میزان الحق» میں بتایا ہے کہ اس نے کتاب شناسی کے حصوں کی تصنیف کا کام کتابفروشوں کے کھوکھوں اورحلب کے کتاب خانوں میں کتابیں پڑھ کر شروع کیا۔ جب کہ علوم اور اصطلاحاتِ علوم کے حصوں کی ترتیب میں اس نے «مطالب الہیہ» از ملا لطفی مقتول ۹۰۰ھ، «مفتاح السعادۃ» از طاشکبری زادہ اور «فواید خاقانیہ» از محمد امین شیروانی سے مدد لی۔ یہی وجہ ہے کہ یالتقایا نے کشف الظنون کے مقدمے میں فارابی کو «احصا» میں ،خوارزمی کو «مفاتیح» میں، سیوطی کو «النقایہ» میں اورمحمد امین شیروانی کو« فواید» میں حاجی خلیفہ کا پیش رو قرار دیا ہے۔ لیکن چونکہ مذکورہ بالا کتب میں کتابیات کا رنگ نہیں ہے اس لیے میں نے ان کے ذکر سے احتراز کیا ہے۔

چلپی نے اپنی مختصر زندگی کے بیس سال کتابیات کے اس انسائیکلوپیڈیا کی تیاری میں صرف کیے۔ تقریباً پندرہ ہزار کتابوں اور ان کے نو ہزار پانچ سو مصنفین کاتعارف کرایا اور تقریباً تین سو علوم و فنون کا ذکر کیا۔ وہ اپنے مسودے کے آخر میں لکھتے ھیں کہ پہلے اس کتاب کو «اجمال الفصول والابواب فی ترتیب العلوم و اسماء الکتاب» سے موسوم کیا پھر نام بدل کر «کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون» رکھ دیا۔ وہ عنوان «دروس» تک مسودہ صاف کر پائے تھے کہ انتقال ہوگیا۔ یہ مبیّضہ روان کوشکی کے کتب خانے میں اور پورا مسوّدہ بخطِ مصنف جار اللہ ولی الدین کے کتب خانے میں بہ شمارہ ۱۶۱۹ محفوظ ہے۔

چلپی نے حرف «ث» کے اختتام پر یوں لکھا ہے: تم المجلدالاول... بروز ہفتہ ۸ صفر ۱۰۶۲ھ(طبع یالتقایا ۱:۵۲۵) اور حرف «ر» کے خاتمے پر اواخر ربیع الثانی ۱۰۲۹ھ تحریر ہے (طبع یالتقایا ۱:۹۳۹)۔ اگر یہ طباعت کی غلطی نہیں ہے تو کہنا چاہیے کہ اول الذکر مبیّضہ کی تاریخ ہے اور موخرالذکر مسوّدہ کی، جو تیرہ سال پہلے لکھا گیا۔

حاجی خلیفہ کی دیگر تصانیف میں سے اہم ترین «تقویم التواریخ» (بزبان فارسی) ہے۔ دیکھیے: استوری۱:۱۲۸، برگل، فارسی ترجمہ ص ۶۱۸ش ۳۶۲، فہرست نسخہ ھا ۶:۲۱۳.

۵٤- :«کشف الظنون» پر ہونے والے کام:

۱- چلپی کی وفات کے بعد حسین عباسی نبہانی حلبی(م بعد از ۱۰۹۵ھ) نے کشف الظنون کی عبارتیں حذف کردیں اورمتعدد

کتب کے ناموں کا اضافہ کیا. «التذکار الجامع للاثار» کے نام سے اس کا ایک نسخہ ایکی جامع استنبول میں شمارہ ۸۱۵ کے تحت موجود ہے.

۲- محمد غزتی وشنہ زادہ (م۱۰۹۲ھ) نے کشف الظنون کا تکملہ لکھا جو مسودے کی حالت میں موجود ہے.

۳- عربہ چیلر شیخی، ابراہیم افندی(م۱۱۸۹ھ) نے اس پر دوسرا تکملہ لکھا.

۴- حنیف زادہ، احمد طاہر افندی(م۱۲۱۷ھ) نے ایک اور تکملہ لکھا جو پانچ ہزار اسماء کتب پر مشتمل ہے اور «آثار نو» سے موسوم ہے. فلوگل نے اسے «کشف الظنون» کی چھٹی جلد کے آخر میں چھاپا ہے.

۵- عارف حکمت (م۱۲۷۵ھ) نے بھی تکملہ لکھا جو حرف «ج» تک پہنچا تھا.

۶- معروف ترین تکملہ «ایضاح المکنون فی الذیل علی کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون» ہے جو اسماعیل پاشا بابانی بغدادی (م۱۳۳۹ھ) نے تیار کیا. اس کام کے لیے اس نے تیس سال تک محنت کی او تقریباً انیس ہزار مزید عنوانات کااضافہ کیا. اس نے دو جلدوں میں «ہدیۃ العارفین اسماء المؤلفین و آثار المصنفین» بھی لکھی. وہ چاہتا تھا کہ تمام مسلمان مصنفین کے حالات مع اسماء تصانیف جمع کردیے جائیں . یہ کتاب دو جلدوں میں چھپ چکی ہے.

«ایضاح المکنون» کی پہلی جلد استبول سے ۶۲۲+۶کالم اور دوسری جلد بھی وہیں سے ۱۹۲۷ء میں ۸۳۲+۲ کالم میں طبع ہو

چکی ہے.

۷- اسماعیل صایب سنجر، استنبول مین معلم اورکتاب دار تھا اس نے بھی کشف الظنون کا تکملہ لکھا.(مقدمہ: .۱).

۸- کشف الظنون کا فرانسیسی ترجمہ از Petisdfla. Croix -وہ پیرس میں عربی زبان پڑھاتا تھا. (وہی مقدمہ: .۱-۱۱).

۹- آقا بزرگ تہرانی کی کشف الظنون پر تعلیقات کے لیے دیکھیے شمارہ ۵۵.

۵۵- کشف الظنون کی پہلی اشاعت ۱۸۳۵-۱۸۵۸ء میں بہ اہتمام فلوگل Gustavus Flugel بمقام لاپیزیک، انگریزی ترجمے کے ساتھ شائع ہوئی. چھٹی جلد کے ساتھ حنیف زادہ کا تکملہ بھی چھپا ہے (پہلے ذکر گذر چکا ہے). ساتویں جلد کے ساتھ جو اس سلسلے کی آخری جلد ہے، کتب خانہ ازہر، مدرسہ ابوالذہب، کتب خانہ ردوس اوراستنبول کے دیگر چند کتب خانوں کی فہرست چھپی ہے دوسری بار مصر میں چھپی مگر یہ غلطیوں سے بھری پڑی ہے.

تیسری بار استنبول میں مصری ایڈیشن سے چھاپا گیا اور اس کی تمام غلطیاں اپنی جگہ برقرار رہیں .

چوتھی بار محمد شرف الدین یالتقایا اور رفعت بیلگہ کلیسی کی تصحیح اور اسماعیل صایب سنجر کی معاونت سے چھپی. سنجر اس اشاعت سے پہلے ہی وفات پا گیا. یہ ایڈیشن استنبول سے دو جلدوں مین نکلا، ۱۹۲۱ء تا ۱۹۲۳ء، جلد اول .۹۲ کالم، جلد دوم ۹۲۱ تا ۲.۵٦ کالم.

اس نسخے کی عکسی اشاعت کا اہتمام تہران میں کتابفروشی اسلامیہ و کتابفروشی جعفری تبریزی نے مل کر کیا اور«ایضاح المکنون» کی دو جلدوں اور «ھدیہ العارفین» کی دو جلدیں بھی ساتھ ۱۹۶۷ء/۱۳۸۷ھ میں شائع کیں .ان چھ جلدوں کے اختتام پر آقا بزرگ تھرانی کی کشف الظنون پر تعلیقات ۱۱۶ کالم میں چھپی ھیں جنھیں محمد مھدی بن محمد حسن خرسان نے «ذیل کشف الظنون» کے نام سے نقل کیا ہے.

۵۶- فخرالدین بن محمد بن طریح (م۱۰۸۵ھ). لغت کی کتاب «مجمع البحرین» اورکئی دوسری کتابوں کا مصنف. اس نے اپنی تصانیف کی فھرست خود بنائی اور صاحبِ ذریعه نے اسے نجف میں کتب خانه طریح میں دیکھا تھا.(ذریعه ۱۶:۳۷۸).

۵۷- ملامحسن فیض کاشانی(۱۰۰۷-۱۰۹۱ھ) نے اپنی تصانیف کی دو بار فھرست تیار کی.

الف: پھلی بار ۶۲ سال کی عمر میں ۱۰۶۹ھ میں، اس میں صرف ۶۸ کتابوں کی فھرست ہے مگر تفصیل کے ساتھ . مصنف نے سطور کی تعداد اور تاریخ تصنیف بھی بتائی ہے. یه فھرست «روضات» کے مصنف نے استعمال کی ہے.

ب: دوسری بار ۸۳ سال کی عمر میں یعنی اپنی وفات سے ایک سال پھلے ۱۰۹۰ھ میں، اس کے دیباچے میں لکھا ہے که بیس سال کی عمر سے لے کر اب تک میں نے سو کتابیں تصنیف کی ہیں. یه فھرست حُرّ عاملی کی تصنیف «امل الامل» مطبوعه ۱۳۰۲ھ کے حاشیے پر صفحه ۶۸ تا ۷۷ لیتھو پر چھپی ہے. ابو علی رجالی کی

«منتهی المقال» بھی اسی مجموعے میں شامل ہے.

دوسری فہرست کے قلمی نسخے موجود ہیں لیکن یہ مطبوعہ نسخے سے مختلف ہیں.

(ذریعہ ۱۶:۳۷۹ و ۳۹۳، فہرست سپہسالار ۵:۳۸۸، فہرست دانشگاہ ۱۲:۲۶۰۶).

بارہویں صدی [ہجری]

۵۸- الف: مجلسی کی فہرستیں

محمد باقر بن محمد تقی مجلسی ثانی (۱۰۳۷-۱۱۱۰ھ). صاحبِ ذریعہ نے اس کی تصانیف کی تین فہرستوں اور اس کی تصنیف «بحار الانوار» کے مآخذ پر ایک فہرست کا ذکر کیا ہے:

۱- اس کی بھتیجے محمد نصیر بن عبدالله مجلسی نے دو حصوں میں فہرست مرتّب کی. ایک حصے میں مجلسی کی عربی کتابیں اور دوسرے حصے میں فارسی کتابیں. اس فہرست کی نقل صاحبِ ذریعہ نے کہیں دیکھی تھی(۱۶: ۳۸۰ش ۱۷۶۵)

۲- مجلسی کے نواسے محمد حسین (م ۱۱۵۱ھ) ابن محمد صالح (م. ۱۱۲۰ھ) نے دو فصل اور ایک «خاتمہ» پر مشتمل فہرست لکھی. ۱- عربی کتابیں ، دس نام ۲- فارسی کتابیں، انتالیس نام - خاتمہ - عربی اور فارسی کتب کی مجموعی سطور کی تعداد کے بیان میں. یہ کل ایک ہزار چار سو دو ہزار سطریں بنتی ہیں یعنی ہر مہینے وہ ایک ہزار چھ سو ایک سطور اور بارہ حرف اور چار دانگ حرف لکھتا تھا. یہ فہرست ڈاکٹر اصغر مہدوی کے نسخے مکتوبہ ۱۲۷۱ھ سے مجلہ دانشکدہ ادبیات دانشگاہ تہران سال ۱۰ شمارہ

٢،، صفحہ ٢٠٣ تا ٢١٠، ١٣٢١ش میں چھپی ہے.

ذریعہ ٦١: ٣٨٠ اور نجوم السماء: ١٦٥ میں اسی طرح لکھا ہے لیکن روضات کے مصنف نے یہ فہرست مجلسی کے داماد محمد صالح یعنی محمد حسین مذکور کے والد سے منسوب کی ہے.

٣- بحار الانوار کے مآخذ کی فہرست مجلسی کے شاگرد محمد بن احمد لاہیجانی حسینی نے ربیع الاول ١١٢٧ھ میں مکمل کی. مجلسی نے «بحار» میں جن کتابوں سے استفادہ کیا ہے لاہیجانی نے ان کے بارے میں تفصیل کے ساتھ لکھا ہے. صاحبِ ذریعہ نے اس کا جو مخطوطہ کتب خانہ سپہسالار کے ناظم کے پاس دیکھا تھا وہ ١١٣١ھ میں کتابت ہوا ہے (ذریعہ ١٦: ٣٩١).

٥٩ - ذخیرہ شیخ صفی:

ملا محمد طاہر مستوفی نے ١١٧٢ھ/١٧٥٨ء میں مقبرہ شیخ صفی میں موجود قلمی کتابوں اور دیگر قیمتی اشیاء کی فہرست تیار کی تھی. ١٣٢٨ش میں ایرانی حکومت نے اس فہرست کا ایک نسخہ خرید کر آذربایجان عجائب گھر کو ہدیۃً دے دیا. بعد میں اس زمانے میں [وزارت] فرہنگ و ہنر کے مدیرِ کلّ نے اس کی نقل تیارکی اور کتابخانہ ملی تبریز کے سلسلہ اشاعت ٦ کے تحت ١٣٢٨ش میں ٩٢ صفحات میں شائع کردیا.

٦٠ ج. تصانیفِ حزین کی فہرست

محمد علی بن ابوطالب حزین لاہیجی (١١٠٣-١١٨١ھ). اس کی دو سو سے زائد عربی اور فارسی تصانیف کی فہرست موجود ہے جو «نجوم السماء: ٢٨٣-٢٩٣» میں اسی کی تصنیف سے نقل

ہوئی ہے. حزین کی تصانیف میں ایک نام «ماجری به القلم» ملتا ہے شاید یہی وہ فہرستِ ہو. (ذریعه ۱۶:۳۷۸و ۱۹:۱۷).

٦١- د- فہرست مجدوع:

تصنیف اسماعیل بن عبدالرسول بن متاخان. لارشاہ کے نواسوں میں سے تھا اور اجین (بھارت) میں 1183 یا ۱۱۸۴ھ میں وفات پائی. اس کا تعلق برصغیر کے اسماعیلیوں سے تھا اور مندرجہ ذیل کتاب اسی فرقے کی کتب کی فہرست ہے جو ان کے ہاں تعلیم کے مذہبی درجات کی ترتیب کے مطابق عربی زبان میں گیارہ حصوں میں لکھی گئی ہے اور بطور خاتمہ بارہویں حصے میں متفرق کتابوں کو رکھا ہے. [کتاب کانام اور اشاعت:] فهرسة الكتب والرسائل ولمن هى من العلماء و الائمه و الحدود الافاضل، تحقيق و تعليق و مقدمه از علی نقی منزوی، ناشر مکتبه اسدی، مطبع دانشگاه تهران ۱۳۴۴ھ/۱۹۶۶ء، ۲۱۹ص+ ۲۰ ص مقدمه جس میں مصنف کے حالات اور اس کی سوله کتابوں کا تعارف ہے.

٦٢- تیرہویں صدی [هجری]

اس صدی میں مذہبی تمرکز کے حامیوں نے «رکن رابع» اور «باب» کے مسئلے پر اور خدا کے حق میں روایتی اجتہاد کی آزادی کے حامیوں نے جو باہمی نظریاتی کشمکش جاری رکھی اس کے باعث ایرانی معاشرے میں فہرست نویسی کی طرف توجہ نہ دی جا سکی. محض چند کتابیں اس موضوع پر سامنے آئیں جنھیں کوئی زیادہ اہمیت حاصل نہیں ہے. البتہ ہندوستان چونکہ یورپی تہذیب و تمدن کے ساتھ منسلک تھا اس لیے وہاں جدید طرز پر فہرست نگاری شروع

ہوئی اور ہندوستان میں موجود فارسی، عربی، ترکی اور اردو مخطوطات کی چند فہرستیں سامنے آئیں جن میں ایشاٹک سوسائٹی بنگال کے قدیم کتب خانے کی فہرست بھی شامل ہے. مگر یہ فہرستیں ہمارے موضوع سے خارج ھیں.

۶۳- احمد علی احمد نے ۱۲۸۹ھ/۱۸۶۹ء میں مثنوی گو شاعروں کی ایک فہرست تیار کی اور مثنوی کے سات اوزان پر اپنی کتاب کو ایک «اوج» (مقدمه)، سات «آسمان.» اور ایک «افق» (خاتمه) پر تقسیم کیا اور اس کانام تذکرہ «هفت آسمان» رکھا. پہلا آسمان. بحر سریع مطوی موقوف یعنی نظامی گنجوی کی بحر «مخزن الاسرار» سے متعلق ہے اس میں «مخزن الاسرار» کی پیروی میں منظوم ہونے والی ۸۷ مثنویوں کا ذکر ہے اور یہ حصه کلکته میں ۱۲۸۹ھ/۱۸۷۳ء میں چھپا اوربعد میں ۱۹۶۵ء میں اسی کا عکس تہران سے شائع ہوا. اس کتاب کے دیگر حصوں کے بارے میں معلوم نہیں که لکھے گئے یا نہیں.

۶۴- حسن بن علی کشنوی یزدی (کربلا ۱۲۹۷ھ). حجة الاسلام شفتی کا شاگرد تھا. اس کے حالات «طبقات اعلام الشیعه» تیرہویں صدی، ص ۳۳۲ اور «مصفی المقال» ص ۱۳۸ میں مذکور ھیں. اس کی کتاب «هدیة الاسماء فی بیان کتب العلماء» شیعوں کی مشہور اور بعض اہل سنت کی تصانیف کی مختصر فہرست ہے اور حروف تہجی کی ترتیب پر ۲۸ ابواب پر مشتمل ہے. اس میں ۶۲۰ کتابوں کا تعارف ہوا ہے اور یه ربیع الاول ۱۲۶۰ھ میں پایه تکمیل تک پہنچی.

یہ فہرست محمد تقی دانش پژوہ کے مقدمے کے ساتھ، نسخہ مصنف کی بنیاد پر اورایک دوسرے نسخے سے بعض اضافات، اشاریوں اور ۱۲ عکسی نمونوں کے ساتھ نشریہ کتابخانہ مرکزی دانشگاہ تہران کے دفتر ششم، ۱۳۳۸ش ص ۱-۶۲ میں شائع ہوئی ہے. اس کے مقدمے میں پانچ نسخوں کی نشان دہی کی گئی ہے. مزید ایک نسخہ [کتب خانہ] مرعشی [قم] میں مکتوبہ ۱۳۰۵ھ موجود ہے. (فہرست دانشگاہ ۲:۶۸۱، مرعشی، اشکنوری ۱:۶۸، ذریعہ ۱۶: ۳۹۰ و ۲۵: ۱۶۹).

۶۵- چودہویں صدی [ہجری]

اگرچہ اس صدی میں مشرق وسطی کے یورپ کے ساتھ تعلقات میں اضافہ ہونے کے باعث فہرست نگاری کا جدید یورپی طریقہ سامنے آیا، جو ایک الگ بحث ہے، لیکن اس دوران میں قدیم و جدید طریقوں کے امتزاج سے اور کچھ پرانی روش پر فہرستیں بھی لکھی جاتی رہیں جن کا ذکر ہم ذیل میں کرتے ہیں:

۶۶- نوری: حاجی میرزا حسین (۱۲۵۴-۲۷ جمادی الثانی ۱۳۲۰ھ). «مستدرک الوسایل»، «فصل الخطاب» اور دیگر متعدد کتابوں کا مصنف اور صاحبِ ذریعہ کا استاد. ۱۲۹۷ھ میں جب وہ ابھی سامرہ ہی میں تھا تواپنے کتب خانے کی فہرست تیار کی جو پانچ سو سے زائد سطور پر مشتمل تھی. (ذریعہ ۱۶: ۳۹۰-۳۹۱). یہ قلمی اور مطبوعہ کتابوں کی حروف تہجی کی ترتیب پر فہرست ہے اور فارسی میں لکھی گئی ہے اور «آشنائی با چند نسخہ خطی» دفتر ۱، قم، ۱۳۹۶ھ میں صفحہ ۱۲۹ تا ۱۵۳ مدرسی طباطبایی

کے مقدمے کے ساتھ «فہرست کتابخانہ حاجی میرزا حسین نوری» کے عنوان سے چھپی ہے۔

٦٧- محمد مرتضی حسینی جونپوری (م تقریباً ١٣٣٧ھ)،

حاجی میرزا حسین نوری مذکور کا شاگرد تھا اور اپنے استاد کی تصانیف کی فہرست فارسی زبان میں تین سو سطور میں لکھی جو «لؤلؤ و مرجان» مطبوعہ ١٣٢٠ھ کے ساتھ چھپی ہے (ذریعہ ١٦-٣٧٩)۔ «لؤلؤ و مرجان» نوری کی تصنیف ہے اور مجلس پڑھنے والے کے لیے منبر کی پہلی اور دوسری سیڑھی کی شرط کے بارے میں ہے۔ (ذریعہ ١٨: ٣٨٨)۔

٦٨- ثقۃ الاسلام تبریزی، میرزا علی (١٢٧٧-١٣٣٠ھ)

ایران کا قومی شہید تھا جو روسیوں کے ہاتھوں مارا گیا۔ «مرآت الکتب» دو حصوں میں لکھی۔ ١- مصنفوں کے نام حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق، تصانیف کے ذکر کے بغیر ٢- ان کی تصانیف کے نام- مصنف کے بھتیجے عبداللہ ثقۃ الاسلامی نے ١٣٦٣ش میں اس کی ایک جلد ١٣٢ صفحات میں چھاپی۔ جو حصہ اول کا نصف ہے یعنی از «ابراھیم» تا «عمادالدین»۔

٦٩- ابوالقاسم ابراهیمی (١٣١٢-١٣٨٩ھ) بن زین العابدین (١٢٧٦-١٣٦٠ھ) بن کریم خان کرمانی قاجار۔

کتب خانہ آستان قدس کے مہتمم اوکتایی کی تحریری درخواست پر ١٣٢٨ھ میں «فہرست کتب مشایخ عظام» دو جلدوں میں لکھی۔ پہلی جلد میں مصنف نے اپنے، اپنے والد زین العابدین اور چچا محمد خان(١٢٦٣-١٣٣٢ھ) دادا محمد کریم خان

(۱۲۲۵-۱۲۸۸ھ)، سید کاظم رشتی (۱۲۱۲-۱۲۵۹ھ) اور شیخ احمد احسایی (۱۱۶۶-۱۲۴۱ھ) کے حالات زندگی لکھے ھیں. دوسری جلد میں ان کی تصانیف کا بیان پانچ حصوں میں ہوا ہے: ۱- شیخ احمد احسایی (بانی فرقہ) کی تصانیف، نو حصوں میں. ۲- سید کاظم رشتی کی تصانیف. سات حصوں میں. ۳- محمد کریم خان کی تصانیف، پندرہ حصوں میں. ۴- محمد خان کی تصانیف، دس حصوں میں.۵ زین العابدین کرمانی کی تصانیف، چھ حصوں میں. خاتمہ، مصنف ابوالقاسم ابراهیمی کی تصانیف کے بیان میں.

یہ فہرست کئی بار چھپ چکی ہے. تیسری بار مطبع سعادت کرمان سے ۱۳۸۹ھ میں چھپی، ۶۵۳+۱۲ صفحات.

فہرست نویس نے مندرجہ ذیل مآخذ کا ذکر کیا ہے(وہی اشاعت، ص۱۲۲-۲۱۶):

۱- فہرستِ سید. سید کاظم رشتی نے شیخ احمد احسایی کی تصانیف کی فہرست تیار کی تھی اور اس کا ایک نسخہ بخطِ مصنف اس فرقہ کے کتب خانہ واقعہ کرمان میں موجود ہے.

۲- فہرست فائقی. سید عبدالمجید فائقی نے ۱۳۲۵ھ میں اس فرقے کی تصانیف کی فہرست بنائی جو مذکورہ کتب خانے میں موجود ہے.

۳- فہرست مختصر. مصنف نامعلوم جو کریم خان مذکور (۱۲۲۵-۱۲۸۸ھ) کاہم عصر تھا. یہ بھی اسی فرقے کی تصانیف کے بارے میں ہے.

۴- شرح احوال شیخ احمد احسایی بقلم محمد طاہر کرمانی

جو ابوالقاسم ابراہیمی کا چچا تھا اور اس کا نسخہ بھتیجے کے پاس تھا۔

ذریعہ (۱٦: ۳۸۳) میں فہرست رسایل شیخ احمد احسایی کے ایک نسخہ واقع کتب خانہ خوانساری، نجف کی نشان دہی کی گئی ہے، وہ شاید مذکورہ فہرست سے مختلف ہے۔

۷- آقا بزرگ تہرانی (منزوی). ولادت بمقام پامنار تہران ۱۲۹۳ھ/۱۸۷٦ء، عراق کا سفر ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء، نجف میں سکونت ۱۳۱۵ھ تا ۱۳۲۹ھ، اور وہاں حسین نوری (م. ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء) و آخوند خراسانی (م۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء کی شاگردی، سامرہ میں سکونت ۱۳۲۹ تا ۱۳۵۲ھ، نجف واپسی ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۵ء، وفات ذیحجہ ۱۳۸۹ھ/فروری ۱۹۷۰ء.

ان کی تصنیف «الذریعہ الی تصانیف الشیعہ» کو شاید فہرست نویسی کے قدیم مذہبی طریقے اور جدید روش کے امتزاج کادرمیانی نمونہ قرار دیا جا سکتا ہے. جب عیسائی مصنف جرجی زیدان(۱۸٦۱-۱۹۱۲ء) نے ۱۹۰۲ء میں «تاریخ تمدن اسلامی» اور ۱۹۱۱ء میں «تاریخ آداب اللغہ العربیہ» شائع کی تو اسے ان پیش روں میں سمجھا جانے لگا جو عرب قومیت .... موجودہ مفہوم میں ...... پر فخر کرتے ہیں اور روایتی اسلام کو اس کا مذہبی جھنڈا [علامت] قرار دیتے ہیں. لامحالہ جرجی زیدان کی ان کتابوں میں غیر عرب مسلمانوں اور غیر سُنّی مذاہب کے مصنفوں کا ادب دوسرے درجے پر رکھا گیا بلکہ بعض مقامات پر تو اس کا حقارت کے ساتھ ذکر کیا گیا. جو شیعہ اور روشن خیال ایرانی علماء

نجف میں مرحوم آخوند خراسانی (۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء) کے گرد جمع تھے اور ایرانی سرحد سے باہر ایران کے اندر جمہوریت پسندوں کی مدد کررہے تھے اور خود کو عالمِ اسلام کے شیعوں کاذمہ دار نمایندہ سمجھتے تھے انہیں جرجی زیدان کی تصانیف کا یہ انداز گراں گذرا. چنانچہ ان میں سے تین افراد سید حسن صدر(م۱۳۷۷ھ/۱۹۵۷ء)، محمد حسین کاشف الغطا(م۱۳۷۷ھ/۱۹۵۷ء) اور شیخ آقا بزرگ تہرانی نے، جیسا کہ صاحبِ ذریعہ کے حالات میں آیا ہے، یہ طے کیا کہ ان میں سے ہر ایک جواب دینے کا بوجھ اٹھائے گا. اس طرح آقا بزرگ ۱۹۱۱ تا ۱۹۳۶ء «الذریعہ الی تصانیف الشیعہ» کے دورے کی تصنیف میں مصروف رہے. [اشاعت]:

ج۱: نجف، ۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء، ۱۶.۸ عنوان، حرف الف، ۵۲.ص، اس میں ۸.. «اجازت نامے» نقل ہوئے ھیں جو سلسلہ در سلسلہ طبقات علماء کا بہترین نمونہ ھیں.

ج۲: نجف، ۱۳۵۶ھ/۱۹۳۷ء ۲.۲۵ عنوان، حرف الف کا بقیہ، ۵۲۲ص. «اصل» عنوان کے تحت «چھار صد اصل» شیعہ کی ۱۲۷ کتابوں کا ذکر ہوا ہے.

ج۳: نجف ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء، ۱۹۱۸ عنوان، حرف ب، پ، ت، ۲۹۶ص.

ج۴: تہران، ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۳ء، ۲۳۲ عنوان، ۵۲.ص، حرف، ت کا بقیہ، «تقویم» کے تحت تقویم نویسی کی مختصر تاریخ اور «تفسیر» کے تحت تقریباً سات سو تفسیروں کا ذکر ہوا ہے. اس جلد سے لے کر پندرہویں جلد تک کی اشاعت میں مصنف کے بیٹے

عل نقی منزوی کی تحقیقات اوراضافات بھی موجود ھیں.

ج۵: تھران، ۱۳۲۲ش/۱۹۴۳ء، ۱۳۱۲ عنوان، ۵۲۰ص، حروف ث، ج، چ.

ج۶: تھران، ۱۳۲۶ش/۱۹۴۷ء، ۲۲۷۳ عنوان، ۲۱۲ ص، حرف ح - ٦٣٧ عنوانات «حدیث» سے متعلق ھیں جس میں تاریخ حدیث اور ابتدائی اسلامی عھد کی چار سو اصل کا بیان ہے «حاشیه» کے تحت ۱۲۷۳ حواشی کا ذکر ہوا ہے.

ج۷: تھران، ۱۳۲۹ش/۱۹۵۰ء اس جلد میں «خمسه» اور خطبه« کے تحت متعارف ہونے والی کتابیں تاریخی اہمیت کی حامل ھیں.

ج۸: تھران ۱۳۳۰ش/۱۹۵۱ء. ۳۰۳ص، حرف د، به استثنائے «دیوان».

ج۹: تھران، ۱۳۳۳ش تا ۱۳۳۶ش، صرف دواوین کے لیے مختص ہے. ۱۵۲۱ صفحات، تقریباً ۸۵۰۰ شعراء کی تصانیف کا ذکر، آخر میں اسماء کتب کی الفبائی فھرست.

ج۱۰: تھران، ۱۳۲۵ش/۱۹۵۸ء حرف ذ، ر، ۲۷۲س.

ج۱۱: تھران، ۱۳۳۷ش/۱۹۵۸ء حرف ر کا بقیه، ۳۵٦ص.

ج۱۲: تھران، ۱۳۲۰ش/۱۹٦۲ء، حرف ز، س، ۲۹۵ص.

ج۱۳: نجف، ۱۹۵۹ء.، حرف ش کا نصف اول، ۳۰۰ص.

ج۱۲: نجف، ۱۹٦۱ء، حرف ش کا بقیه، دوحصوں میں، ۲۵۷۲ عنوان، «شرح» کے تحت ۱۹۰۰ کتابوں کا ذکر ہوا ہے. اور چھٹی جلد میں «حاشیه» کی طرح، یه جلد نویں صدی اور مابعد کے

تعلیقی، تشریحی اور تکمیلی ادب کی ترجمان ہے۔

ج۱۵: تہران، ۱۳۴۳ش/۱۹۶۵ء، حروف ص، ض، ط، ظ، ع۔ ۲۰۰ص۔

ج۱۶: تہران، ۱۳۴۶ش/۱۹۶۷ء، حروف غ، ف، ۲۲۲ص۔

علی نقی منزوی کے بیروت چلے جانے کے باعث اس جلد سے لے کر ج۲۳ تک مصنف کے دوسرے بیٹے احمد منزوی کی تصحیح کے ساتھ چھپی۔

ج ۱۷: تہران، ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۷ء، حروف ق، ک، ۳۳۳ص۔

ج۱۸: تہران، ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۷ء، حرف ک کا بقیہ، گ، ل ۔ ۲۳۶ص۔

ج۱۹: تہران، ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء، حرف م کا 1/5 حصہ، مثنوی« عنوان کے تحت ۰۰ ۱۵ مثنویوں کا تعارف ہے۔ ۲۰۹ص۔

ج۲۰: تہران، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء، مصنف کی وفات سے چند ماہ بعد شائع ہوئی۔ اسی وجہ سے ابتدا میں مصنف کے حالات اور تصویر چھپی ہے، یب+۲۲۸ص۔

ج۲۱: تہران، ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء، ۲۵۱ص۔

ج۲۲: تہران، ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۲ء، ۲۲۳ص۔

ج۲۳: تہران، ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء، حرف م کی آخری جلد، اور احمد منزوی کی تصحیح شدہ آخری جلد، اس کے بعد احمد منزوی پاکستان میں «فہرست مشترک پاکستان» لکھنے میں مشغول ہوگئے اور تہران میں تصحیح کا کام دوبارہ علی نقی منزوی نے سنبھال لیا۔ ۳۶۲ص۔

ج۲۴: تهران، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء، حرف ن، ۲۸۸ص.

ج۲۵: تهران، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء، حروف و، ھ، ی، آخر میں ۲۵ جلدوں کی طباعت کی روداد اور استدراکات، ۱۲۳ص.

ج۲٦: مشهد، آستان قدس، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء ذریعه کا وہ استدراک ہے جو خود مصنف نے تیار کیا تھا، به اہتمام سید احمد حسینی چھپا ہے. ۳۱۵ص.

ذریعه پر مندرجه ذیل کام ہوئے ہیں:

* تبویب الذریعه الی تصانیف الشیعه تألیف الحاج السید احمد الدیباجی اصفهانی، [مطبوعه] تهران، ۱۳۵۲ش/۱۳۹۳ھ، ۳٦۵ص. ذریعه کی پہلی تین جلدوں کی موضوعی فہرست ہے. ہرجلد کو الگ الگ بیس موضوعات پر تقسیم کیا گیا ہے: ادبیات، دعا، اصول دین، اصول فقه، تاریخ، تراجم، تفسیر، جغرافیا، حدیث، دیوان، ردود، ریاضی، سیاست، شروح، طب، فقه، فلسفه، متفرقه، مراثی.

* معجم مؤلفی الشیعه. تالیف علی فاضل قاینی، وزارت ارشاد اسلامی. [تهران]. ۱۳٦۵ش، ۵۲۸ص. ذریعه میں مذکور مصنفوں کی حروف تهجی کی ترتیب کے مطابق فهرست ہے. ہر نام کے بعد ان کی تصانیف کا نام بھی درج کیا گیا ہے.

